احکام و فلسفۂ

حجّ و عمرہ

با اُردو ترجمۂ زیاراتِ مکۂ و مدینہ

مفسّرِ قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام و فلسفۂ

حجّ و عمرہ

با اُردو ترجمۂ

زیاراتِ مکۂ و مدینہ

مفسّرِ قرآن ڈاکٹر محمّد حسن رضوی

فہرست

احکامِ حج و عمرہ

(حج و عمرہ کا عملی طریقہ)

مختلف ارکانِ حج کا فلسفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس شخص (مرد یا عورت) میں مندرجہ ذیل شرائط پائے جاتے ہوں اس پر حج کا بجالانا واجب ہوتا ہے۔

(۱) بالغ ہو (۲) عاقل ہو (۳) آزاد ہو (۴) مستطیع ہو۔

نوٹ۔ مستطیع سے مراد ہے راستے کھلے ہوں۔ صحت کے اعتبار سے سفر کرنے اور احکامِ حج بجالانے کے قابل ہو اور مالی لحاظ سے سفر اور حج کے اخراجات برداشت کرنے اور دورانِ حج اپنے اہل و عیال کی ضروریات کے لئے مناسب خرچہ مہیا کرنے کے قابل ہو۔

اقسامِ حج

حج کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

(۱) حجِ آزاد (۲) حجِ قرآن (۳) حجِ تمتع

حج کی پہلی دو اقسام کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو بیت اللہ سے ۹۰ کلو میٹر یا اس سے کم فاصلے پر رہتے ہوں باقی تمام افراد کے لئے حجِ تمتع ہے۔ لہٰذا حجِ تمتع کے احکام بیان کیئے جاتے ہیں۔

حجِ تمتع کے دو حصے ہیں۔

(۱) عمرۂ تمتع (۲) حجِ تمتع

واجباتِ حج تمتع و عمرۂ تمتع

حجِ تمتع سے پہلے عمرۂ تمتع ادا کیا جاتا ہے اور عمرۂ تمتع کے مندرجہ ذیل پانچ

واجبات ہیں۔

(۱) احرام (۲) طواف (۳) نمازِ طواف (۴) سعی (۵) تقصیر

پہلا واجب احرام :- احرام میں دو اَن سلی چادریں پہنی جاتی ہیں

ایک کو بطورِ لنگ کے اور دوسری شانوں کے اوپر ڈال دی جاتی ہے۔ لنگ کے

اوپر احتیاط کے لئے بیلٹ باندھا جاتا ہے مگر اس بات کا خیال رہے کہ بیلٹ یا

تو کپڑے کا ہو یا پھر حلال جانور کے چمڑے کا ہو۔

جن مقامات سے احرام کی نیت کی جاتی ہے انہیں میقات کہتے ہیں اور یہ

مختلف اطراف سے آنے والے حجاج کے لئے مختلف ہیں۔

مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کا میقات مسجد شجرہ ہے اور جو لوگ

جدہ سے مکۃ مکرمہ آنا چاہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جدہ سے جحفہ

جائیں اور وہاں سے احرام باندھ کر مکۃ مکرمہ آئیں۔ جو لوگ خصوصاً

ہوائی راستے سے سفر کرنے والے حجاج جو جدہ سے جحفہ نہ جا سکیں تو وہ

اپنے اپنے ائیرپورٹ سے نذر کا احرام باندھیں۔ جس کی تفصیل متفرق

مسائل کے تحت آئے گی اور بس کے ذریعے سفر کرنے والے حضرات اگر

طائف کے راستے سے مکۃ جانا چاہیں تو ان کے لئے قرن منازل میقات

ہے۔ جو لوگ کسی میقات سے بھی نہ گزریں تو میقات کے محاذی مقام سے احرام باندھ سکتے ہیں (محاذی کا مطلب ہے اس مقام پر اگر مکہ کی طرف منہ کر کے آدمی کھڑا ہو تو میقات دائیں یا بائیں طرف ہاتھ کی سیدھ میں ہونا چاہیے۔ اس سے آگے بغیر احرام بڑھنا جائز نہیں۔

احرام میں دو اَن سِلی چادریں پہنی جاتی ہیں مگر احرام کا اطلاق (ابتدا) نیت اور تلبیہ سے ہوگا لہٰذا چادریں میقات سے پہلے بھی باندھی جا سکتی ہیں۔ جیسے مسجدِ شجرہ سے احرام باندھنے والے مدینہ منورہ سے احرام کا لباس پہن کر آ سکتے ہیں مگر نیت اور تلبیہ مسجدِ شجرہ سے ہوگی۔

میقات پر پہنچ کر پہلے چھ رکعات دو دو کر کے نوافل کا پڑھنا چاہیے اس کے بعد یوں نیت کریں۔

"احرام باندھتا / باندھتی ہوں واسطے عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام کے واجب قربۃً الی اللہ" اس کے فوراً بعد یہ تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

احرام کے دوران بہت ساری چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جن کی تفصیل محرماتِ احرام کے تحت آئے گی۔

دوسرا واجب طواف :- عمرۂ تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر

جب آدمی خانہ کعبہ تک پہنچ جائے تو اب دوسرا واجب طوافِ خانہ کعبہ ہے اس کی نیت یوں کرے۔ "طواف کرتا/کرتی ہوں برائے عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام کا واجب قربۃً الی اللہ"۔

طواف سے مراد خانہ کعبہ کے گرد سات[۷] چکر لگانے کے ہیں۔ طواف کی ابتداء حجر اسود سے ہوگی اور انتہا بھی حجر اسود پر ہوگی۔ احتیاطاً نیت حجر اسود سے چند قدم پہلے شروع کرے تاکہ حجر اسود سے طواف کی ابتداء نیت کے ساتھ شروع ہو۔ طواف میں بائیں شانے کو خانہ کعبہ کی طرف رکھے۔ پشت یا منہ خانہ کعبہ کی طرف کرنا جائز نہیں اور خاص کر حطیم کی دیوار کی طرف جب پہنچے تو اپنے کندھے کو موڑتا جائے تاکہ کندھا خانہ کعبہ سے نہ نکلنے پائے۔ حجر اسود سے حجر اسود تک ایک چکر شمار ہوگا۔ اس طرح سات[۷] چکر مکمل کرنے کے بعد آہستہ آہستہ طواف سے باہر آئے۔ دورانِ طواف بہت ساری دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے اور اگر دعائیں نہ پڑھ سکے تو کوئی ذکرِ خدا کرتا رہے۔ یا خدا کی حمد، تسبیح یا استغفار کرے۔

تیسرا واجب طواف :۔ سات[۷] چکر مکمل کرنے کے بعد مقامِ ابراہیمؑ کے قریب دو رکعت نمازِ طواف کا پڑھنا واجب ہے۔

نیت یوں کرے "دو رکعت نمازِ طواف پڑھتا/پڑھتی ہوں واجب قربۃً الی اللہ"

چوتھا واجب سعی :۔ صفا و مروہ کے درمیان سات[۷] چکر لگانے کو

سعی کہتے ہیں۔سعی کی ابتداء صفا سے اور اختتام مروہ پر ہوتی ہے۔صفا سے مروہ تک ایک چکر اور واپس مروہ سے صفا تک دوسرا چکر شمار ہوتا ہے۔ نیت یوں ہوگی۔"صفا۔مروہ کے درمیان سعی کرتا/کرتی ہوں برائے عمرۂ تمتع حجتہ الاسلام کے واجب قربتہً الی اللہ"اور یہ نیت کوہ صفا پر کھڑے ہو کر کی جائے گی۔

پانچواں واجبِ تقصیر :۔ عمرۂ تمتع کا آخری واجب تقصیر ہے۔
تقصیر کا مطلب ہے کچھ سر یا داڑھی کے بال کاٹنا اگرچہ تقصیر ناخن کاٹنے سے بھی ہو جاتی ہے مگر بہتر ہے بال کاٹے۔
نیت یوں کرے گا"تقصیر کرتا/کرتی ہوں برائے عمرۂ تمتع حجتہ الاسلام کے واجب قربتہً الی اللہ" اور کچھ بال سر یا داڑھی کے کاٹے۔
نوٹ :۔تقصیر کے بعد عمرۂ تمتع مکمل ہو گیا اور وہ تمام چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں پھر حلال ہو جائیں گی۔ مگر وہ چیزیں جو احترامِ حرم کی وجہ سے حرام ہیں وہ اب بھی حرام رہیں گی۔
اس کے بعد حجتہ الاسلام کا دوسرا حصہ یعنی حج تمتع کرنا ہوگا جس کی ابتداء 9ذی الحجہ کو ہوگی۔درمیانی وقت میں حجاج کرام مکہ مکرمہ سے باہر نہیں جاسکتے۔

حجِ تمتع کے واجبات :۔

حجِ تمتع کے کل چودہ (۱۴) واجبات ہیں۔

پہلا واجب احرام :۔ حج کے لئے احرام مکہ مکرمہ سے اپنے مکان سے یا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے باندھا جائے گا۔ مستحب ہے کہ ۸ ذی الحجہ کو احرام باندھیں اور منیٰ روانہ ہو جائیں۔ رات منیٰ میں گزاریں اور ۹ ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات روانہ ہو جائیں اور اگر ۸ ذی الحجہ کو منیٰ نہ جانا چاہیں تو ۹ ذی الحجہ کو احرام باندھ کر سیدھے عرفات چلے جائیں۔

احرام کے لئے نیت اس طرح کریں۔

"احرام باندھتا/باندھتی ہوں برائے حجِ تمتع حجۃ الاسلام کے واجب قربۃً الی اللہ" اور اس کے بعد فوراً تلبیہ کہیں۔ اب پھر وہ تمام چیزیں حرام ہو جائیں گی، جو عمرۂ تمتع کے احرام کے وقت حرام ہو گئیں تھی۔

دوسرا واجب وقوفِ عرفات :۔ نویں ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ قیام کرنا واجب ہے اور زوالِ آفتاب کے وقت نیت یوں کی جائے گی۔

"زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک عرفات میں قیام کرتا/کرتی ہوں برائے حجِ تمتع حجۃ الاسلام کے واجب قربۃً الی اللہ"۔

غروبِ آفتاب تک عرفات میں رہنا ضروری ہے۔ عرفات کے قیام کے

دوران امام حسینؑ کی دعاءِ عرفہ اور زیارتِ امام حسینؑ بہترین اعمال ہیں۔

تیسرا واجب وقوفِ مذدلفہ :۔ غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے چل کر مذدلفہ یا مشعر الحرام میں پہنچنا ہے۔ نمازِ مغرب و عشاء مذدلفہ میں ادا کی جاتی ہے اور رات مذدلفہ میں گزارنی ہے مگر واجب قیام طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ہے۔ جس کی نیت یوں کی جائے۔

"طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک مشعر الحرام میں قیام کرتا، کرتی ہوں برائے حجِ تمتع حجۃ الاسلام کے واجب قربۃً الی اللہ" ۔

مشعر الحرام سے تین شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے لئے تقریباً ۷۰ عدد کنکریاں چن کر محفوظ کرلے۔

چوتھا واجب ۱۰ ذی الحجہ کو مذدلفہ سے کوچ کر کے منیٰ پہنچنا :۔ طلوعِ آفتاب کے بعد مذدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں اور منیٰ میں پہنچ کر اپنے خیمے میں سامان وغیرہ رکھ کر تین واجبات کو ۱۰ ذی الحجہ کو ادا کرنا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

پانچواں واجب رمیٔ جمرۂ عقبیٰ :۔ منیٰ میں تین جمرات ہیں۔ جس کو جمرہ اولی، جمرہ وسطی اور جمرہ عقبیٰ یعنی چھوٹا شیطان، درمیانی شیطان اور بڑا شیطان کہتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو پتھر

مارنے ہیں۔ سات کنکریاں اس نیت کے ساتھ ماریں۔ "میں جمرۂ عقبی کو رمی کرتا/کرتی ہوں حج تمتع حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ" اور ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے اور یقین حاصل کر کے ساتوں کنکریں جمرہ کو لگیں اور اگر کوئی کنکری نہ لگے تو اس کی جگہ دوسری کنکری مارے۔ ضروری ہے کہ دن ہی کو یہ کنکریاں مارنی ہیں۔ اگرچہ عورتیں رات کو بھی مار سکتی ہیں اور اس کام میں نیابت بھی ہو سکتی ہے۔

چھٹا واجب قربانی :۔ رمی جمرۂ عقبی کے بعد قربان گاہ آئے اور قربانی کرے۔ نیت یوں کرے "قربانی کرتا/کرتی ہوں حج تمتع حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ" قربانی میں بھی نیابت ہو سکتی ہے۔

ساتواں واجب تقصیر یا حلق :۔ تھوڑے سے بالوں کے کاٹنے کو تقصیر اور پورے سر کے منڈوانے کو حلق کہتے ہیں۔ قربانی کے بعد تقصیر یا حلق خود بھی کر سکتے ہیں اور کسی دوسرے سے بھی کرا سکتے ہیں اور نیت یوں کرنی ہوگی۔ "حلق یا تقصیر کرتا/کرتی ہوں حج تمتع حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ" حلق یا تقصیر کے بعد احرام ختم ہو جائے گا اور تمام چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں سوائے عورت اور خوشبو کے باقی سب حلال ہو جائیں گی۔

آٹھواں واجب رمیِ جمرات :۔ گیارہ ذی الحجہ کو طلوعِ

آفتاب کے بعد تینوں جمرات کو ترتیب کے ساتھ یعنی اولیٰ، وسطیٰ اور عقبیٰ کو نیت کے ساتھ سات سات کنکریاں مارے نیت یوں کرے۔ "جمرۂ اولیٰ کو سات کنکریاں مار تا/ مارتی ہوں حج تمتع حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ"۔ اس طرح جمرۂ وسطیٰ کے وقت جمرۂ وسطیٰ کی نیت کرے اور آخر میں جمرۂ عقبیٰ کی نیت کرے۔ ہر جمرے کو سات کنکریاں لگنی ضروری ہیں اگر کوئی کنکری نہ لگے تو اس کے بدلے میں دوبارہ کنکری مارے۔ گیارہ کو رمی کرنے کے بعد بہتر ہے کہ اعمالِ مکہ کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہو جائے۔ مکہ میں نواں، دسواں، گیارہواں اور بارہواں واجب ادا کرنے کے بعد واپس منیٰ لوٹ آئے اور رات منیٰ میں گزارے۔

نواں واجب طوافِ زیارت :۔ منیٰ کے قیام کے دوران

دس، گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس مکہ آکر خانہ کعبہ کا طواف بجا لائے اس کو طوافِ زیارت کہتے ہیں۔ نیت یوں کرے۔ "طوافِ زیارت کرتا/ کرتی ہوں حجِ تمتع حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ" طواف مکمل کرنے کے بعد نمازِ طواف بجالائے۔

دسواں واجب نمازِ طوافِ زیارت :۔ مقامِ ابراہیم یا

اس کے دائیں بائیں جس قدر نزدیک ہوسکے دو رکعت نمازِ طواف ادا

کرے۔ نیت کرے۔ "نمازِ طوافِ زیارت ادا کرتا/کرتی ہوں حجِ تمتع یا حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ"۔

گیارھواں واجب سعی کرنا:۔ طواف اور نمازِ طوافِ زیارت کے بعد صفا مروہ کے درمیان سعی یعنی حسبِ سابق سات چکر لگائے جن کی ابتداء صفا اور انتہا مروہ پر ہوگی۔ نیت یوں کرے۔ "صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتا/کرتی ہوں حجِ تمتع حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ"۔ سعی مکمل کرنے کے بعد خوشبو کا استعمال بھی حلال ہو جائے گا۔

بارھواں واجب طواف النساء:۔ سعی کے بعد ہر مرد اور عورت اور ہر بچہ اور بچی چاہے بالغ ہوں یا نابالغ ہوں جس نے بھی حجِ تمتع کا احرام باندھا اس کے لئے طواف النساء بجا لانا واجب ہے۔ نیت یوں کی جائے۔ "طواف النساء بجا لاتا/لاتی ہوں حجِ تمتع حجۃ الاسلام میں واجب قربۃً الی اللہ"۔ سابق طریقے کے مطابق خانہ کعبہ کے گرد سات چکر مکمل کریں اور طواف کے بعد نمازِ طواف مقامِ ابراہیم پر ادا کریں۔

تیرھواں واجب نمازِ طواف النساء:۔ طواف النساء کے بعد دو رکعت نمازِ طواف النساء کا ادا کرنا واجب ہے۔ نیت یوں کرے۔ "دو رکعت نمازِ طواف النساء پڑھتا/پڑھتی ہوں حجِ تمتع حجۃ الاسلام میں

واجب قربۃً الی اللہ"۔ اس کے بعد مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد حلال ہو جائے گا۔

مکہ مکرمہ کے یہ اعمال یعنی طواف زیارت، سعی اور طواف النساء گیارہ ذی الحجہ کو منیٰ سے آکر ادا کیئے ہیں تو پھر واپس منیٰ چلا جائے۔ آدھی رات سے پہلے منیٰ واپس پہنچنا ضروری ہے تاکہ رات منیٰ میں گزارے۔

چودھواں واجب :۔ بارہ" ذی الحجہ کو ترتیب کے ساتھ تینوں جمرہ یعنی جمرۂ اولیٰ، وسطیٰ اور عقبیٰ کو نیت کے ساتھ سات سات کنکریاں مارے اور نیت ویسے کرے جیسے آٹھویں واجب میں بتائی جا چکی ہے۔ بارہ ذی الحجہ کو تینوں جمرہ کو رمی کرنے کے بعد زوال تک منیٰ میں رکا رہے اور زوال کے بعد منیٰ سے نکل جائے اگر غروب آفتاب تک منیٰ سے نہ نکل سکے تو تیرہویں کی شب پھر منیٰ میں قیام کرے اور تیرہ ذی الحجہ کو پھر تینوں جمرات کو رمی کرنے (مارنے) کے بعد منیٰ سے نکل جائے۔

ان چودہ واجبات کو بجالانے سے حج مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی آدمی منیٰ سے سیدھا وطن واپس جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔

طواف الوداع :۔ یہ ایک مستحب عمل ہے یعنی وطن روانہ ہونے سے پہلے خانہ کعبہ کا الوداعی طواف اور نماز طواف بجا لائے۔

محرمات احرام :۔ احرام چاہے عمرے کا ہو یا حج کا، حالت احرام

میں مندرجہ ذیل اشیاء حرام ہو جاتی ہیں۔
(۱) خشکی کے جانور کا شکار (۲) عورت سے مباشرت (۳) عورت سے بوس وکنار (۴) عورت کو شہوت میں مس کرنا (۵) عورت پر شہوت سے نظر کرنا (۶) استمنا (۷) عقد نکاح (۸) خوشبو لگانا (۹) مردوں کے لئے سلا ہوا لباس پہننا (۱۰) آئینہ دیکھنا (۱۱) سُرمہ لگانا (۱۲) مردوں کا جراب پہننا (۱۳) جھوٹ یا سب گالی دینا (۱۴) مجادلہ (جھگڑا) کرنا (۱۵) جوویں مارنا (۱۶) زینت کرنا (۱۷) تیل لگانا (۱۸) بدن سے بال جدا کرنا (۱۹) مردوں کا سر ڈھانپنا (۲۰) مرد یا عورت کا پانی میں غوطہ لگانا (۲۱) عورتوں کا چہرے کو چھپانا (۲۲) مردوں کا دن کے وقت متحرک سائے کے نیچے سفر کرنا (۲۳) بدن سے خون نکالنا (۲۴) ناخن اتارنا (۲۵) دانت نکلوانا (۲۶) اسلحہ ساتھ رکھنا۔

کفارات :۔ مندرجہ بالا محرکات پر کفارات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) شکار پر کفارہ :۔ بڑے جانور کے شکار پر ایک اونٹ۔ اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اٹھارہ روزے رکھنا۔ درمیانی جانور کے شکار پر ایک گائے یا ۳۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا نو روزے۔ چھوٹے جانور کے شکار پر ایک بکری یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا تین روزے رکھنا۔

نوٹ:۔ پالتو جانور یا ایذا رسا جانور اس حکم سے مستثنیٰ ہیں یعنی ان پر کوئی کفارہ نہ ہوگا۔

(۲) مباشرت:۔ (ا) اگر مباشرت عمرۂ تمتع کے احرام میں سعی کے بعد کرے تو اس کا کفارہ ایک گائے ہے اور عمرہ باطل نہیں ہوگا۔ اور اگر سعی سے پہلے کرے تو کفارہ گائے بھی دے گا اور اس عمرہ اور حج کو تمام کرنے کے علاوہ اگلے سال پھر عمرہ اور حج بھی بجالائے گا۔

(ب) اگر مباشرت حج کے احرام میں مذدلفہ کے وقوف سے پہلے کرے تو کفارہ بھی دے گا اور آئندہ سال حج کا اعادہ بھی کرے گا چاہے حج واجب ہو یا مستحب اور یہی حکم عورت کے لئے بھی ہے اگر اس امر میں اس کی رضا شامل ہو اور اگر عورت مجبور ہو تو اس کا کفارہ بھی مرد پر ہوگا اور اگر مباشرت وقوف کے بعد اور طواف النساء سے پہلے ہو تو صرف کفارہ دے گا حج اور عمرہ کا اعادہ نہیں کرے گا۔

(ج) اگر مباشرت عمرۂ مفردہ کے احرام میں سعی کے بعد کرے تو کفارہ دے گا مگر عمرے کا اعادہ نہیں کرے گا اور اگر سعی سے پہلے مباشرت کرے تو کفارہ کے علاوہ اگلے ماہ تک مکہ میں رہے پھر کسی میقات تک جا کر عمرۂ مفردہ کا احرام باندھے اور عمرۂ مفردہ بجالائے۔

(۳) شہوت میں عورت کا بوسہ لینا:۔ اس عمل سے منی خارج ہو

تو اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

(۴) شہوت سے عورت کو مس کرنا:۔ منی خارج ہو یا نہ ہو کفارہ ایک گوسفند ہے۔

(۵) شہوت سے عورت کی طرف نظر کرنا۔ اگر منی خارج ہو تو کفارہ ایک اونٹ اور اگر اونٹ ممکن نہ ہو سکے تو پھر ایک گوسفند اور اگر منی خارج نہ ہو تو کفارہ نہیں مگر اس فعل سے اجتناب کرے۔

(۶) استمنا کا کفارہ ۔ مثل مباشرت کے کفارے کے ہے جس کا ذکر مسئلہ نمبر ۲ میں ہو چکا ہے۔

(۷) عقد نکاح کا کفارہ ۔ حالتِ احرام میں اپنے لئے یا کسی دوسرے کے لئے تزویج کرنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہوگا اور اس کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔

(۸) خوشبو:۔ اگر حالت احرام میں کوئی خوشبودار چیز کھائے یا پہنے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔ اس سے میوے، پھل اور سبزیاں مستثنیٰ ہیں۔ عام خوشبو کے استعمال پر کفارہ نہیں مگر اجتناب کرے۔ اگر کہیں سے بدبو آرہی ہو اور ناک بند نہیں کر سکتا تو وہاں سے جلدی گزر جائے۔

(۹) مردوں کا سلا ہوا لباس پہننا:۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے اگر یہ لباس کئی بار پہنے یا تبدیل کرے تو ہر بار ایک کفارہ دینا ہوگا۔

(۱۰) سُرمہ لگانا:۔ اگر سُرمہ زینت کے لئے لگائے تو کفارہ ایک گوسفند ہے اور اگر علاج کے لئے لگائے تو کوئی کفارہ نہیں۔

(۱۱) آئینہ دیکھنا:۔ اس کا کفارہ ایک بار تلبیہ کہنا مستحب ہے اور اگر ضرورت کے تحت دیکھے، جیسے ڈرائیور کا پیچھے والی گاڑی کو دیکھنا، تو اس پر کفارہ نہیں۔

(۱۲) جراب پہننا یا پاؤں کی پشت کو ڈھانپنا:۔ مردوں کے لئے کفارہ ایک گوسفند ہے۔ عورتوں کے لئے جراب پہننا پشت پاؤں کو ڈھانپنا جائز ہے۔

(۱۳) جھوٹ بولنا یا سب کرنا (گالیاں دینا) ۔ اس کا کفارہ استغفار ہے۔

(۱۴) مجادلہ کرنا:۔ یعنی اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے تین بار قسم کھانا اگر سچی قسم ہے تو کفارہ ایک گوسفند اور اگر جھوٹی ہے تو پہلی قسم پر کفارہ ایک گوسفند، دوسری قسم پر دو گوسفند اور تیسری قسم پر کفارہ ایک گائے ہے۔

(۱۵) جوؤں کو مارنا:۔ جوؤں کو مارے یا پکڑ کر پھینکے۔ کفارہ یک مٹھی بھر طعام دے۔

(۱۶) زینت کرنا ۔ حرام کے دوران زینت سے اجتناب کرے مگر اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

(۱۷) تیل لگانا ۔ تیل لگانے پر کفارہ ایک گوسفند ہے لیکن علاج کے لئے تیل لگائے تو اس پر کوئی کفارہ نہ ہوگا۔

(۱۸) بدن سے بال زائل کرنا :۔ بدن کے کسی حصے سے بال کٹوانے یا منڈوانے کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔ سر یا داڑھی پر بے مقصد ہاتھ پھیرنے سے اگر کچھ بال گر جائیں تو کفارہ مٹھی بھر طعام دینا ہے۔ وضو کرتے ہوئے اگر بال گر جائیں تو کوئی کفارہ نہیں۔

(۱۹) مردوں کا سر ڈھانپنا :۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

(۲۰) مردوں اور عورتوں کا پانی میں غوطہ لگانا ۔ اس کا کفارہ بھی ایک گوسفند ہے۔

(۲۱) عورتوں کا چہرہ چھپانا ۔ اس کا کفارہ بھی ایک گوسفند ہے۔

(۲۲) مردوں کا متحرک سائے میں سفر کرنا :۔ مردوں کا متحرک سائے مثلاً بس یا جہاز وغیرہ میں سفر کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے مگر آقائے سیستانی کے فتویٰ کے مطابق مرد رات کو متحرک سائے کے نیچے سفر کر سکتے ہیں بشرطیکہ بارش نہ ہو۔

(۲۳) بدن سے خون نکالنا :۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے لیکن مجبوری کے تحت ہو تو کفارہ نہیں اس طرح مسواک کرتے ہوئے اگر دانتوں سے خون نکل آئے تو اس کا بھی کفارہ نہیں۔

(۲۴) ناخن اتارنا :۔ ہر ناخن اتارنے پر کفارہ ایک طعام ہے لیکن اگر ناخن اتارنے کی تعداد دس تک پہنچ جائے تو کفارہ ایک گوسفند ہے۔ اگر کوئی ناخن ٹوٹ جائے اور باقی حصہ تکلیف دے رہا ہو تو اس کے کاٹنے پر کوئی کفارہ نہیں۔

(۲۵) دانت نکلوانا :۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

(۲۶) اسلحہ ساتھ رکھنا :۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

نوٹ :۔ حدودِ حرم میں چاہے احرام میں ہو یا نہ ہو، گھاس کاٹنا، درخت کاٹنا، شکار کرنا جائز نہیں ان چیزوں کا کفارہ ان کی قیمت ہے۔ اس طرح حدود حرم میں کسی گری ہوئی چیز کا اٹھانا بھی جائز نہیں۔ اگر اٹھایگا اور وہ چیز ایک درہم سے کم قیمت کی ہے تو اعلان کی ضرورت نہیں۔ مالک کی طرف سے صدقہ دے دے۔ اور اگر وہ چیز ایک درہم سے زیادہ قیمت کی ہے تو ضروری ہے کہ ایک سال تک اعلان کرے اور اگر مالک نہ ملے تو اس کی طرف سے صدقہ دے دے۔

متفرق مسائل :۔

مسئلہ نمبر ۱ ۔ عورت کے لئے محرم کی شرط نہیں۔ جس عورت پر حج واجب چکا ہو اس کے لئے شوہر کی اجازت بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲ :۔ حجِ بدل کے لئے نائب بنانے میں مماثلت ضروری نہیں

یعنی مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد کو نائب بنایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ ۔ اگر کسی پر اپنا حج واجب ہو تو اُسے نائب مقرر نہیں کیا جاسکتا۔

مسئلہ نمبر ۴ ۔ جس رقم میں خمس واجب الادا ہو اُس سے حج کے مصرف مثلاً احرام وغیرہ خریدنا جائز نہیں۔ ایسے احرام کے ساتھ طواف اور حج باطل ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵ ۔ مقامِ ابراہیم پر عورتوں کے لئے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر یا اُنکے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۶ ۔ ایامِ تشریق ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو حاجی صاحبان کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷ ۔ طوافِ خانہ کعبہ کے لئے ضروری ہے کہ آدمی ختنہ شدہ ہو یہاں تک کہ اگر نابالغ بچہ بھی اگر بغیر ختنہ شدہ طواف کرے تو وہ بعد میں شادی نہیں کر سکتا جب تک ختنہ کر کے دوبارہ طواف نہ کرے پھر سعی کرے۔ تقصیر کرے اور ایک طواف النساء اور نماز طواف پڑھے تب شادی کرنا جائز ہوگی۔ ان کاموں کے لئے چاہے تو نائب مقرر کر سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۸ ۔ واجب طواف کے لئے ضروری ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کیا جائے، مقامِ ابراہیم سے باہر نہ نکلے۔ (مگر مجبور ہو تو باہر سے بھی طواف کر سکتا ہے)

مسئلہ نمبر ۹ ۔اگر کسی آدمی پر اپنا حج واجب ہو چکا ہے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اپنے حج میں تاخیر کرے اور پہلے والدین یا بیوی کو حج کرائے۔ جس پر حج واجب ہوا سے پہلے حج ادا کرنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۱۰ ۔ میت کے بدل حج کے لئے اسی کے شہر سے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میقات کے قریب سے بھی کوئی چلا جائے تو فریضہ ادا ہو جائیگا۔

مسئلہ نمبر ۱۱ ۔ نذر کا احرام باندھنے کا یہ مطلب ہے اگر انسان یہ نذر کرے کہ میں خدا کے لئے اپنے اوپر لازم قرار دیتا ہوں کہ عمرۂ تمتع کا احرام اپنے گھر یا ائیرپورٹ وغیرہ سے باندھوں گا تو اس نذر کے بعد انسان اُس مقام سے جس کی نذر کی ہے احرام باندھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲ ۔ اگر نابالغ بچے کو عمرہ یا حج کراتا ہے تو اسے لباس احرام پہنا کر اس کی طرف سے نیت کرے اور اگر ممکن ہو تو بچے سے بھی نیت کرائے۔

مسئلہ نمبر ۱۳ :۔ اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو طواف روک کر دوبارہ وضو کرے۔ اب اگر پہلے چار چکر مکمل کر چکا ہے تو پانچویں چکر سے طواف شروع کرے اور اگر چار چکر مکمل نہیں ہوئے تھے تو دوبارہ وضو کر کے پھر نئے سرے سے طواف شروع کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۴ :۔ اگر دورانِ طواف عورت کو حیض آجائے تو طواف کو وہیں روک دے اور مسجد الحرام سے باہر نکل آئے۔ البتہ سعی اور تقصیر کرے کیونکہ اس کے لئے طہارت کی شرط نہیں اور سعی والا علاقہ مسجد لحرام میں

شمار نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ۹ ذی الحجہ کو احرامِ حج باندھ کر عرفات چلی جائے۔ عرفات، مزدلفہ اور منیٰ کے احکام سے فارغ ہو کر اگر اس وقت تک حیض سے پاک ہو چکی ہے تو پہلے عمرہ کا طواف جو حیض کی وجہ سے نامکمل رہ گیا تھا اسے مکمل کرے اور پھر حج کا طواف زیارت بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۱۵ :۔ عورت اگر عمرۂ تمتع مکمل کر چکی ہے اب اسے اندیشہ ہے کہ ۹ یا ۱۰ ذی الحجہ کو واجباتِ حج شروع ہوں گے تو اسے حیض آجائے گا۔ اور قافلہ اتنا انتظار نہیں کرے گا کہ وہ پاک ہو کر طواف زیارت کر سکے تو اسے چاہیے کہ عرفات جانے سے پہلے طواف زیارت اور نماز طواف اور طواف النساء اور نماز طواف پہلے ادا کر دے لیکن عرفات، مزدلفہ کے احکام بجالانے کے بعد اور منیٰ کے قیام کے دوران اُسے حیض نہیں آیا جس کا اندیشہ تھا تو طواف اور اس کی نماز جو پہلے ادا کر چکی ہے اسے دوبارہ ادا کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۶ ۔ جس عورت کو عرفات، مزدلفہ یا منیٰ کے واجبات کی ادائیگی کے دوران اچانک حیض آجائے اور عرفات روانہ ہونے سے پہلے وہ احتیاطاً طواف اور نماز طواف ادا نہیں کر چکی اور قافلہ اس کا انتظار بھی نہیں کر سکتا تو اسے چاہیے کہ طواف اور نماز طواف کے لئے نائب مقرر کرے اور باقی اعمال مثلاً سعی وغیرہ خود بجا لائے۔

مسئلہ نمبر ۱۷ ۔ اگر کوئی شخص کمزوری یا بیماری کی وجہ سے طواف کرنے

کے قابل نہیں تو وہ کسی کے کاندھے یا چارپائی پر طواف کر سکتا ہے مگر طواف سے لئے نائب مقرر نہیں کر سکتے۔

مسئلہ نمبر ۱۸ ۔ نمازِ طواف کے لئے اگر خود صحیح طور پر بجا لانے کا اطمینان نہیں تو نائب مقرر کر سکتا ہے لیکن ساتھ خود بھی بجا لائے۔

مسئلہ نمبر ۱۹ :۔ سعی میں نہ طہارت کی شرط ہے اور نہ پیدل چلنے کی اور سعی کے دوران کچھ دیر کے لئے صفا یا مروہ پر بیٹھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰ ۔ سعی کے لئے بھی پیدل یا سواری جائز ہے۔ جب تک ممکن ہو نائب نہیں بنا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱ ۔ اگر قربانی کے جانور کے لئے اتفاق سے پیسے کم پڑ جائیں یا جانور دستیاب نہ ہو تو قربانی کے بدلے ۷، ۸ اور ۹ ذی الحجہ کو مسلسل روزے رکھے اور ۷ روز مسلسل وطن واپس آکر رکھے۔

مسئلہ نمبر ۲۲ ۔ مجبوری کی حالت میں اعمال مکہ یعنی طواف، سعی وغیرہ ۲۹ ذی الحجہ تک انجام دے سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳ :۔ اگر عورت احرامِ عمرۂ تمتع سے پہلے حالتِ حیض میں ہے اور یہ سلسلہ اعمال کے خاتمے تک جاری رہے گا اور قافلہ انتظار نہ کرے گا تو اسے چاہیے کہ اپنے حج تمتع کے ارادے کو حج افراد میں بدل دے۔ احرام باندھ کر عرفات چلی جائے۔ عرفات، مزدلفہ اور منیٰ سے فارغ ہو کر بعد میں سال کے دوران ایک عمرہ بجا لائے۔ اس حج افراد میں قربانی کی

ضرورت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴۔ حالت احرام میں انسان خود اپنی تقصیر کر سکتا ہے اور اپنی تقصیر کیے بغیر دوسروں کی تقصیر نہیں کر سکتا۔

مسئلہ نمبر ۲۵۔ ذی الحجہ کی ۱۱۔ ۱۲ اور بعض حالات میں ۱۳ کی شب کا کم از کم آدھا حصہ، چاہے آدھی رات سے پہلے یا بعد، منیٰ میں گزارنا واجب ہے۔

عمرۂ مفردہ :۔ اعمالِ حج کے بعد اور سال میں کسی وقت بھی عمرۂ مفردہ بجا لا سکتا ہے۔ مکہ کے باہر سے آنے والے حضرات احرام میقات سے باندھیں گے مگر جو لوگ پہلے سے مکہ مکرمہ میں موجود ہوں، وہ عمرۂ مفردہ کا احرام حدودِ حرم سے باہر جا کر باندھیں۔

عمرۂ مفردہ کے سات واجب ہیں۔

۱۔ احرام　　۲۔ طواف　　۳۔ نمازِ طواف　　۴۔ سعی

۵۔ تقصیر یا حلق　　۶۔ طواف النساء　　۷۔ نمازِ طواف النساء

حدودِ حرم :۔ حرم شریف کی شمالی حدود مدینہ منورہ کی جانب سے مسجد عمرہ ہے جس کا فاصلہ حرم سے ۶ کلو میٹر ہے۔ جنوبی حد عرفات کی طرف مسجد نمرہ ہے جس کا فاصلہ ۱۴ کلو میٹر ہے۔ مشرق کی جانب جعرانہ ہے جس کا فاصلہ [illegible] کلو [illegible] مغربی حد [illegible] ہے جس کا فاصلہ بھی ۱۴ کلو میٹر ہے۔ اس حدود سے اندر شکار [illegible] درخت کاٹنا حرام

ہے۔ ان حدود کے اندر کافر داخل نہیں ہو سکتا۔ ان حدود کے اندر گری ہوئی چیز کے اٹھانے کی اجازت نہیں اگر اٹھالے تو ضروری ہے کہ سال برابر اعلان کرتا رہے اور اگر مالک نہ ملے تو پھر سال بعد اس کی طرف سے وہ چیز بطور صدقہ دے دے۔

مطاف :۔ خانہ کعبہ کے چار طرف ۲۶-۱/۲ ہاتھ کا علاقہ مطاف کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ واجبی طواف کے لئے مخصوص ہے۔

ارکانِ کعبہ :۔
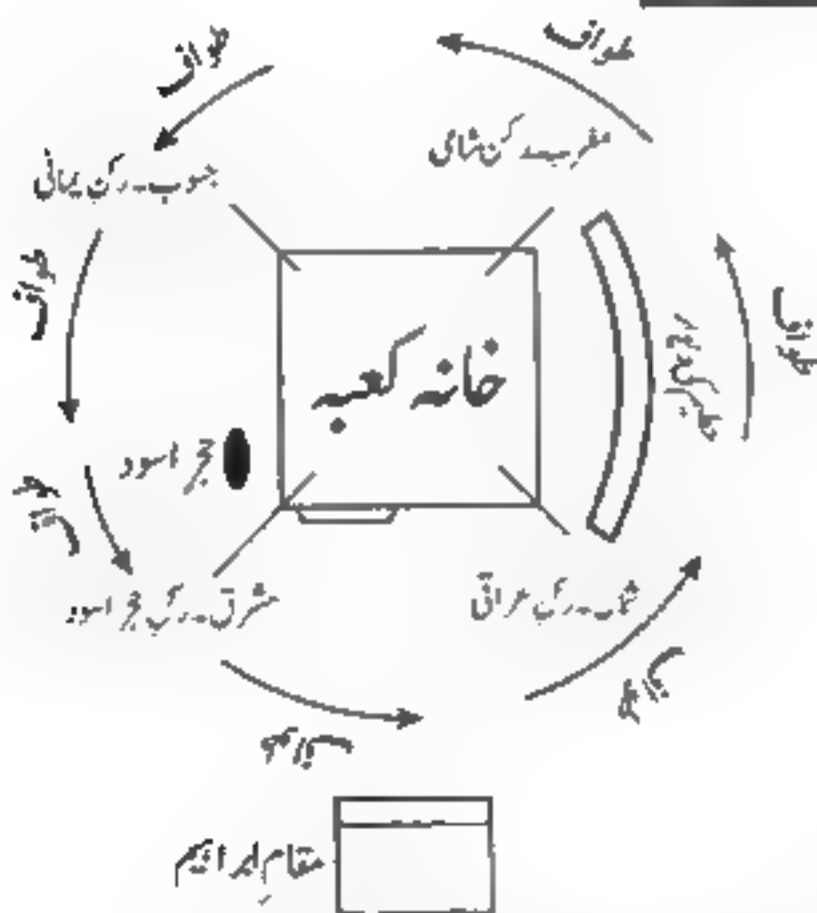
طواف کی ابتداء اور انتہا حجر اسود پر ہوگی۔
واجبی طواف خانہ کعبہ اور مقامِ ابراہیم کے اندر ہونا چاہیے۔
طواف کا حطیم کی دیوار کے باہر سے ہونا لازمی ہے۔

خانہ کعبہ اور حطیم کی دیوار کے درمیانی حصے کو حجر اسماعیل کہتے ہیں۔
یہاں نوافل پڑھنا مستحب ہے۔
رکنِ شامی اور رکنِ غربی کے درمیان میزابِ رحمت یعنی خانہ کعبہ کا
پرنالہ ہے۔
رکنِ یمانی سے دیوارِ کعبہ ولادتِ امیرالمومنینؑ کے لئے شق ہوئی
تھی۔

زیاراتِ مکۃ مکرّمہ :۔ مکۃ مکرّمہ میں مندرجہ ذیل اہم
مقامات ہیں جن کی زیارت مستحب ہے۔

۱۔ مولد النبیؐ (مقامِ ولادتِ رسولؐ)

۲۔ مسجدِ جن :۔ یہاں سورۂ جن نازل ہوئی۔

۳۔ مسجد بلال :۔ کوہِ ابو قبیس کی چوٹی پر۔

۴۔ جنت المعلیٰ :۔ اس میں حضرت رسولِ خداؐ کے
آبا و اجداد اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ کی
قبریں ہے۔

۵۔ غارِ حرا :۔ منزلِ وحی

۶۔ غارِ ثور ۔ ہجرت کرتے ہوئے آپؐ نے اس غار
میں قیام کیا۔

مدینہ منوّرہ :۔ حج سے پہلے یا حج کے بعد حجاج کے لئے ضروری ہے کہ مدینہ منورہ کے زیارات سے مشرف ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ "جس نے حج کیا مگر میری قبر کی زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جفا کی اور مزید آپؐ نے فرمایا کہ میری قبر کی زیارت ایسی ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت کی"۔ (الحدیث)

۱۔ مدینہ منورہ حرمِ رسولؐ خدا ہے۔ اس حرم کی حدود یہ ہیں۔ شمال میں پہاڑ عائر اور مغرب میں پہاڑ عیر ہے۔ ائیر پورٹ حدودِ حرم سے باہر ہے۔ اس حرم میں بھی کافر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس حرم میں داخلے کے لئے احرام کی ضرورت نہیں۔

۲۔ **مسجدِ نبویؐ** ۔ آج کل یہ ایک وسیع و عریض عمارت پر مشتمل ہے۔ جس میں ایک اندازے کے مطابق کئی لاکھ آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اصلی مسجد جو قدیمی ہے مسجد کا وہ حصہ ہے جو سفید سنگِ مرمر کے ستونوں پر مشتمل ہے۔ اس حصے کو ریاض الجنت بھی کہتے ہیں۔ اس کے چھ ستون ہیں جو سب سفید سنگِ مرمر کے ہیں۔ ان کے قریب نماز پڑھنا بے حد ثواب رکھتا ہے۔ ان ستونوں کی تفصیل یوں ہے کہ پہلا ستون وہ ہے جس کی ٹیک لگا کر حضور اکرمؐ خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ دوسرے ستون کے قریب حضور اکرمؐ کا خادم کھڑا رہتا تھا۔ تیسرے ستون کے

قریب باہر سے آنے والے وفود اور افراد حضور اکرمؐ سے ملاقات کرتے تھے۔ چوتھے ستون کو ستونِ توبہ کہتے ہیں۔ پانچویں ستون کے قریب حضورؐ ایامِ اعتکاف میں آرام فرماتے تھے۔ چھٹے ستون کے قریب حضرت جبرائیل تشریف لایا کرتے تھے۔

مرقدِ مبارک رسولِ خداؐ:۔ آپؐ کی قبر مبارک مسجد سے ملحق آپؐ کے حجرے میں ہے۔ آپؐ کی قبر مبارک پر چھت سے نیچے تک سبز رنگ کا غلاف لگا رہتا ہے۔ زائرین حجرے کے سامنے سے آپؐ پر درود شریف پڑھتے ہوئے گزرتے رہتے ہیں۔

مسجد نبویؐ میں داخل ہونے کے چاروں طرف بے شمار دروازے ہیں مگر بابِ جبرائیل جو حجرۂ مبارک کے سامنے ہے مسجد میں داخلے کے لئے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

مرقدِ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہراؑ:۔ آپؑ کی مرقد کے بارے میں تین روایت ہیں۔

۱۔ آپؑ کی مرقد حجرۂ رسولِ خداؐ میں رسولِ خداؐ کی قبر مبارک سے شمال کی جانب ہے۔

۲۔ آپؑ کی مرقد حجرہ یعنی قبر رسولِ خداؐ اور منبر کے درمیان ہے۔

۳۔ آپؑ کی مرقد جنت البقیع میں ہے۔

زیاراتِ جنت البقیع :۔

(۱) زیارت قبر سیدہؑ (۲) زیارتِ قبورِ آئمہ (امامِ حسنؑ، امامِ زین عابدینؑ، امام محمد باقرؑ اور امامِ جعفر صادقؑ) (۳) قبر حضرتِ عباسؑ ابنِ عبدالمطلبؑ (۴) قبر حضرت فاطمہؑ بنتِ اسد (والدہ جنابِ علی مرتضیٰؑ)

(۵) قبورِ حضرت عقیلؑ، حضرت عبداللہؑ ابنِ حضرت جعفر طیارؑ (۶) قبورِ شہدائے اُحد (۷) قبر حضرت اسمٰعیلؑ بن حضرت جعفر صادقؑ (۸) قبورِ حضرت حلیمہؑ، حضرت صفیہؑ، حضرت عاتکہؑ، حضرت ام البنینؑ۔

مساجدِ مدینہ منوّرہ :۔

مسجدِ نبویؐ کے علاوہ اور بہت ساری قدیمی مساجد ہیں جن میں زیارت اور نماز پڑھنی چاہیے۔ (۱) مسجدِ قبلتین (۲) مسجدِ قبا (۳) مسجدِ فضیخ (۴) مسجدِ فتح (۵) مسجدِ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ (۶) مسجدِ امیر المومنینؑ (۷) مسجدِ حضرت سلمان فارسیؓ (۸) مسجدِ بلالؓ (۹) مسجدِ اُحد

علاوہ ازیں کوہِ احد اور میدانِ جنگِ اُحد و خندق، میدانِ اُحد میں قبر حضرت امیر حمزہؑ اور دوسرے شہدائے اُحد، ان سب کی زیارت کرنی چاہیے۔

قلعہ خیبر اور باغِ فدک مدینہ منورہ سے تقریباً ۱۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اگر ممکن ہو تو اس مقام کی بھی زیارت کرنی چاہیے۔

(عربی زبان میں)

جس وقت روضۂ رسولؐ میں داخل ہونا چاہے مستحب ہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہو اور اس وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ (یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَاءَكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَاءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَقَامِیْ وَیَسْمَعُوْنَ كَلَامِیْ

وَيَرُدُّونَ سَلَامِي وَأَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِي كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِي بِلَذِيذِ مُنَاجَاتِهِمْ وَإِنِّي أَسْتَأْذِنُكَ يَا رَبِّ أَوَّلًا وَأَسْتَأْذِنُ رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثَانِيًا وَالْمَلَائِكَةَ الْمُوَكَّلِينَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا ءَأَدْخُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ءَأَدْخُلُ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ ءَأَدْخُلُ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِينَ الْمُقِيمِينَ فِي هٰذَا الْمَشْهَدِ فَأْذَنْ لِي يَا مَوْلَايَ فِي الدُّخُولِ أَفْضَلَ مَا أَذِنْتَ لِأَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ فَإِنْ لَمْ أَكُنْ أَهْلًا لِذٰلِكَ فَأَنْتَ أَهْلٌ لِذٰلِكَ،

پھر یہ کہتا ہوا روضہ مبارکہ میں داخل ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

سو مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے

اور دو رکعت نماز ہدیہ مسجد پڑھے۔

حضرت رسول خدا کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ
النَّبِيِّينَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَصَلَوٰتُ اللهِ عَلَيْكَ
وَرَحْمَتُهُ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ
وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ
رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَبَدْتَ اللهَ
حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ
الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ
وَغَلَظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ فَبَلَّغَ اللهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ
الْمُكْرَمِينَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ

وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاِنِّيْ اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ۔ اپنی حاجتیں طلب کرے انشاءاللہ پوری ہوں گی۔

پھر واپس آتے وقت مستحب ہے کہ اس طرح صلوات بھیجے:

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ دُوْنَ الْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ وَالْقُرُوْنِ السَّالِفَةِ بِقُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا تَعْجِزُ عَنْ شَيْءٍ وَّاِنْ عَظُمَ وَلَا يَفُوْتُهَا

شَيْءٌ وَإِنْ لَطُفَ فَخَتَمَ بِنَا عَلَى جَمِيعِ مَنْ ذَرَأَ وَجَعَلَنَا
شُهَدَآءَ عَلَى مَنْ جَحَدَ وَكَثَّرَنَا بِمَنِّهِ عَلَى مَنْ قَلَّ. اَللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ اَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ وَنَجِيبِكَ مِنْ خَلْقِكَ
وَصَفِيِّكَ مِنْ عِبَادِكَ إِمَامِ الرَّحْمَةِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَمِفْتَاحِ
الْبَرَكَةِ كَمَا نَصَبَ لِأَمْرِكَ نَفْسَهُ، وَعَرَّضَ فِيكَ لِلْمَكْرُوهِ
بَدَنَهُ، وَكَاشَفَ فِي الدُّعَاءِ إِلَيْكَ حَامَّتَهُ، وَحَارَبَ فِي
رِضَاكَ أُسْرَتَهُ وَقَطَعَ فِي إِحْيَاءِ دِيْنِكَ رَحِمَهُ، وَاَقْصَى
الْاَدْنَيْنَ عَلَى جُحُوْدِهِمْ وَقَرَّبَ الْاَقْصَيْنَ عَلَى اسْتِجَابَتِهِمْ
لَكَ وَوَالَى فِيكَ الْاَبْعَدِيْنَ وَعَادَى فِيكَ الْاَقْرَبِيْنَ، وَاَدْاَبَ
نَفْسَهُ فِي تَبْلِيغِ رِسَالَتِكَ وَاَتْعَبَهَا بِالدُّعَآءِ اِلَى مِلَّتِكَ
وَشَغَلَهَا بِالنُّصْحِ لِاَهْلِ دَعْوَتِكَ وَهَاجَرَ اِلَى بِلَادِ
الْغُرْبَةِ وَمَحَلِّ النَّأْيِ عَنْ مَوْطِنِ رَحْلِهِ وَمَوْضِعِ رِجْلِهِ
وَمَسْقَطِ رَاْسِهِ وَمَأْنَسِ نَفْسِهِ إِرَادَةً مِنْهُ لِإِعْزَازِ
دِيْنِكَ وَاسْتِنْصَارًا عَلَى اَهْلِ الْكُفْرِ بِكَ، حَتَّى اسْتَتَبَّ
لَهُ مَا حَاوَلَ فِي اَعْدَائِكَ وَاسْتَتَمَّ لَهُ مَا دَبَّرَ فِي اَوْلِيَائِكَ
فَنَهَدَ اِلَيْهِمْ مُسْتَفْتِحًا بِعَوْنِكَ وَمُتَقَوِّيًا عَلَى ضَعْفِهِ

بِنَصْرِكَ نَغْزَاهُمْ فِي عُقْرِ دِيَارِهِمْ وَهَجَمَ عَلَيْهِمْ فِي بُحْبُوحَةِ
قَرَارِهِمْ حَتّٰى ظَهَرَ أَمْرُكَ وَعَلَتْ كَلِمَتُكَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
اَللّٰهُمَّ فَارْفَعْهُ بِمَا كَدَحَ فِيْكَ اِلَى الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مِنْ جَنَّتِكَ
حَتّٰى لَا يُسَاوٰى فِيْ مَنْزِلَةٍ وَلَا يُكَافَأَ فِيْ مَرْتَبَةٍ وَلَا يُوَازِيَهُ
لَدَيْكَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَعَرِّفْهُ فِيْ أَهْلِهِ
الطَّاهِرِيْنَ وَأُمَّتِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ حُسْنِ الشَّفَاعَةِ
أَجَلَّ مَا وَعَدْتَهُ، يَا نَافِذَ الْعِدَةِ يَا وَافِيَ الْقَوْلِ يَا مُبَدِّلَ
السَّيِّئَاتِ بِأَضْعَافِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ إِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

زیارت حضرت فاطمہ زہراؑ

يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ
لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَزَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِيَاءُ وَمُصَدِّقُوْنَ
وَصَابِرُوْنَ لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهِ اَبُوْكِ وَاَتَانَا بِهِ وَصِيُّهُ،
فَاِنَّا نَسْأَلُكِ اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِيْقِنَا
لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَايَتِكِ ۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ایک زیارت یہ بھی نقل ہوئی ہے:

السلام عليك يا بنت رسول الله السلام عليك يا بنت نبي الله
السلام عليك يا بنت حبيب الله السلام عليك يا بنت خليل الله
السلام عليك يا بنت صفي الله السلام عليك يا بنت أمين الله
السلام عليك يا بنت خير خلق الله السلام عليك يا بنت أفضل أنبياء
الله ورسله وملائكته السلام عليك يا بنت خير البرية السلام
عليك يا سيدة نساء العالمين من الأولين والآخرين السلام
عليك يا زوجة ولي الله وخير الخلق بعد رسول الله السلام
عليك يا أم الحسن والحسين سيدي شباب أهل الجنة
السلام عليك أيتها الصديقة الشهيدة السلام عليك أيتها
الرضية المرضية السلام عليك أيتها الفاضلة الزكية السلام
عليك أيتها الحوراء الإنسية السلام عليك أيتها التقية
النقية السلام عليك أيتها المحدثة العليمة السلام عليك
أيتها المظلومة المغصوبة السلام عليك أيتها المضطهدة
المقهورة السلام عليك يا فاطمة بنت رسول الله ورحمة الله
وبركاته صلى الله عليك وعلى روحك وبدنك أشهد أنك
مضيت على بينة من ربك وأن من سرك فقد سر رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ آذَاكِ فَقَدْ آذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
لِاَنَّكِ بِضْعَةٌ مِنْهُ وَرُوْحُهُ الَّذِيْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ
وَرُسُلَهُ وَمَلَائِكَتَهُ اَنِّيْ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيْتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ
سَخِطْتِ عَلَيْهِ مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّءْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ
مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَحَسِيْبًا وَجَازِيًا وَمُثِيْبًا

زیارت کے بعد اس طرح صلوات بھیجے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَخَيْرِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى
وَصِيِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَخَيْرِ الْوَصِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ سَيِّدَةِ نِسَاءِ
الْعَالَمِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ، وَصَلِّ عَلٰى زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَصَلِّ عَلَی الصَّادِقِ عَنِ اللّٰهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلَی الْکَاظِمِ الْغَیْظَ فِی اللّٰهِ مُوْسٰی بْنِ جَعْفَرٍ وَصَلِّ عَلَی الرِّضَا عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی، وَصَلِّ عَلَی التَّقِیِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَصَلِّ عَلَی النَّقِیِّ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَصَلِّ عَلَی الزَّکِیِّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَصَلِّ عَلَی الْحُجَّةِ الْقَائِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ. اَللّٰهُمَّ اَحْیِ بِهِ الْعَدْلَ وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَزَیِّنْ بِطُوْلِ بَقَائِهِ الْاَرْضَ وَاَظْهِرْ بِهِ دِیْنَکَ وَسُنَّةَ نَبِیِّکَ حَتّٰی لَا یَسْتَخْفِیَ بِشَیْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَعْوَانِهِ وَاَشْیَاعِهِ وَالْمَقْبُوْلِیْنَ فِیْ زُمْرَةِ اَوْلِیَائِهِ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهِ الَّذِیْنَ اَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِیْرًا۔

زیارت ائمہ بقیع صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

یَا مَوَالِیَّ یَا اَبْنَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَبْدُکُمْ وَابْنُ اَمَتِکُمُ الذَّلِیْلُ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَالْمُضْعَفُ فِیْ عُلُوِّ قَدْرِکُمْ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّکُمْ جَائَکُمْ مُسْتَجِیْرًا بِکُمْ قَاصِدًا اِلٰی حَرَمِکُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰی

مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكُمْ ءَ اَدْخُلُ يَا مَوَالِيَّ
ءَ اَدْخُلُ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ ءَ اَدْخُلُ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُحْدِقِيْنَ
بِهٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِيْمِيْنَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ۔ اس کے بعد کہے کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ الْاَحَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ
الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِيْ مَنَّ بِطَوْلِهٖ وَسَهَّلَ زِيَارَةَ سَادَاتِيْ
بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ عَنْ زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ
وَمَنَحَ۔ قبروں کی طرف اشارہ کرکے کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰى۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقُوَّامُ
فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ اٰلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوٰى
اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ
وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِيْءَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ
الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمُهْتَدُوْنَ وَاَنَّ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوْضَةٌ
وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا

وَأمرتم فلم تطاعوا وأنتم دعائم الدين وأركان
الأرض لم تزالوا بعين الله ينسخكم من أصلاب كل
مطهر وينقلكم من أرحام المطهرات لم تدنسكم
الجاهلية الجهلاء ولم تشرك فيكم فتن الأهواء
طبتم وطاب منبتكم منّ بكم علينا ديان الدين فجعلكم
في بيوت أذن الله أن ترفع ويذكر فيها اسمه وجعل
صلواتنا عليكم رحمة لنا وكفارة لذنوبنا إذ اختاركم
الله لنا وطيب خلقنا بما منّ به علينا من ولايتكم وكنا
عنده مسمين بعلمكم معترفين بتصديقنا إياكم
وهذا مقام من أسرف وأخطأ واستكان وأقر بما
جنى ورجى بمقامه الخلاص وأن يستنقذه بكم مستنقذ
الهلكى من الردى فكونوا لي شفعاء فقد وفدت
إليكم إذ رغب عنكم أهل الدنيا واتخذوا آيات الله
هزوا واستكبروا عنها السلام عليكم يا سادتي
أنا عبدكم ومولاكم زائركم اللائذ بكم
أتوسل إلى الله في نجح طلبتي وكشف كربتي

وَاِجَابَةِ دَعْوَتِيْ وَغُفْرَانِ حَوْبَتِيْ وَاَسْئَلُهُ اَنْ يَسْمَعَ وَيُجِيْبَ بِرَحْمَتِهِ۔

چہرہ کو اُوپر اٹھائے اور کہے:

يَا مَنْ هُوَ كَذَا اِسْمُهُمْ لَا يَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوْ وَمُحِيْطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِيْ وَعَرَّفْتَنِيْ بِمَا اَقَمْتَنِيْ عَلَيْهِ اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوْا بِحَقِّهِ وَمَالُوْا اِلٰى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ اَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِيْ بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مَذْكُوْرًا مَكْتُوْبًا فَلَا تَحْرِمْنِيْ مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ فِيْمَا دَعَوْتُهُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اس کے بعد ۸ رکعت نماز پڑھے اور چاروں اماموں کی خدمت میں ہدیہ کرے۔

زیارتِ حضرتِ رسول اکرمؐ (اردو)

(غسل، طہارت اور وضو کرکے اور بہترین لباس اور خوشبو لگا کر جائیں)

اذنِ دخول در روضہ رسولؐ

حرمِ مطہر میں داخل ہونے سے پہلے بابِ جبرئیل پر کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت طلب کیجیے۔

اے اللہ! میں تیرے رسولؐ کے گھروں کے ایک دروازے پر کھڑا ہوں اور تو نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے کہ ان گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہوں۔ تو نے فرمایا ہے " اے وہ لوگوں جو خدا اور رسولؐ کو دل سے مانتے ہو، نبیؐ کے گھروں میں ہرگز داخل نہ ہونا، جب تک تم کو داخلے کی اجازت نہ دی جائے "۔ اے اللہ! میں اس محترم گھر کی عزت اور احترم کا ان گھر والوں کی غیبت میں بھی اتنا ہی معتقد ہوں جتنا ان کی ظاہری دنیوی

زندگی میں معتقد تھا۔ اور (اے اللہ) میں خوب جانتا ہوں کہ تیرے رسولؐ
اور تیرے خلفاءؑ تیرے پاس زندہ ہیں، رزق پاتے ہیں، وہ میرے اس
دروازے پر کھڑے ہونے کو دیکھ رہے ہیں، میری آواز کو سنتے ہیں،
میرے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ تو نے میرے کانوں پر
پردے ڈال رکھے ہیں۔ لیکن میری سمجھ کے دروازوں کو ان کی مناجات
کی لذت کے لئے کھول دیا ہے۔ (یعنی میں ان کی آوازوں کو اپنی عقل و فہم
کے ذریعے سمجھ سکتا ہوں)۔ اے اللہ! اے میرے پالنے والے مالک!
سب سے پہلے میں تجھ سے اس گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگتا ہوں،
پھر تیرے رسولؐ سے اجازت مانگتا ہوں۔ پھر تیرے خلیفہ جن کی اطاعت
واجب ہے (یہاں امام کا نام لیجئے جن کی زیارت پڑھ رہے ہیں، مثلاً جنت
البقیع میں فرمایئے الامام الحسن ابنِ علی و امام علی ابن الحسین زین عابدینؑ و
امام محمد بن علی الباقرؑ و امام جعفر الصادقؑ ابنِ محمد الباقرؑ) پھر تیسرے نمبر
پر میں ان فرشتوں سے (داخل ہونے کی اجازت مانگتا ہوں) جو اس حرمِ
مطہر و مبارک پر مقرر ہیں۔ اے اللہ کے رسولؐ! کیا میں داخل ہو
جاؤں؟ اے حجتِ خدا (خدا کی دلیل)! کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اے اللہ
کے مقرب اور اس روضہ مبارک میں مقیم فرشتوں! کیا میں داخل ہو
جاؤں؟ پس اے میرے آقا اور مالک، مجھے اس گھر میں داخل ہونے کی
اجازت عطا فرمائیں، ایسی اجازت جو افضل ترین ہو۔ جو تو نے اپنے خاص

دوستوں کو عطا فرمائی ہو۔ اے اللہ اگر میں ایسی اجازت کا اہل نہیں ہوں تو مجھے اس کا اہل بنادے۔

(پھر حرمِ مطہر میں ادب واحترام کے ساتھ داخل ہو جائیں اور پڑھیں)

بسم اللہ وباللہ وفی سبیل اللہ وعلیٰ ملتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اللھم اغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم

اللہ کے نام سے مدد مانگتے ہوئے، اور اللہ کی مدد سے، اللہ کی راہ میں، اللہ کے رسولؐ کی ملت پر (ہونے کی وجہ سے) خدایا! مجھے بخش دے، میرے تمام گناہ معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، میری توبہ قبول کر لے، کیونکہ تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، معاف کرنے والا، توجہ کرنے والا اور مہربانی فرمانے والا ہے۔

(پھر بابِ جبرئیل سے داخل ہوں۔ پہلے داہنا پیر حرم میں داخل فرمائیں اور داخل ہوتے وقت سو (۱۰۰) دفعہ اللہ اکبر پڑھیں)۔

(پھر مسجد میں کہیں بھی دو (۲) رکعت نماز " تحیہ مسجد " (مسجد کے لیے تحفہ) کی نیت سے پڑھیں کہ میں یہ دو رکعت نماز مسجد نبوی کے لیے تحفہ کے طور پر پڑھ رہا ہوں۔ پھر حجرۂ شریف کی طرف جا کر اس کو ہاتھ لگانے کا صرف ارادہ

کریں اور پھر یہ سلام پڑھیں)

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسولؐ۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبیؐ۔ سلام ہو آپ پر اے محمدؐ ابن عبداللہ۔ سلام ہو آپ پر اے خاتم النبیینؐ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کے پیغام کو اچھی طرح پہنچایا۔ نماز کو قائم فرمایا (یعنی اللہ کے حقوق ادا کیے) زکوٰۃ کو ادا فرمایا (یعنی بندوں کے تمام حقوق ادا فرمائے) نیکی کا حکم دیا۔ برائیوں سے روکا۔ اللہ کی پورے خلوص کے ساتھ عبادت واطاعت کی۔ یہاں تک کہ آپ کو خدا نے اپنے پاس بلالیا۔ پس آپ پر اللہ کی طرف سے خاص الخاص رحمتیں اور نعمتیں نازل ہوں اور آپ کے پاک گھر والوں پر بھی خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔

(پھر آخری ستون کے پاس جو کعبہ کی طرف ہو جا کر جو قبر اطہرؐ کے دائیں طرف ہے قبلہ رُخ کھڑے ہوں اس طرح کہ داہنا کاندھا منبر رسولؐ کی طرف ہو اور بایاں کاندھا قبر رسولؐ کی طرف ہو۔ یہی مقام جناب رسولؐ کا سرہانہ ہے۔ پھر یہ سلام پڑھیں)۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ ابن عبداللہ اس کے بندے اور رسولؐ

ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے پالنے والے مالک کے پیغامات کو پہنچایا۔ اور اپنی امت کو اچھی طرح حکمت کے ساتھ نصیحت فرمائی، ان کی بھلائی چاہتے ہوئے اللہ کی راہ میں بھرپور کوشش اور جہاد کیا اور اللہ کی عبادت، اطاعت اور بندگی کا حق ادا کیا یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی۔ اس طرح آپ نے اس حق کو پوری طرح ادا کیا جو آپ پر اللہ کی طرف سے عائد تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ مومنین پر بے حد مہربان رہے۔ کافروں پر سخت رہے۔ پس اللہ نے آپ کو شرافت، کرامت اور عزت کے بلند ترین مقام تک پہنچایا۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں آپ کے ذریعہ سے شرک اور گمراہی سے آزاد کیا۔ خدایا! اپنی خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین اور اپنے صالح بندوں اور تمام زمینوں اور آسمانوں کے رہنے والوں کے درود و سلام محمد مصطفیٰ پر نازل فرما اور اے عالمین کے پالنے والے مالک ان سب اولین و آخرین کے درود و سلام بھی نازل فرما جو تسبیح پڑھتے ہیں محمد مصطفیٰ پر، جو تیرے خاص بندے ہیں، تیرے پیغام لانے والے رسول ہیں، تیرے نبی ہیں، تیرے پیغامات کے امین ہیں، تیرے خفیہ پیغامات کے رازدار ہیں، تیرے حبیب ہیں، تیرے چنے ہوئے ہیں، تیرے خاص الخاص مقرب بندے ہیں، تیرے پاک کئے ہوئے بہترین مخلوق ہیں۔ اے اللہ! ان کا درجہ بلند فرما۔ ان کو (ہم سب کے) جنت میں پہنچنے کا وسیلہ (ذریعہ) بنا دے، اور ان کو مقام محمود (یعنی

وہ مقام جہاں خدا تجھ سے کی تعریف کرتا ہے، مراد مقام شفاعت) تک پہنچا دے۔ وہ مقام جہاں تک پہنچنے کی اوّلین و آخرین سب کو حسرت رہی ہے۔

(یا) وہ مقام جس پر اوّل و آخرین رشک کریں گے۔ اے اللہ! تو نے خود فرمایا ہے کہ " اگر لوگ اپنے اوپر ظلم کر کے (یعنی گناہ کر کے) آپ کے پاس آئیں اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور رسولؐ بھی ان کے لئے خدا سے معافی مانگے، تو وہ سب اللہ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔" (اس لئے اے رسولؐ!) میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اپنے گناہوں پر توبہ کرتے ہوئے آیا ہوں۔ میں آپ کے ذریعہ خدا کی طرف توجہ کر رہا ہوں، جو میرا پالنے والا مالک ہے اور آپ کا بھی پالنے والا مالک ہے، کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ (اب یہاں پر آپ اپنی دنیا اور آخرت کی تمام حاجتیں طلب فرمائیں۔ خدا نے چاہا تو سب پوری ہوں گی)۔

زیارتِ حضرت فاطمہ زہراؑ

(یہ زیارت وہیں پر پڑھیں جہاں رسولِؐ خدا کی زیارت پڑھی ہے اور پھر جنت البقیع میں بھی پڑھیں)

اے وہ بی بی جس کا خدا نے اس دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے امتحان لیا۔ اور آپؑ کو صبر کرنے والا پایا۔ ہم یہ بات اس لئے جانتے ہیں کہ ہم آپؑ کے دوست ہیں اور آپؑ کی تصدیق کرنے والے ہیں اور ہر اس بات پر صبر کرنے والے ہیں جو آپؑ کے والد بزرگوارؐ لے کر آئے ہیں اور جو انکےؐ وصیؑ (حضرت علیؑ) ہمارے لئے لائے ہیں۔ پس ہم آپؑ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہم نے واقعی آپؑ کی تصدیق کی ہے، تو ہم اس تصدیق کے ذریعہ آپؑ کو یہ خوشخبری دے سکیں کہ ہم آپؑ کی دوستی اور سرپرستی کی وجہ سے پاک ہو گئے ہیں۔ سلام ہو آپؑ پر اے رسولِ اکرمؐ کی بیٹیؑ، سلام ہو آپؑ پر اے خدا کے نبیؐ کی بیٹیؑ، سلام ہو آپؑ پر اے خدا کے حبیبؐ کی بیٹیؑ! سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کے دوست، خلیل اللہؐ کی بیٹیؑ! سلام ہو آپؑ پر اے خدا کے چنے ہوئے رسولؐ کی بیٹیؑ! سلام ہو آپؑ پر اے خدا کے امانتدار (رسولؐ) کی بیٹیؑ! سلام ہو آپؑ پر اے خدا کے سب سے اعلیٰ اور بہترین مخلوقؐ کی بیٹیؑ۔ (آپؑ پر ان سب کا بھی سلام

ہو) اور اللہ کے تمام رسولوں اور فرشتوں کا بھی سلام ہو۔ اے بہترین مخلوق کی بیٹی! آپ پر سلام ہو۔ اے تمام عالمین کی عورتوں کی سردار آپ پر سلام ہو۔ اے اوّلین و آخرین کی تمام عورتوں کی سردار آپ پر سلام ہو، اے رسولِ خدا کے بعد سب سے بہترین مخلوق کی زوجہ! آپ پر سلام، اے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی ماں! آپ پر سلام ہو، وہ حسن و حسینؑ جو جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے صدیقہ (سچی خاتون)! اے شہیدہ! سلام ہو آپ پر۔ اے خدا کے فیصلوں اور احکام پر راضی رہنے والی! اور خدا کی پسندیدہ بی بی! سلام ہو آپ پر۔ اے صاحبِ فضیلت اور پاکیزہ بی بی سلام ہو آپ پر۔ اے نوعِ انسانی کی حور سلام ہو آپ پر۔ اے ہر برائی سے بچنے والی پاکیزہ بی بی سلام ہو آپ پر۔ اے وہ بی بی جن کے ساتھ فرشتے باتیں کرتے تھے، جو عالمہ تھیں، سلام ہو آپ پر اے مظلومہ جن کا حق غصب کیا گیا۔ سلام ہو آپ پر اے مجبور و مغلوب بی بی۔ سلام ہو آپ پر اے فاطمہ بنت رسولؐ! آپ پر خدا کی خاص الخاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، آپ کی روح پر بھی، اور آپ کے بدن پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے پالنے والے مالک کی مرضی، دلیل اور حجت ہیں۔ آپ ہی وہ ہیں کہ جس نے آپ کو خوش کیا، اس نے اللہ کے رسولؐ کو خوش کیا۔ اور جس نے آپ پر ظلم کیا اس نے خدا کے رسولؐ پر ظلم کیا۔ جس نے آپ کو تکلیف دی اس نے اللہ کے رسولؐ کو تکلیف دی۔ جو کوئی

آپؑ سے مل گیا وہ رسولِ خدا سے مل گیا۔ جس نے آپؑ سے اپنا تعلق توڑ لیا
س نے خدا کے رسولؐ سے اپنا تعلق توڑ لیا۔ کیونکہ آپؑ ان کے (رسولِ
خداؐ کے) جسم کا ٹکڑا ہیں۔ ان کی روح ہیں جو انؐ کے دونوں پہلوؤں کے
درمیان ہے۔ میں اللہ کو اس کے تمام رسولوںؑ کو اور ملائکہ کو گواہ بناتا ہوں
کہ میں اس سے خوش ہوں جس سے آپؑ خوش ہیں۔ میں ان سب سے
ناراض ہوں، جن سے آپؑ ناراض ہیں۔ جس نے آپؑ کو غمگین کیا میں
ن سب سے بیزار ہوں۔ جن سے آپؑ بیزار ہیں میں بھی ان سے بیزار
ہوں۔ میں ان سب کا دوست ہوں جن کو آپؑ دوست رکھتی ہیں۔ ان سب کا
دشمن ہوں جن کو آپؑ دشمن سمجھتی ہیں۔ ان سب سے میں دلی دشمنی اور
نفرت رکھتا ہوں جن سے آپؑ دشمنی اور نفرت رکھتی ہیں۔ میں ان سب
سے محبت کرتا ہوں جن سے آپؑ محبت کرتی ہیں۔ (میں اس بات کے لئے
للہ کو گواہ بناتا ہوں) اور اللہ کی گواہی بہت کافی ہے حساب لینے اور بدلہ اور
ثواب دینے کے لئے۔

(پھر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود پڑھیں اور دعا مانگیں)

(پھر دو (۲) رکعت نماز جنابِ رسولِ خداؐ کی زیارت کے تحفہ کے طور پر
پڑھیں اور دو (۲) رکعت نماز جنابِ سیدہؑ کی زیارت اور ان کی خدمت میں
تحفہ پیش کرنے کے لئے پڑھیں)۔

زیارتِ ائمہ البقیع

(جنت البقیع کی سیڑھیوں یا ان کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ اذنِ دخول پڑھیں)

اے میرے سردارو! اے اللہ کے رسولؐ کے فرزندو! آپؑ کا یہ غلام، آپؑ کی کنیز کا بیٹا، آپؑ کے سامنے خوار و ذلیل حالت میں کھڑا ہے۔ میں آپؑ کے بلند مقام کو جانتا ہوں۔ آپؑ کو مانتا ہوں، آپؑ سے پناہ مانگنے آیا ہوں، آپؑ کے حرم کا ارادہ کر کے آیا ہوں، آپؑ کے حرم میں داخل ہونا چاہتا ہوں، آپؑ کے مقام سے قریب ہونا چاہتا ہوں، آپؑ کے ذریعہ سے خدا تک پہنچنا چاہتا ہوں، اے میرے سردارو کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اے اللہ کے دوستو کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اے اللہ کے وہ فرشتو جو اس حرم کے گرد حلقہ کئے ہوئے ہو اور اسی بارگاہ میں رہتے ہو، کیا میں داخل ہو جاؤں؟

(پھر بڑے احترام کے ساتھ روتے ہوئے جنت البقیع میں داخل ہوں اور یہ پڑھیں)

اللہ بزرگ و برتر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ تسبیح اور تقدیس بس

اللہ کے لئے ہیں صبح اور شام۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو یکتا ہے، بے نیاز ہے، بزرگ و برتر ہے، ایک ہے، صاحبِ فضیلت ہے۔ احسان کرنے والا ہے، کرم کرنے والا ہے، بے حد مہربان ہے، وہی خدا ہے جس نے مجھ پر احسان فرما کر میرے سرداروں کی زیارت پر آنے کو میرے لئے آسان کر دیا۔ اور ان کے دیدار سے مجھے محروم نہ رکھا، بلکہ مجھ پر بے حد احسان اور کرم فرمایا۔

جسے چاہا در پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

زیارتِ ائمہ اہلِ بیتؑ در بقیع

(پھر ائمہ معصومینؑ یعنی حضرت امام حسنؑ، حضرت امام زین العابدینؑ، حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ کی قبروں کے قریب جا کر، پشت قبلہ کی طرف کر کے یہ سلام پڑھیں)

سلام ہو آپؑ پر اے ہدایت دینے والے اماموں! سلام ہو آپؑ پر اے تمام برائیوں سے بچنے والو! سلام ہو آپ پر اے دنیا کے تمام لوگوں کے لئے خدا کی دلیلو! سلام ہو آپؑ پر اے لوگوں میں عدل کے ساتھ دین کو قائم رکھنے والو! سلام ہو آپؑ پر اے اہلِ صفاء و طہارت، پاک و پاکیزہ لوگو! سلام ہو آپؑ لوگوں پر، اے رسولِ خدا کی اولادو! سلام ہو آپؑ پر اے نجات دلانے والو! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ لوگوں نے صحیح معنی میں دینِ خدا کو پہنچایا۔ لوگوں کو نصیحت فرمائی۔ ان کی بھلائی چاہی۔ اللہ کی راہ میں صبر کیا۔ آپؑ لوگوں کو جھٹلایا گیا، آپؑ کے ساتھ برائی کی گئی، مگر آپؑ لوگوں نے معاف کر دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ (خدا کی طرف سے) ہدایت یافتہ

سچے امام ہیں۔ خدا سے ہدایت یافتہ ہیں۔ آپ لوگوں کی اطاعت واجب ہے۔ آپ کا قول سچا ہے۔ آپ لوگوں نے خدا کے دین کی طرف لوگوں کو بلایا لیکن آپ کے بلانے کو قبول نہ کیا گیا۔ آپ نے حکم دیا مگر اس کی اطاعت نہ کی گئی۔ حالانکہ حقیقتاً آپ لوگ ہی دینِ خدا کا ستون ہیں۔ زمین و آسمان آپ ہی کی وجہ سے قائم ہیں۔ آپ لوگ ہمیشہ خدا کی نگاہِ خاص رہے ہیں۔ خدا نے آپ لوگوں کو پاک صلبوں میں قرار دیا ہے۔ اور ہمیشہ پاک وپاکیزہ رحموں میں منتقل فرمایا ہے۔ جہالت نے کبھی آپ کو اپنی نجاست سے آلودہ نہیں کیا۔ اور حرص وہوا کے فتنوں نے کبھی آپ لوگوں کے اندر شرکت یا تصرف نہیں کیا۔ (یعنی حرص وہوا کبھی آپ کو حق سے نہ ہٹا سکے) آپ بالکل پاک وپاکیزہ ہیں اور آپ کا سرچشمہ (یعنی) آپ کے آباواجداد بھی پاک وپاکیزہ ہیں۔ خدا نے ہم پر یہ احسان فرمایا ہے کہ آپ کو دینِ خدا کا انتدار اور محافظ بنایا۔ پھر اس نے آپ لوگوں کو ان گھروں میں قرار دیا جن گھروں کو خدا بلند کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ ان گھروں میں خدا کا ذکر کیا جائے۔ آپ پر ہمارا درود و سلام ہو۔ آپ ہمارے لئے خدا کی رحمت ہیں اور ہمارا درود و سلام بھی ہمارے لئے خدا کی رحمت ہے اور ہمارے گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔ اس لئے کہ خدا نے آپ کو ہمارے واسطے چنا ہے۔ ہماری خلقت کو آپ کی ولایت اور دوستی کی وجہ سے پاک کر کے ہم پر احسان کیا ہے۔ آپ لوگوں کے جاننے پہچاننے کی وجہ سے ہم اللہ کے نزدیک نامی گرامی ہوئے

ہیں۔ آپؑ لوگوں کی تصدیق کرنے ہی کی وجہ سے ہم (خدا کے نزدیک) اعتراف کرنے والے قرار پائے ہیں۔

ہمارا آپؑ کے سامنے کھڑا ہونا آپ بالکل اس مجرم کا سا کھڑا ہونا ہے جس نے زیادتیاں اور غلطیاں کی ہوں۔ جو سر جھکائے اپنے گناہوں کا اقرار کر رہا ہو۔ اور یہاں کھڑے ہونے سے یہ امید لگائے ہوئے ہو کہ اسے نجات مل جائیگی اور اللہ آپؑ لوگوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک و برباد ہونے سے رہا کر دے گا۔ پس آپؑ لوگ ہمارے شفیع ہو جائیں۔ میں آپؑ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا ہوں جب دنیا والوں نے آپؑ کی طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ اور اللہ کی آیتوں (یعنی آپؑ کا) مذاق اڑایا ہے اور آپؑ سے تکبر کیا ہے۔ اور آپؑ کا انکار کیا ہے۔

اے اللہ! جو قائم و دائم ہے اور جو بھولتا نہیں! جو ہمیشہ سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے! تیرا ہم پر احسان ہے کہ تو نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی (کہ ہم آلِ محمدؐ کے پاس آئے) اور تو نے ہمیں ان کی عظمت کو پہنچوایا اور ہمیں ان کی معرفت پر قائم رکھا۔ جبکہ تیرے بندوں نے اپنی عقل کے دروازے ان کی معرفت حاصل کرنے سے بند کر رکھے ہیں۔ ان کی معرفت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کے حق کو چھوٹا سمجھا

ہے۔ان کے غیر کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ مگر اے اللہ! مجھ پر یہ تیرا بڑا احسان ہے کہ تو نے مجھے ان لوگوں کے ساتھ مخصوص فرمایا (جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق کو پہچانتے ہیں)۔ وہ بھی ان کے حق کو پہچاننے کی وجہ سے۔ پس ساری تعریف تیرے ہی لئے سزاوار ہے کہ تو مجھے اس مقام پر لایا کہ اب میں تیرے نزدیک اس قابل ہو گیا کہ تو مجھے یاد کرے، میرا نام اپنے خاص بندوں میں لکھے۔

پس مجھے ان تمام چیزوں سے محروم نہ رکھنا جن کے ملنے کی میں امید رکھتا ہوں اور مجھے ان چیزوں سے بھی محروم نہ رکھنا جن کے لئے میں نے تجھ سے دعا کی ہے۔ اس عزت اور حرمت کی وجہ سے جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کو تیرے نزدیک حاصل ہے، جو پاک و پاکیزہ ہیں۔ اے اللہ! خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر۔

(دعا کریں۔ انشاء اللہ قبول ہو گی)

شیخ طوسی نے فرمایا کہ اس کے بعد دو (۲) دو (۲) رکعت کر کے آٹھ (۸) رکعت نماز پڑھیں، ہر امامؑ کی زیارت کی دو (۲) رکعت نماز کے طور پر۔

جب مدینہ سے جانے لگیں تو یہ زیارت پڑھیں

زیارتِ وداع

اے ہدایت کے اماموؑ! آپ پر سلام ہو۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور برکتیں ہوں۔ میں آپ لوگوں کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ آپ لوگوں پر سلام بھیجتا ہوں۔ ہم نے اللہ کو دل سے مانا ہے۔ اس کے رسولؐ کو دل سے مانا ہے۔ اور جو کچھ آپ لوگ خدا کے پاس سے لائے ہیں اور جس بات کی آپ نے رہنمائی فرمائی ہے اس کو دل سے مانا ہے۔ اس لئے اے اللہ! ہم کو بھی حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

(جنت البقیع میں یہ زیارت ضرور پڑھیں)

زیارتِ جامعہ

(یہ زیارت حضرت امام علی نقیؑ نے لکھوائی اور سند اور متن کے اعتبار سے سب سے زیادہ معتبر زیارت ہے اور ہر امام کے روضہ پر پڑھی جا سکتی ہے۔ یہ بہترین زیارت ہے جو معرفتِ امام کا بہترین سرچشمہ بھی ہے۔ اور ہر امامؑ کے لئے پڑھی جا سکتی ہے۔

نیت کیجئے کہ اپنی طرف سے اور اپنے والدین، بھائی بہن، رشتہ دار اور تمام مومنین و مومنات کی طرف سے زیارت جامعہ پڑھتا ہوں سنت قربۃً الی اللہ)

سلام ہو آپ پر اے اہلِ بیتؑ نبوت "اے نبوت کے گھر والو، اے خدا کے پیغام پہنچانے والو کے مرکز! اے وہ جن کے پاس فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں، اے وہ لوگ جہاں خدا کی وحی اترا کرتی ہے! اے رحمتِ خداوندی کے سرچشمو! اے علم کے خزانوں کے رکھوالو! اے حلم و صبر کی انتہا والو! اے فضل و کرم، بخشش و عطا کی بنیادو، اے قوموں کے رہبر اور سردارو۔ اے خدا کی نعمتوں کے مالکو اور محافظو، اے نیک لوگوں کے سردارو، اے صاحبانِ خیر کے ستونو، اے اللہ کے بندوں کے امور اور معاملات کی

تدبیر کرنے والو، اے شہروں اور ملکوں کی بنیادو، اے ایمان کے دروازو، اے خدائے رحمان کے امانتدارو، اے انبیاءِ کرامؑ کی اولادو اور جوہرو، اے کائنات کے پالنے والے مالک کے چنے ہوئے مددو، محمدؐ (مصطفیٰؐ) کی عترت اور اولادو! آپ سب پر خدا کی خاص برکتیں ہوں۔

۲

سلام ہو آپؑ پر اے ہدایت دینے والے اماموں، اے اندھیرے کے چراغو، اے برائیوں سے بچنے والو اور فرائض الٰہیہ کے ادا کرنے والوں کے لئے آگے بڑھنے کے نشانو، اے صاحبانِ عقل و فراست! اور خدا کی دلیلو اور حجتو کے مالکو! اے دنیا والوں کے لئے ہدایت کے مرکزو! اے انبیاءِ کرامؑ کے وارثو! اے بہترین اور بلند ترین نمونہ ہائے عمل! اے بہترین اور حسین ترین پیغام کی طرف بلانے والو اور اللہ کی طرف سے تمام دنیا والوں اور آخرت والوں کے لئے خدا کی حجتو اور دلیلو! تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

۳

سلام ہو آپ پر جو خدا کی معرفت کا مقام، مرکز اور محو ہیں، جو خدا کی برکتوں اور رحمتوں کا مسکن اور ٹھکانہ ہیں، خدا کی حکمتوں کے خزانے ہیں،

خدا کے رازوں کے محافظ ہیں، خدا کی کتاب کے اٹھانے والے اور حفاظت کرنے والے ہیں، خدا کے نبیؐ کے جانشین ہیں، اور رسولؐ خدا کی اولاد ہیں۔ آپ سب پر اللہ کی خاص الخاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

۴

سلام ہو آپ لوگوں پر جو اللہ کی طرف بلانے والے ہیں، خدا کی مرضی اور خوشی کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں، خدا کے حکم پر ثابت قدم رہنے والے ہیں، خدا کی محبت میں کامل اور اکمل ہیں، خدا کی یکتائی اور توحید کے معاملے میں سرتاپا مخلص ہیں، خدا کے امر و نہی کو ظاہر کرنے والے اور بتانے والے ہیں، جو خدا کے ایسے معزز بندے ہیں جو بال کے برابر بھی خدا کے حکم سے انحراف نہیں کرتے، بلکہ خدا کے ہر حکم پر عمل کرتے ہیں۔ آپ پر اللہ کی خاص الخاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

۵

سلام ہو ان اماموں پر جو حق کی طرف بلانے والے ہیں، ہدایت کرنے والوں کے پیشوا ہیں، سردار اور سب کے آقا ہیں، دشمنوں سے دفاع کرنے والے محافظ ہیں، اہل ذکر ہیں (یعنی) قرآن کے معنی بتانے کے اہل ہیں، اور اولوالامر ہیں (یعنی) ان کی اطاعت کو خدا نے واجب فرمایا ہے۔ یہ

وہ ہیں جن کو خدا نے باقی رکھا ہے اور جو خدا کے چنے ہوئے ہیں، جو خدا کا لشکر ہیں، خدا کے علم کا خزانہ اور مخزن ہیں، خدا کی دلیل ہیں اور خدا کا راستہ ہیں، خدا کا نور ہیں اور خدائے مہربان کی کھلی ہوئی حجت ہیں،

تم سب پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

۶

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ اکیلا اور ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ جیسا کہ اس نے خود اس بات کی گواہی دی ہے، اور اس کے فرشتوں نے بھی اس بات کی گواہی دی ہے اور تمام اہلِ علم نے جو اس کی مخلوق ہیں، یہی گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہی عزت اور حکمت والا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ خدا کے چنے ہوئے خاص بندے ہیں، خدا کے پسندیدہ رسولؐ ہیں، خدا نے ان کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے، تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آئیں، اگرچہ یہ بات مشرکوں کو ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔

۷

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ ہی ہدایت کرنے والے سچے امام ہیں۔ اور خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ بھی ہیں۔ آپ لوگ معصوم بھی ہیں اور

عزت والے بھی، خدا کی بارگاہ میں مقرب بھی ہیں اور متقی بھی۔ (یعنی ہر قسم کی برائیوں سے پاک بھی) آپ لوگ سچے بھی ہیں اور خدا کے چنے ہوئے بھی، خدا کی اطاعت کرنے والے بھی ہیں اور اس کے احکامات کو دنیا میں قائم رکھنے والے بھی، خدا کی مرضی کے مطابق عمل کرنے والے بھی ہیں اور خدا کی بارگاہ میں عزت و شرف رکھنے والے بھی، خدا نے اپنے علم کی بنیاد پر آپ لوگوں کو چنا، اپنے غیب کے لئے آپ لوگوں کو پسند فرمایا، اپنے رازوں کی حفاظت کے لئے آپ لوگوں اپنایا۔ اپنی قدرت سے آپ لوگوں کا انتخاب کیا، اپنی ہدایت دے کر آپ لوگوں کو عزت بخشی۔ اپنی دلیل و برہان دے کر آپ لوگوں کو خصوصیت بخشی، اپنے نور (ہدایت) کے لئے آپ لوگوں کو چنا، اپنی روح کے ذریعہ آپ لوگوں کی مدد فرمائی، اپنی زمین میں آپ لوگوں کو اپنا خلیفہ بنایا، پوری مخلوقات پر آپ لوگوں کو اپنی حجت اور دلیل قرار دیا، آپ لوگوں کو اپنے دین کا مددگار اور اپنے رازوں کا محافظ قرار دیا، اپنے علم اور حکمت کا خزانہ آپ کے سپرد کیا، آپ کو اپنی وحی کا ترجمان اور اپنے پیغامِ توحید کی بنیاد بنایا۔ اپنی مخلوقات پر گواہ اور اپنے بندوں کے لئے ہدایت کا نشان بنایا، اپنے شہروں کے لئے قندیلِ ہدایت اور اپنے راستے کے لئے دلیل قرار دیا۔ خدا نے آپ لوگوں کو ہر قسم کی لغزش اور غلطی سے محفوظ رکھا۔ برائیوں اور فتنوں سے بچائے رکھا۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے پاک رکھا، ہر قسم کے رجس (گناہ) سے آپ کو دور

رکھا، اور آپؑ لوگوں کو ایسا پاک وپاکیزہ، طیب وطاہر رکھا جو پاکیزگی کی حق ہے۔

۸

آپؑ لوگ وہ ہیں کہ جنہوں نے خدا کی عظمت وجلال کی تعظیم کی، خدا کی شان وشوکت کو بلند کیا۔ خدا کی بخششوں اور عطاؤں کی عظمت کو بیان کیا، خدا کے ذکر کو قائم ودائم کیا، خدا کے عہد وپیمان کو مظبوط کیا، خدا کی اطاعت کے بندھنوں کو مستحکم کیا، ظاہرا بھی اور چھپ کر بھی۔ آپؑ نے خدا کی خاطر لوگوں کو خیر خواہی کی اور ان کو نصیحت کی، اور اس طرح آپؑ لوگوں نے دنیا والوں کو خدا کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلایا۔ خدا کی خوشی حاصل کرنے کے لئے آپؑ لوگوں نے اپنی جان تک خرچ کردی۔ اور خدا کی خاطر ہر ستم اور مصیبتوں پر صبر کیا۔ نماز کو قائم کیا، زکواۃ کو ادا کیا، نیکی کی ترغیب دی، برائیوں سے روکا، اور خدا کے راستے میں ایسا جہاد اور بھرپور کوششیں کی کہ جو جہاد کرنے کا حق ہے (آپؑ لوگوں نے جہاد فی سبیل اللہ کا حق ادا کردیا) یہاں تک کہ آپؑ لوگوں نے خدا کے پیغام اور دعوت کو ہر طرف پھیلا دیا۔ خدا کے مقرر کئے ہوئے فرائض کو بیان کیا۔ خدا کے حدود کو قائم کیا۔ اس کے احکامات اور شریعت کو عام لوگوں میں پھیلایا۔ خدا کے طریقوں کو جاری کیا۔ اور اس کام کے لئے آپؑ لوگوں

نے خود کو خدا کی مرضی پر راضی رکھا، خدا کے فیصلوں پر سر تسلیم خم رکھا، اور خدا کے تمام گزرے ہوئے پیغمبروں کی (اپنے قول و عمل سے) تصدیق فرمائی۔

■

(اے آلِ محمدؐ کے ائمۂ اطہارؑ!)

جو بھی آپؑ لوگوں سے اپنا منہ موڑے گا وہ ہلاک و برباد ہوگا اور جو آپؑ لوگوں سے تعلق جوڑے رکھے گا، وہی آپؑ کے ساتھ ہوگا۔ جو آپؑ کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرے گا، وہ تباہ ہوگا۔ (اس لئے کہ) حق آپؑ لوگوں ہی کے ساتھ ہے، آپؑ لوگوں ہی میں ہے، آپؑ ہی سے ہے اور آپؑ ہی کی طرف ہے، آپؑ لوگ ہی حق کے اہل اور سرچشمہ ہیں۔ نبوت کی میراث آپؑ لوگوں ہی کے پاس ہے۔ تمام مخلوق کو آپؑ لوگوں ہی کی طرف پلٹنا ہے۔ ان سب کا حساب لینا آپؑ ہی کے ذمہ ہے، سب کا فیصلہ کرنا آپؑ ہی کے اختیار میں ہے۔ خدا کی آیات، نشانیاں اور دلیلیں آپؑ ہی کے پاس ہیں۔ خدا کے ارادے آپؑ لوگوں ہی کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں۔ خدا کا نور ہر آن آپؑ ہی کے پاس ہے۔ اور خدا کا حکم آپؑ لوگوں ہی کی (اطاعت اور محبت کی) طرف ہے۔ جس نے آپؑ سے دشمنی رکھی، اس نے خدا سے دشمنی رکھی۔ اور جس نے آپؑ سے پناہ مانگی، اس نے خدا سے پناہ مانگی۔

۱۰

(کیونکہ) آپ لوگ ہی وہ راستہ ہیں جو مضبوط اور پائیدار ہے۔ آپ لوگ خدا کی فنا ہونے والی دنیا میں خدا کے گواہ ہیں اور اس کی باقی رہنے والی دنیا میں شفاعت کرنے والے ہیں۔ آپ لوگ خدا کی وہ رحمت ہیں جو مسلسل برس رہی ہے۔ آپ خدا کی آیتوں، نشانیوں اور دلیلوں کے خزانے ہیں۔ خدا کی محفوظ امانت ہیں۔ اور آپ لوگ وہ دروازہ ہیں جس کے بارے میں تمام انسانوں کا امتحان لیا جائے گا، جو آپ لوگوں تک پہنچے گا وہی نجات پائے گا، اور جو آپ لوگوں تک نہیں پہنچے گا، وہ ہلاک و برباد ہو گا۔ آپ لوگ اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اس کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ اسی کو دل سے (اپنا مالک) مانتے ہیں۔ اسی کے آگے سر تسلیم جھکاتے ہیں۔ اسی کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اسی کے راستے کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اور اسی کے حکم کے مطابق لوگوں کے فیصلے کرتے ہیں۔ کامیاب ہوا، جس نے آپ کو اپنا سرپرست بنایا اور دوست رکھا۔ اور ہلاک و برباد ہوا جس نے آپ لوگوں سے دشمنی کی۔ ناکام اور برباد ہوا وہ جس نے آپ کا انکار کیا۔ اور گمراہ ہوا وہ جو آپ لوگوں سے الگ ہوا۔ اور کامیاب ہوا وہ جو آپ سے جڑا رہا۔ اور امن و امان میں رہا وہ جس نے آپ لوگوں کی پناہ لے لی۔ اور سلامت رہا وہ جس نے آپ لوگوں کی تصدیق کی۔ اور ہدایت پائی اس نے جو آپ لوگوں کے ساتھ ساتھ رہا۔ جو آپ لوگوں کے پیچھے

پیچھے چلا اس کا ٹھکانہ جنت بنا اور جس نے آپ لوگوں کی مخالفت کی، اس کا ٹھکانہ دوزخ بنا۔ (اس لئے کہ) جو آپ لوگوں کو نہ مانے گا وہ کافر (منکرِ حق) ہے۔ جو آپ لوگوں سے جنگ کرے وہ مشرک (کے حکم میں) ہے۔ جو آپ لوگوں کو رد کرے گا وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہے۔

۱۱

میں گواہی دیتا ہوں آپ لوگوں کی یہی خصوصیات پچھلے گزرے ہوئے زمانوں میں بھی تھیں اور آئندہ آنے والے تمام زمانوں میں بھی باقی رہیں گی۔ آپ سب لوگوں کی روحیں، نور اور طینت ایک ہے، جو بالکل پاک و پاکیزہ ہے۔ ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ آپ لوگوں کو اللہ نے نور کی شکل میں پیدا کیا اور پھر آپ لوگوں کو اپنے عرش پر رکھا۔ یہاں تک کہ خدا وندِ عالم نے آپ لوگوں کے ذریعے سے ہم پر احسان فرمایا کہ آپ لوگوں کو ان گھروں میں رکھا جن کے لئے خدا نے یہ اجازت دی کہ ان گھروں کو بلند کیا جائے اور ان میں خدا کا ذکر کیا جائے۔

اور ہم لوگ جو آپ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اس کو، اور اس بات کو کہ ہم کو خدا نے خاص طور پر آپ لوگوں کی محبت کرنے کے لئے مخصوص فرمایا، ان دونوں چیزوں سے ہماری خلقت کے لئے پاکیزگی حاصل ہوئی اور ہمارے نفوس کو طہارت ملی اور یہ کہ آپ کی محبت اور درود و سلام نے

ہماری ذات کا تزکیہ کیا (یعنی ہمیں گناہوں سے پاک کیا) اور یہ چیزیں ہمارے گناہوں کا کفارہ بن گئیں۔ پس ہم خدا کے سامنے آپؑ کی فضیلت و بلندی کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اپنی اسی تصدیق کے ذریعہ ہم خدا کی بارگاہ میں پہچانے جاتے ہیں۔ (یعنی محمدؐ و آلِ محمدؐ سے محبت کرنا ہماری پہچان ہے)۔

خداوند عالم نے خاص طور پر آپؑ حضرات کو اپنے محترم اور مکرم (عزت والے) بندوں میں نہایت اعلیٰ مرتبہ پر فائز فرمایا ہے۔ خدا کے مقرب بندوں میں سب سے اعلیٰ منزل آپؑ لوگوں کو حاصل ہے۔ آپؑ لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچانے والوں میں سب سے بلند درجہ دیا گیا ہے۔ (آپؑ لوگوں کو اتنا بلند درجہ دیا گیا ہے کہ) وہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ نہ کوئی شخص اس سے بلند ہو سکتا ہے۔ نہ کوئی اس مرتبہ سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ اور نہ کوئی اس مرتبے تک پہنچنے کی امید رکھ سکتا ہے یہاں تک کہ کوئی نبیؑ یا پیغمبرؑ ہی کیوں نہ ہو، کوئی صدیق یا شہید ہی کیوں نہ ہو۔ کوئی عالم ہو یا جاہل، کوئی پست ہو یا بلند، کوئی مومن صالح ہو یا فاسق و فاجر، کوئی جابر حاکم ہو یا کوئی شیطان مردود، (ان میں کوئی بھی آپؑ کے بلند درجوں کا تصور بھی نہیں کر سکتا) اور خدا کی ان تمام مخلوقات میں کوئی ایسی مخلوق نہیں جسے اللہ نے آپؑ لوگوں کی معرفت نہ کرائی ہو۔ اور (یہ نہ بتایا ہو کہ) آپؑ لوگ کس قدر جلیل القدر اور عظیم الشان لوگ ہیں، آپؑ لوگوں کی ہستیاں کتنی عظیم ہیں! آپؑ

لوگوں کا مرتبہ کتنا بلند ہے! اور آپ لوگوں کا نور کتنا کامل ہے! آپ لوگوں کا مقام کتنا سچا اور حقیقی ہے! آپ لوگوں کی منزلت کتنی مضبوط اور مستحکم ہے، آپ لوگوں کا مقام کتنا باوقار ہے، خدا کی بارگاہ میں آپ لوگوں کا کیا اُنچا مقام ہے! خدا کے نزدیک آپ لوگوں کی کتنی عزت ہے! خدا کے پاس آپ لوگوں کو کتنی خصوصیت حاصل ہے! اور آپ لوگ خدا سے کتنی قربت کی منزلت رکھتے ہیں!۔

۱۲

آپ لوگوں پر میرے ماں باپ قربان، میرے سب گھر والے قربان، میرے اہل و عیال قربان، میری عزت و مال اور خاندان قربان۔ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور آپ سب کو بھی گواہ بناتا ہوں کہ میں آپ لوگوں کو دل سے مانتا ہوں اور ان تمام باتوں کو بھی دل سے مانتا ہوں جسے آپ لوگ مانتے ہیں۔ میں آپ لوگوں کے دشمنوں کا انکار کرتا ہوں، آپ لوگوں کی بڑائی اور شان و شوکت کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور آپ لوگوں کے دشمنوں اور مخالفوں کی گمراہی کو جانتا ہوں۔ میں آپ لوگوں سے بھی محبت رکھتا ہوں اور آپ کے چاہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہوں۔ آپ کے دشمنوں کا مخالف ہوں۔ جس سے آپ صلح کرتے ہیں، ان سے میری بھی صلح ہے۔ جس سے آپ جنگ کریں ان سے میری بھی جنگ ہے۔ جس بات کو آپ

حق کہیں، میں اس کو حق مانتا ہوں اور جسے آپ باطل یا غلط قرار دیں، میں بھی اسے باطل اور غلط سمجھتا ہوں۔ میں آپ کا فرماں بردار ہوں، آپ لوگوں کا حق پہچانتا ہوں۔ آپ لوگوں کی فضیلت اور شرافت کا اقرار کرتا ہوں۔ آپ لوگوں کے علم کا اٹھانے والا (حاصل کرنے والا) ہوں۔ آپ لوگوں کے عہد و پیمان کا ذمہ دار ہوں۔ آپ لوگوں کا اعتراف کرنے والا ہوں۔ آپ لوگوں کے دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آنے کا یقین رکھنے والا ہوں۔ آپ لوگوں کی رجعت کو ماننے والا ہوں۔ آپ لوگوں کی حکومت کا انتظار کرنے والا ہوں۔ آپ لوگوں کی سلطنت کی امید رکھنے والا ہوں۔ آپ لوگوں کا حکم قبول کرنے والا ہوں اور آپ لوگوں کے حکم پر عمل کرنے والا ہوں۔ آپ لوگوں کی پناہ میں آنے والا ہوں۔ آپ لوگوں کی زیارت کرنے کے لئے آنے والا ہوں۔ آپ لوگوں کی قبروں سے لپٹنے والا ہوں۔ خدا کی بارگاہ میں آپ لوگوں کی سفارش کا طلبگار ہوں۔ آپ لوگوں کے ذریعہ خدا سے قریب ہونے کا امیدوار ہوں۔ اپنے تمام معاملات، حالات، ضروریات، حاجات اور ارادوں میں آپ لوگوں کو آگے رکھنے والا ہوں۔ (یعنی اپنی ہر بات میں آپ کی مرضی کو ترجیح دینے والا ہوں) آپ لوگوں کے ظاہر، باطن، شاہد و غائب اور اول و آخر کو دل سے ماننے والا ہوں۔ اپنے تمام معاملات کو آپ کے سپرد کرنے والا ہوں۔ آپ لوگوں کے سامنے اپنا سر جھکانے والا ہوں میرا دل آپ لوگوں کو تسلیم کر چکا ہے۔

میری ہر رائے آپ کی پیروی کرنے والی ہے۔
میں ہر وقت آپ لوگوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں، یہاں تک کہ خدا اپنے دین کو آپ لوگوں کے ذریعے دوبارہ زندہ کرے، اور آپ کی حکومت کے زمانے کو واپس لائے۔ اپنا عدل قائم کرنے کے لئے آپ لوگوں کو غلبہ عطا فرمائے اور اپنی زمین پر آپ لوگوں کو پورا قبضہ، طاقت اور شان و شوکت عطا فرمائے۔

۱۳

(اے میرے سردارو) میں آپ لوگوں ہی کے ساتھ ہوں۔ آپ کے غیر کے ساتھ نہیں ہوں۔ میں جیسی محبت آپ لوگوں کے اول سے کرتا ہوں، ویسی ہی محبت آپ لوگوں کے آخری سے کرتا ہوں اور میں خدا کی بارگاہ میں آپ کے دشمنوں سے بیزاری اور علیحدگی چاہتا ہوں۔ خواہ وہ بت ہوں، ظالم حکمراں ہوں، شیاطین وقت ہوں یا ان کے ظالم ساتھی ہوں۔ (میں ان سب سے بیزاری اور علیحدگی چاہتا ہوں) یعنی میں آپ لوگوں کی سرپرستی اور محبت میں شرک کرنے والوں سے بیزار ہوں۔ آپ لوگوں کی میراث غصب کرنے والوں سے علیحدہ ہوں۔ آپ لوگوں کے بارے میں شک کرنے والوں سے بیزاری اور علیحدگی چاہتا ہوں۔ آپ لوگوں سے ہٹ جانے والوں سے ہٹ جانا چاہتا ہوں۔ آپ لوگوں کے

علاوہ جن لوگوں کی بھی اطاعت کی جاتی ہے، ان سب سے بیزار ہوں۔ ان تمام رہنماؤں سے خدا کی بارگاہ میں علیحدگی اور بیزاری چاہتا ہوں جو جہنم کی طرف بلانے والے ہیں۔ (اس لئے) اللہ مجھے ہمیشہ ہمیشہ آپ لوگوں کی ولایت، سرپرستی، محبت اور دین پر ثابت قدم رکھے۔ آپؑ لوگوں کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آپؑ لوگوں کی شفاعت عطا فرمائے۔ مجھے آپؑ لوگوں کے نیک چاہنے والوں میں قرار دے۔ ان لوگوں میں قرار دے جو آپؑ لوگوں کے پیغام پر قدم بہ قدم چلتے ہیں۔ مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو آپؑ لوگوں کے نقشِ قدم کو اپناتے ہیں۔ آپؑ لوگوں کے راستے پر چلتے ہیں۔ آپؑ لوگوں کی ہدایت سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ آپؑ لوگوں کے ساتھ محشور ہونے والے ہیں۔ آپؑ لوگوں کے زمانہ رجعت میں واپس آنے والے ہیں۔ آپؑ لوگوں کے دورِ حکومت میں حکومت کرنے والے ہیں۔ آپؑ لوگوں کے زمانہ عافیت میں شرف پانے والے ہیں۔ آپؑ کے دورِ حکومت میں حکومت کرنے والے ہیں۔ اور کل آپؑ لوگوں کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے ہیں۔

۱۴

میری جان، مال، ماں باپ، اولاد، اہل و عیال سب آپؑ لوگوں پر قربان ہو جائیں۔ جو شخص بھی یہ چاہتا ہے کہ خدا تک پہنچے اس کو آپؑ لوگوں ہی سے

ابتداء کرنی چاہیے۔ جو شخص بھی خدا کی وحدانیت کا قائل ہے، اس کا عمل آپؑ ہی کے ذریعہ قبول ہوگا۔ جو خدا کا ارادہ کرنا چاہتا ہے، اسے آپؑ لوگوں ہی کی طرف رخ کرنا ہوگا۔ اے میرے سردارو! میں آپؑ لوگوں کی تعریف پوری طرح نہیں کرسکتا۔ نہ آپؑ لوگوں کی قدر و منزلت کو پہچان سکتا ہوں۔ آپؑ لوگ نیک لوگوں کا نور ہیں۔ نیک لوگوں کی ہدایت کرنے والے رہنما ہیں اور خداوند عالم کی طرف سے (اس کی مخلوق پر) حجت اور دلیل ہیں۔ آپؑ لوگوں ہی کے ذریعہ خدا نے اپنی مخلوقات کی ابتداء کی اور آپؑ لوگوں ہی پر ان کا خاتمہ ہوگا۔ آپؑ لوگوں ہی کی برکت سے بارشیں برستی ہیں۔ آپؑ لوگوں کی وجہ سے زمین و آسمان اپنی جگہ خدا کی اجازت سے قائم ہیں۔ آپؑ لوگوں ہی کی وجہ سے پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ اور آپؑ لوگوں ہی کی وجہ سے مشکلیں حل ہوتی ہیں۔ آپؑ لوگوں کے پاس وہ سب کچھ ہے جو رسولوںؑ کے ذریعہ نازل ہوا تھا۔ جو کچھ بھی فرشتے لے کر آتے تھے وہ سب آپؑ کے پاس محفوظ ہے۔ آپؑ ہی کے جدِ بزرگوار (محمد مصطفیٰؐ) کے پاس جبرئیلِ امینؑ آیا کرتے تھے (اگر حضرت علیؑ کی زیارت پڑھ رہے ہوں تو جدِ بزرگوار کے بجائے برادرِ محترم کہے)

خداوندِ عالم نے آپؑ لوگوں کو ایسی ایسی نعمتیں اور مرتبے عطا کیے ہیں جو کسی کو نصیب نہ ہوئے۔ ہر صاحبِ شرف اور صاحبِ فضیلت آپؑ لوگوں کے آگے سر جھکائے ہوئے ہے۔ ہر اکڑنے والا آپؑ کے سامنے اطاعت کے

لئے جھکا ہوا ہے۔ ہر جابر و ظالم آپ کی فضیلت کے سامنے سر نگوں ہے۔ ہر چیز آپ کے سامنے کمزور اور حقیر ہے۔ زمین آپ کے نور سے جگمگا رہی ہے۔ کامیاب ہونے والے آپ کی محبت اور سرپرستی کی وجہ سے کامیاب ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں ہی کے ذریعہ لوگ خدا کی رضامندی کے راستے پر چلے ہیں۔ جو شخص بھی آپ لوگوں کی ولایت، حکومت، سرپرستی اور محبت کا انکار کرتا ہے، اس پر خدائے رحمان غضبناک ہوتا ہے۔

۱۵

میری جان، مال، اولاد، اہل و عیال، ماں باپ سب آپ لوگوں پر قربان ہوں۔ ذکر کرنے والوں کے درمیان آپ لوگوں کا ذکر ہے۔ خدا کے خاص ناموں کے درمیان آپ لوگوں کے نام ہیں۔ خدا کے پاک کئے ہوئے جسموں میں آپ لوگوں کے جسم ہیں۔ خدا کی خاص پیدا کی ہوئی روحوں میں آپ لوگوں کی ارواح ہیں۔ خدا کے خاص طور پر پاک کئے ہوئے نفوس میں آپ لوگوں کے نفوس ہیں۔ خدا کے خاص نشانات کے درمیان آپ لوگوں کے نشانات ہیں۔ اور خدا کی پسندیدہ قبروں میں آپ لوگوں کی قبریں ہیں۔ پس کس قدر میٹھے ہیں آپ لوگوں کے نام! کتنے بلند ہیں آپ لوگوں کے نفوس! کتنی بڑی ہیں آپ لوگوں کی شان! کتنا اونچا ہے آپ لوگوں کا مقام! کتنا زیادہ عہد کو پورا کرنے والے ہیں آپ لوگ! کتنا سچا

ہے آپ لوگوں کا وعدہ! آپ لوگوں کا کلام سر تاپا نور ہی نور ہے (یعنی ہدایت کا سامان ہے) آپ لوگوں کا حکم سر تاپا ہدایت ہے۔ آپ لوگوں کی نصیحت (تقویٰ) برائیوں سے بچے رہنا ہے۔ آپ کے سب نام اچھے ہیں۔ آپ لوگوں کی عادت دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنا ہے۔ آپ لوگوں کی خصلت عطا کرنا ہے، آپ لوگوں کی شان حق، صداقت اور رفاقت (ساتھ دینا) اور مہربانی کرنا ہے۔ آپ کا ہر قول حکمت ہے اور یقینی طور پر درست ہے۔ آپ لوگوں کی رائے علم ہے، حلم ہے اور عقل و دانش ہے۔ جب بھی کسی اچھی بات کا ذکر چھڑے تو آپ لوگ ہی اس اچھائی کی اصل بنیاد ہیں، شاخ ہیں، اس میں سب سے اول ہیں، اس اچھائی کا سرچشمہ ہیں، اس کا ٹھکانہ ہیں اور اس کی انتہا ہیں۔

۱۲

میرے ماں باپ، میری اولاد آپ لوگوں پر قربان۔ میں کس طرح آپ لوگوں کی بہترین تعریف کر سکتا ہوں؟ اور کس طرح آپ کی خوبیوں کا شمار کر سکتا ہوں؟ (آپ کی فضیلت اور شرافت میرے وہم و گمان سے بہت بلند ہے) آپ لوگوں ہی کے ذریعے سے خدا نے ہمیں (گمراہیوں کی) ذلت سے بچایا۔ ہماری سخت ہولناک پریشانیاں دور کیں۔ ہمیں ہلاکت، بدی اور جہنم کی آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا۔ میرے ماں باپ اور

میری جان سب کچھ آپ پر قربان۔ آپؑ لوگوں کی سرپرستی اور محبت ہی کے سبب ہم نے اپنے دین کی روشن تعلیمات کو سیکھا۔ اور ہماری دنیا کے بگڑے ہوئے کام ٹھیک ہوئے۔ آپؑ لوگوں ہی کی محبت اور سرپرستی کی وجہ سے (دینِ حق کا کلمہ) مکمل ہوا۔ نعمتیں عظیم ہوئیں۔ لوگوں کی علیحدگی، دشمنی اور نفرت، محبت سے بدل گئی۔ آپؑ لوگوں ہی کی ولایت، سرپرستی اور محبت کی وجہ سے واجب اطاعتیں اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوئی ہیں۔ آپؑ لوگوں سے محبت کرنا واجب ہے۔ آپؑ لوگوں کے درجات بلند ہیں۔ آپؑ لوگوں کا مقام قابلِ تعریف ہے۔ خدائے بلند وبالا کی بارگاہ میں آپؑ لوگوں کا مرتبہ مقرر اور معین ہے۔ آپؑ لوگوں کا مرتبہ عظیم ہے اور آپؑ کی شان و شوکت بہت بڑی ہے۔ آپؑ لوگوں کی شفاعت خدا کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

دعا

اے ہمارے پالنے والے مالک! تو نے جو کچھ بھی اُتارا ہے، ہم نے اس کو دل سے مانا ہے۔ اور تیرے رسولؐ کی پیروی کی ہے۔ ہمیں اس بات کے گواہوں میں لکھ دے۔ اے ہمارے پالنے والے مالک! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دینا۔ ہمیں اپنے پاس سے اپنی رحمت عطا فرما۔ حقیقتاً تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔ ہمارا پالنے والا مالک ہر عیب سے پاک ہے۔ ہمارے پالنے والے مالک کا وعدہ یقینی طور پر پورا ہونے والا ہے۔

اے ولیِ خدا! میرے اور خدائے عزوجل کے درمیان بہت سے گناہ حائل ہیں۔ جو آپؑ کی خوشنودی کے بغیر دور نہیں ہو سکتے۔ آپؑ لوگوں کو اس ذات کا واسطہ جس نے آپؑ کو اپنے رازوں کا امین بنایا ہے اور اپنی مخلوق کے تمام کاموں کی نگرانی آپؑ کے سپرد کی ہے اور آپؑ لوگوں کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ قرار دیا ہے۔ آپؑ میرے گناہ بخشوا دیجیے۔ میری شفاعت کرنے والے بن جائیے۔ (کیونکہ) میں آپؑ لوگوں کی طاعت کرنے والا ہوں۔ جس نے آپؑ کی اطاعت کی، اس نے خدا کی طاعت کی۔ جس نے آپؑ کا کہنا نہ مانا، اس نے خدا کا کہنا نہ مانا۔ جس نے آپؑ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی۔ جس نے آپؑ کو ناراض کیا، اس نے خدا کو ناراض کیا۔

اے اللہ! اگر کچھ ایسے شفاعت کرنے والے ہوتے جو حضرت محمد مصطفیٰ
اور ان کے اہلبیتؑ کرام اور ائمہ معصومینؑ سے بھی زیادہ تیری بارگاہ میں
مقرب ہوتے، تو میں ان سے اپنی شفاعت کرنے کی درخواست کرتا۔
(لیکن کیونکہ محمدؐ وآلِ محمدؐ سے زیادہ کوئی تیری بارگاہ میں مقرب نہیں، اس
لئے میں انہیں کو اپنا شفیع مانتا ہوں)۔ اے خدایا! تجھے انہیں کے حق کا
واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے ان کے لئے اپنے اوپر خود واجب کیا ہے، اسی حق
کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر
لے جو ان حضراتؑ کی معرفت رکھنے والے ہیں (یعنی جو ان کی عظمت کو
پہچاننے والے ہیں) اور جو ان کے حق کو پہچانتے ہیں اور ان کی شفاعت کی
وجہ سے رحم کئے جانے والے ہیں۔ حقیقتاً تو سب رحم کرنے والوں سے
کہیں زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ اور ان
کی پاک وپاکیزہ اولاد پر اور ان پر کثرت سے درود و سلام نازل فرما۔
بے شک اللہ ہمارے لئے بہت کافی ہے اور وہی ہمارا بہترین سرپرست
ہے۔

(دعا فرمائیں انشاء اللہ قبول ہوگی)

باقی زیاراتِ بقیع

(ازواج رسولؐ) امہات المومنینؓ

۹ ازواج کی قبریں ایک ساتھ ہیں۔

(۱) حضرت ام سلمہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت زینبؓ بنتِ جحشؓ، حضرت میمونہؓ کی قبریں۔

(۲) حضرت عبداللہؓ ابنِ جعفر طیارؓ اور حضرت عقیلؓ کی دو قبریں ایک ساتھ ایک چہار دیواری میں ہیں۔

(۳) حضرت ابراہیم ابنِ رسولؐ اللہ کی قبر ہے۔

(۴) اس کے بعد شہدائے احد کی قبریں ہیں۔

(۵) بڑے پھاٹک کے بائیں طرف دیوار کے پاس حضرت صفیہؓ بنتِ عبدالمطلبؓ اور حضرت ام البنینؓ والدۂ حضرت ابوالفضلِ العباسؑ کی قبریں ہیں۔

(۶) اس کے علاوہ حضرت عبداللہؓ ابنِ مظعونؓ اور حضرت عبداللہؓ ابنِ مسعودؓ کی قبریں ہیں۔

(۷) اگر بیرونی دیوار کے بائیں طرف کنارے کنارے جائیں تو آخر میں تھوڑی سی بلندی پر تین قبریں ہیں (۱) حضرت ابوسعید خدریؓ صحابی رسولؐ (۲) حضرت فاطمہؑ بنت اسدؑ مادرِ حضرت علیؑ کی قبریں۔ بقیع کے

باہر حضرت اسماعیلؒ فرزندِ حضرت امام جعفر صادقؑ کی قبر ہے۔
گیٹ سے داخل ہوتے ہی داہنی طرف بلندی پر ائمہ اہلبیتؑ کی قبور ہیں۔ یہی سب سے افضل مقام ہے۔ یہاں حضرت امام حسنؑ، حضرت امام زین العابدینؑ، حضرت امام محمد باقرؑ، حضرت امام جعفر صادقؑ کی قبریں بھی ہیں اور حضرت عباسؓ ابنِ عبدالمطلبؓ کی قبر بھی ہے اور حضرت فاطمہ زہراؑ یا حضرت فاطمہؑ بنتِ اسدؑ کی قبر بھی اسی احاطہ میں بتائی جاتی ہے۔

مدینہ کی مساجد

مسجدِ مباہلہ، مسجدِ غمامہ، مسجدِ بلال، مسجدِ حضرت فاطمہؑ اور مسجدِ علیؑ۔

دیگر زیارات در مکہ

جنتِ معلیٰ (شعبِ ابی طالب) میں

ام المومنین حضرت خدیجہؑ

کی زیارت اس طرح پڑھیں۔

سلام ہو آپؑ پر اے رسولؐ خدا سید المرسلینؐ کی زوجہ۔ سلام ہو آپؑ پر اے نبیؐ خدا خاتم النبیینؐ کی شریکِ حیات۔ سلام ہو آپؑ پر اے حضرت فاطمہ زہراؑ کی والدۂ ماجدہ۔ سلام ہو آپؑ پر اے امام حسنؑ اور امام حسینؑ جو جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں، ان کی جدۂ ماجدہ۔ سلام ہو آپؑ پر اے تمام ائمہ طاہرینؑ کی جدۂ ماجدہ۔ سلام ہو آپؑ پر اے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی مادرِ گرامی۔ سلام ہو آپؑ پر اے مخلص عورتوں کی سردار۔ اے حرم اور بطحا کی ملیکہؑ۔ سلام ہو آپؑ پر اے وہ بی بی جس نے عورتوں میں سب سے پہلے جنابِ رسولِ خدا کی رسالت کی تصدیق فرمائی۔ سلام ہو آپؑ پر جس نے خدا کی بندگی کا حق ادا کیا اور اپنی جان اور اپنے سارے مال کو تمام انبیاءؑ کے سردار جناب رسالتمآبؐ پر خرچ کردیا۔ سلام ہو آپؑ پر اے حبیبؐ خدا کی شریکِ حیات۔ اے خلاصہ اصفیاءؑ کی زوجہ! اے ابراہیمؑ خلیل اللہ کی بیٹی! سلام ہو آپؑ پر اے دینِ خدا کی محافظ۔ اے جناب رسولِ خدا کی مدد کرنے والی۔ اے وہ جس کو خود جناب رسولِ خدا نے دفن کیا۔ آپؑ پر اللہ کی

خاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

حضرت قاسمؑ ابنِ رسولؐ اللہ کی زیارت

(حضرت خدیجہؑ کی قبر کے ساتھ ہی حضرت قاسمؑ ابنِ رسولؐ اللہ کی قبر ہے۔ ان کو اس طرح سلام پیش کریں۔)

سلام ہو آپؑ پر اے ہمارے سردار قاسمؑ ابنِ رسولؐ اللہ۔ سلام ہو آپؑ پر اے نبیؐ خدا کے بیٹے۔ سلام ہو آپؑ پر اے حبیبؐ خدا کے بیٹے۔ سلام ہو آپؑ پر اے محمد مصطفیٰؐ کے بیٹے۔ سلام ہو آپؑ پر اور ان سب مومنین و مومنات پر جو آپؑ کے اردگرد دفن ہیں۔ خدا آپؑ سب لوگوں سے راضی ہو اور آپؑ لوگوں کو بہترین طریقے سے راضی کرے۔ اور آپؑ لوگوں کا ٹھکانہ جنت کو قرار دے۔

حضرت آمنہؑ مادرِ رسولؐ اللہ کی زیارت

(آپؑ کی قبر کے بارے میں دو (۲) روایتیں ہیں۔ ایک روایت کے مطابق آپؑ مکہ میں جنت المعلیٰ میں دفن ہیں اور دوسری روایت کے مطابق آپؑ مکہ مدینے کے درمیان دفن ہیں۔)

سلام ہو آپؑ پر اے پاک و پاکیزہ بی بی۔ سلام ہو آپؑ پر اے طاہرہ مطہرہ اور

ایسی بی بی جس پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ اے وہ بی بی جس کو خدا نے اعلیٰ سے اعلیٰ شرف عطا فرمایا۔ سلام ہو آپ پر اے بی بی جو عظیم بزرگوں کی فضیلتوں کی وارث ہیں۔ سلام ہو آپؑ پر جن کی پیشانی پر تمام انبیاءِ کرامؑ کے سردار کا نور چمکا اور اس نور کی روشنی سے زمین اور آسمان روشن ہو گئے۔ سلام ہو آپؑ پر جن کے لئے پاک فرشتے اترے اور جن کے لئے جنت کے پردے لگائے گئے (یعنی جن کے لئے جنت کو مزید سجایا بنایا گیا) جیسے کہ جنابِ مریمؑ کے لئے جنت کو سجایا گیا تھا۔ اے جنابِ رسولؐ خدا کی مادرِ گرامی! اے حبیبِؐ خدا کی مادرِ گرامی، آپؑ پر ہمارا سلام ہو۔ یقیناً آپؑ تمام انبیاءؑ کے سردار محمد مصطفیٰؐ کے نور کو اٹھانے والی تھیں۔ آپؑ اشرفِ موجوداتؐ کو دنیا میں لے کر آئیں۔ آپؑ پر خدا کی خاص الخاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

حضرت ابو طالبؑ کی زیارت

(جنتِ معلیٰ مکہ)

سلام ہو آپؑ پر اے بطحاء (مکہ) کے سردار اور رئیس کے فرزند۔ سلام ہو آپؑ پر اے کعبہ کے بننے کے بعد اس کے وارث۔ سلام ہو آپؑ پر اے جنابِ رسولِؐ خدا کی کفالت اور حفاظت کرنے والے۔ سلام ہو آپؑ پر اے

دینِ خدا کے محافظ۔ سلام ہو آپؑ پر اے محمد مصطفیٰؐ کے چچا۔ سلام ہو آپؑ پر اے ہدایت کے اماموںؑ کے جدِ امجد۔ سلام ہو آپؑ پر اے وہ ہستی جسے تمام مخلوقات سے بہترین بیٹا عطا ہوا، جو تمام اماموںؑ کا امامؑ ہے اور تمام ائمہؑ کا باپؑ ہے۔ جو جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا ہے۔ اور نیک لوگوں کے لئے خدا کی عظیم الشان نعمت ہے اور بدکاروں کے لئے خدا کا قہر ہے۔ آپؑ پر اور ان پر ہمارا سلام ہو اور اللہ کی خاص الخاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

حضرتِ عبدِ منافؑ، جدِ رسول اللہؐ کی زیارت

(جنتِ معلیٰ مکہ)

سلام ہو آپؑ پر اے معزز سردار جن کو خدا نے بزرگی اور عظمت عطا فرمائی۔ سلام ہو آپؑ پر اے افضلِ مخلوق (محمد مصطفیٰؐ) کے جدِ بزرگوار۔ سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کے چنے ہوئے انبیاءِ کرام کے فرزند۔ سلام ہو آپؑ پر اے اولیاءِ خدا اور اوصیاء و انبیاء کے فرزند۔ سلام ہو آپؑ پر اے حرمِ مکہ کے سردار۔ سلام ہو آپؑ پر اے صفا و مروہ اور زمزم کے مالک۔ سلام ہو آپؑ پر اے مقامِ ابراہیمؑ کے وارث۔ سلام ہو آپؑ پر اے خدا کے عظیم گھر کے محافظ اور وارث۔ سلام ہو آپؑ پر اے شریف ترین بزرگوں کی نشانی۔ سلام ہو آپؑ پر اے بلند اور اعلیٰ اوصاف کے مالک۔

سلام ہو آپؑ پر اے قریش کے سردار جو عبد مناف کے نام سے مشہور ہیں۔ سلام ہو آپؑ پر اور آپؑ کے آباؤ اجداد پر جو کائنات میں اللہ کے امین تھے۔ آپؑ پر سلام ہو اور خدا کی خاص الخاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

حضرت عبد المطلبؑ، جدِ رسولؐ خدا کی زیارت

(در جنت معلّٰی۔ مکہ)

سلام ہو آپؑ پر اے کعبہ اور بطحا (مکہ) کے سردار۔ سلام ہو آپؑ پر اے شان و شوکت اور حسن و جمال والے۔ سلام ہو آپؑ پر اے سخاوت کا سر چشمہ اور عزت و بزرگی کی شان۔ سلام ہو آپؑ پر جو سب سے پہلے بداء کے عقیدے کے قائل ہوئے۔ سلام ہو آپؑ پر جو علامات انبیاءؑ کے ساتھ محشور ہوں گے۔ سلام ہو آپؑ پر جو زمین و آسمان میں مشہور ہیں۔ سلام ہو آپؑ پر جسے ہاتف غیبی نے نہایت اچھی آواز سے پکارا۔ سلام ہو آپؑ پر اے خلیل خدا حضرت ابراہیمؑ کے فرزند۔ سلام ہو آپؑ پر اے اسماعیلؑ ذبیح اللہ کے وارث۔ سلام ہو آپؑ پر جن کی دعا کے سبب خدا نے اصحاب فیل کو ہلاک کیا۔ اور ان کی تمام مکاریوں کو ناکام کیا۔ اور خدا نے ابابیل کے جھنڈ ان پر بھیجے۔ سلام ہو آپؑ پر اے حاجیوں کو سیراب کرنے والے۔ سلام ہو آپؑ پر اے زمزم کے کنویں کو دوبارہ کھود کر نکالنے والے۔ سلام ہو آپؑ پر اے کعبہ کے گرد سب سے

پہلے سات (۷) مرتبہ طواف کرنے والے۔ سلام ہو آپؑ پر اے خدا کے نور، اے حضرت ہاشم کے فرزند۔ آپؑ پر خدا کی خاص الخاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

مکّہ معظمہ کے سنت اعمال

۱۔ تمام فرض نمازیں حرمِ مکّہ میں پڑھیں۔ کیونکہ حدیث کے مطابق حرمِ مکّہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

۲۔ زیادہ سے زیادہ کعبہ کا طواف کریں۔ کیونکہ جتنا مدینہ کی مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے اتنی ہی مکّہ کے حرم میں طواف کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۳۔ پورا قرآن سمجھ کر پڑھے اس لئے کہ روایت ہے کہ جو شخص مکّہ معظمہ میں قرآن ختم کرے گا، وہ نہیں مرے گا جب تک جناب رسولؐ خدا کی زیارت نہ کرے اور جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

۴۔ جناب رسولؐ خدا کی ولادت گاہ کی زیارت کریں۔

۵۔ جناب خدیجۃ الکبریٰؑ کے مقام کی زیارت کریں۔

۶۔ مسجدِ بلالؓ میں دو (۲) رکعت نماز پڑھیں۔

۷۔ جنابِ فاطمہ زہراؑ کی ولادت گاہ کی زیارت کریں۔

۸۔ کوہِ ابو قبیس کی زیارت کریں۔

۹۔ جب تک منیٰ میں رہیں سنت اور فرض نمازیں مسجدِ خیف میں ادا کریں۔ یہاں ایک رکعت کا ثواب سو (۱۰۰) رکعت پڑھنے کے برابر ہے۔

زیارت امین اللہ

(یہ زیارت ہر امامؑ کے لئے پڑھی جاسکتی ہے)

حضرت امام محمد باقرؑ سے حضرت جابرؓ ابنِ عبد اللہ انصاریؓ نے روایت فرمائی ہے کہ جب حضرت امام زین العابدینؑ حضرت امیر المومنینؑ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تو آپؑ نے حضرت امیرؑ کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھی۔

(یہ زیارت ہر امامؑ کے لئے پڑھی جاسکتی ہے۔)

سلام ہو آپؑ پر اے وہ جو اللہ کی زمین پر خدا کا امین ہے۔ اور خدا کے بندوں پر خدا کی حجت اور دلیل ہے۔ سلام ہو آپؑ پر اے مومنین کے امیر (امیر المومنینؑ) میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے خدا کی راہ میں ایسا جہاد کیا جو حق ہے جہاد کرنے کا۔ خدا کی کتاب پر عمل فرمایا، خدا کے رسولؐ کی سنت کی (مکمل) پیروی فرمائی۔ یہاں تک کہ خدا نے آپؑ کو اپنے جوارِ رحمت میں بلا لیا۔ اور آپؑ کی روح کو خدا نے اپنے اختیار سے قبض فرمایا۔ اور آپؑ کے دشمنوں پر (آپؑ کے ذریعہ) اپنی حجت کو پورا کیا۔ اس لئے کہ آپؑ اللہ کی تمام مخلوقات پر خدا کی حجتِ بالغہ (مکمل حجت اور دلیل) ہیں۔ اے اللہ میرے نفس کو اپنی قضا و قدر کے حتمی فیصلوں پر مطمئن کر

دے۔ مجھے اپنی لکھی ہوئی تقدیر اور قضاو قدر کے فیصلوں پر راضی رکھ۔ مجھے اپنی یاد اور دعا کرنے کا بے حد شوقین بنادے۔ مجھے اپنے دوستوں سے محبت کرنے والا بنادے۔ مجھے اپنی زمین اور آسمان میں اپنا محبوب بنادے۔ بلاؤں اور مصیبتوں کے آنے پر صبر کرنے والا بنادے۔ اپنی بے انتہا نعمتوں پر شکر ادا کرنے والا بنادے۔ اپنی بے شمار عطاؤں کا یاد کرنے والا بنادے۔ تیرے بدلے دینے کے دن کے لئے برائیوں سے بچنے اور فرائض الٰہی کے ادا کرنے کا سامان جمع کرنے والا بنادے۔ اپنے دوستوں کے طریق کار اور طریقۂ زندگی کا پیروی کرنے والا بنادے۔ اپنے دشمنوں کی بداخلاقیوں اور بدمعاشیوں سے دور اور محفوظ رہنے والا بنادے۔ اور مجھے دنیا میں اپنی حمد و ثنا میں مشغول رہنے والا بنادے۔

(پھر اپنے چہرہ کو ضریحِ اقدس پہ رکھ کر یہ دعا کریں)

اے اللہ! اطاعت کرنے والوں اور تجھ سے لو لگانے والوں کے دل تیری معرفت کے بارے میں حیران و پریشان ہیں۔ تیری طرف رغبت رکھنے والوں کے لئے تیرے راستے تیری جانب کھلے ہوئے ہیں۔ تیری طرف قصد کرنے والوں کے لئے تیرے نشانات واضح ہیں۔ تجھے پہچاننے والوں کے دل تیرے غضب کے خوف سے لرز رہے ہیں۔ تجھ سے دعا مانگنے والوں کی آوازیں بلند ہیں۔ تیری اجابت کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ جو تجھ سے دل لگا کر چپکے چپکے دعا کرے اس کی دعائیں قبول ہو رہی

ہیں تجھ سے لو لگا کر گناہوں سے توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول ہو رہی ہے۔ جو تیرے خوف سے رو رہا ہے۔ اس پر تیری رحمتیں برس رہی ہیں۔ جو تجھ سے فریاد کر رہا ہے اس کی فریادوں کو تیری مدد پہنچ رہی ہے۔ جو تجھ سے مدد کی بھیک مانگ رہے ہیں، ان کے لئے تیری مدد خرچ ہو رہی ہے۔ تیرے بندوں کے لئے تیرے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔ کسی کی خطائیں جو تیرے نزدیک گناہ ہیں، معاف کی جا رہی ہیں، عمل کرنے والوں کے اعمال محفوظ کئے جا رہے ہیں۔ لوگوں کے لئے رزق تیرے پاس سے نازل ہو رہا ہے۔ اور ان کی ضرورت سے بھی کہیں زیادہ ان کو دیا جا رہا ہے۔ معافی مانگنے والوں کے گناہ معاف کئے جا رہے ہیں۔ تیری بارگاہ میں تیری مخلوق کی ضرورتیں پوری کی جا رہی ہیں۔ سوال کرنے والوں کے لئے تیرے پاس عطائیں اور بخششیں بے حد و بے حساب ہیں۔ اور متواتر و مسلسل ہیں۔ کھانے والوں کے لئے تیرا دسترخوان کھلا ہوا تیار ہے۔ پیاسوں کے لئے تیرے چشمے بھرے ہوئے ہیں اور بہہ رہے ہیں۔

اے اللہ! میری دعاؤں کو بھی سن لے، میری تعریفوں کو بھی قبول کر لے، مجھے میرے دوستوں سے ملا دے، تجھے واسطہ دیتا ہوں محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے حق کا۔ حقیقتاً تو ہی میری نعمتوں کا اصل مالک ہے، میری امیدوں کی حدِ آخر ہے، اور میرے اصل ٹھکانے کی طرف مجھے واپس لوٹانے والا اور پہنچانے والا ہے۔

(کامل الزیارۃ میں یہ جملے بھی لکھے ہیں)

(اے اللہ) تو ہی میرا خدا ہے، میرا سردار اور آقا ہے، میرے تمام دوستوں کو بخش دے۔ مجھ سے میرے دشمنوں کو دور کر دے، میرے دشمنوں کو (اور کاموں میں اس طرح) مشغول کر دے کہ وہ مجھے تکلیف پہنچانے سے رک جائیں۔ کلمہ حق کو ظاہر کر دے اور اس کو بلند کر۔ کلمہ باطل کو دبا دے اور اسے نیچا دکھا دے۔ حقیقتاً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(زیارت جامعہ ختم ہوئی)

حج کا فلسفہ اور مقصد

(۱)۔۔حج کے معنی 'ارادہ کرنے' کے ہیں۔ اصطلاح میں مکہ کا ارادہ کرنا ہوتا ہے جو حج کے لئے ہو۔ اس طرح ہمیں یہ تربیت دینا مقصود ہے کہ ہم اللہ کی طرف جانے کا ارادہ کئے رہیں۔ جو ہماری اصل منزل ہے۔ خدا نے فرمایا

الیٰ ربک المنتھیٰ (القرآن)

تیری انتہا تیرے پالنے والے مالک کی طرف ہے

گویا حج مقصدِ زندگی اور ہدفِ حیات کی طرف متوجہ کرنے کا ایک عملی طریقۂ کار ہے۔ ہمیں ہماری منزل کی یاددہانی ہے۔ مگر یہ خدا کی طرف لوٹنا اپنے ارادہ سے ہوتا ہے جب کہ خدا کی طرف ہماری واپسی موت کی شکل میں عموماً غیر اختیاری ہوتی ہے۔

(۲)۔۔اس لئے حج کا ارادہ کرنا اپنے ذہن کو موت کے لئے آمادہ کرنا ہے۔

اس طرح ذکرِ موت کے تمام فوائد و مقاصد اس میں از خود داخل ہیں۔

حضورِ اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ "موت (کی یاد) تمہاری نصیحت کے لئے کافی ہے"۔ کیونکہ یہ اصلاحِ حال کا بہترین اور موثر ترین طریقۂ کار ہے۔

غرض حج ایک ابدی سفر کی تربیت ہے جو سفر اللہ کی طرف ہو اور اس راستے سے گزرے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کا راستہ تھا۔

(۳)۔۔۔حج کا تیسرا مقصد اور فائدہ ہر معاملے میں خدا کی طرف رجوع کرنے کی تربیت ہے۔

(۴)۔۔۔"شعائرِ الٰہی" یعنی خدا اور خدا والوں کی عظمت کی نشانیوں کی تعظیم کرنے کی تربیت ہے۔ کیونکہ شعائرِ الٰہی کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔ خدا نے کعبہ کو اپنا گھر قرار دے کر اس کو اپنی ایک نشانی قرار دیا۔ اب بیت اللہ کی تعظیم خدا کی تعظیم ہو گئی۔ جس طرح اگر آپ کسی کے گھر کی تعظیم کرتے ہیں تو وہ اصل میں گھر والے کی تعظیم ہوتی ہے۔

(۵)۔۔۔حج کا ایک اور اہم مقصد مسلمانوں کو ایک نقطہ پر جمع کرنا ہے تاکہ ان کی جمعیت اور تعداد کا اظہار ہو جو اسلام کی شان و شوکت دکھانے کے مترادف ہے اور اس طرح مسلمانوں میں آپس میں ایک دوسرے سے متحد ہونے کا احساس بیدار کرنا مقصود ہے اور ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنے اور ان کے حل کرنے کے سلسلے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا مقصود ہے اس طرح حج اصل میں دین کی عزت کے اظہار کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا

یعنی، کعبہ کو ہم نے انسانیت کا ٹھکانہ قرار دیا ہے
اور یہ ان کے امن کی جگہ ہے۔ (القرآن)

(۶)۔۔۔حج کا چھٹا مقصد حضرت ابراہیمؑ سے وابستگی کو مستحکم کرنا اور ان کے

ساتھ موافقت کرتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ سابقین میں پیغامِ توحید کے سب سے بڑے علمدار تھے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کو بھی خدا نے حضرت ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی کرنے کا حکم دیا۔ اور اسی لئے حضورِ اکرمؐ نے فرمایا۔

"اپنے مشاعر پر شہرو تاکہ تم اپنے باپ ابراہیمؑ کے ورثے میں سے ورثہ پاؤ"۔ یعنی حضرت ابراہیمؑ کے پیغامِ توحید سے استفادہ حاصل کر سکو اور ان کے طریقے ہائے زندگی کو اپنا سکو۔ غرض حج کا ایک مقصد حضرت ابراہیمؑ کے پیغام اور ان کے طرزِ فکر و عمل کی حفاظت ہے۔

(۷)۔ حج ایک عظیم مقصد ملتِ مسلمہ کے اتحادِ عمل کا اظہار ہے کیونکہ سارے مسلمان فقہا کے مسائلِ حج تقریباً یکساں ہیں اور بہت معمولی سا فرق ہے۔ اس لئے تمام مسلمان عرفات میں قیام کرتے ہیں۔ منیٰ میں ایک ساتھ اترتے ہیں۔ مزدلفہ میں ایک رات ساتھ قیام کرتے ہیں۔ سب کے سب منیٰ میں قربانی دیتے ہیں۔ سب تین شیطانوں پر پتھراؤ کرتے ہیں۔ سب طواف کرتے ہیں۔ مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ سب سعی کرتے ہیں اور تقصیر کرتے ہیں۔ اس طرح سب کا ایک ہی عمل ایک ساتھ انجام دینا ان میں یہ احساس کو بیدار کرتا ہے کہ ہم سب ایک ملت ہیں اور ایک بزرگ ابراہیمؑ کے نقشِ قدم پر چلنے والے، حضورِ اکرمؐ اور ان کے اہلِ بیتِ کرامؑ کے ماننے والے ہیں۔ ہم سب

ملتِ ابراہیمیؑ اور ملتِ محمدیؐ کے ارکان ہیں۔

(۸)۔۔حج کا ایک مقصد حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ اور گذشتہ بے شمار انبیاءؑ پر جو خدا نے انعام فرمایا ان کا شکر ادا کرنا ہے۔ جیسے کعبہ کا طواف کعبہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنا ہے اور مقامِ ابراہیمؑ پر نماز ابراہیمؑ کا شکریہ ادا کرنا ہے اور ان پر خدا کی نعمتوں کو یاد کرنا اور ان کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی حضرت ہاجرہؑ پر خدا کی رحمت کی یاد تازہ کرنا اور اس کا شکریہ ادا کرنا ہے اور منیٰ میں قربانی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے جذبہ قربانی کو یاد کرنا اور ان پر خدا کے احسانات کا شکریہ ادا کرنا ہے۔

(۹)۔۔حج کا ایک عظیم مقصد اپنے گناہوں کو یاد کر کے اپنے گناہوں پر دل سے شرمندہ ہونا اور خدا سے ان کی اس طرح معافی طلب کرنا ہے جس طرح حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ نے عرفات میں خدا کی بارگاہ میں توبہ کی تھی اور خدا نے وہ توبہ قبول فرمائی۔ اس لئے حضورِ اکرمؐ نے فرمایا کہ

”خدا روزِ عرفہ سے زیادہ کسی دن گناہگاروں کو معاف نہیں فرماتا“۔

سب سے زیادہ عرفات کے قیام کے دن خدا گناہگاروں کو معاف فرماتا ہے اس لئے کہ عرفات وہ مقام ہے، جہاں حضرت آدمؑ اور حواؑ کی توبہ خدا نے قبول فرمائی تھی۔

اس طرح حج میں عرفات میں قیام اور توبہ کرنا حضرت آدمؑ کا ورثہ پانے

کے مترادف ہے۔

(۱۰)۔۔حج کا ایک عظیم مقصد خود کو ذکرِ خدا کی طرف مائل کرنا ہے۔ جاہل عرب حج کے موقع پر اپنے باپ دادا کی بڑائیاں بیان کرتے تھے۔ اسی لئے خدا نے فرمایا۔

"خدا کو ایسے یاد کیا کرو جیسے اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو۔
بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کیا کرو"۔

خدا کی یاد سے مراد خدا کی عظمت اور نعمت کو یاد کرنا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو انسان کو خدا سے آشنا اور مانوس کرتی ہے کیونکہ جب انسان خدا کو یاد کرتا ہے تو خدا بھی بندے کو یاد کرتا ہے۔ بقول ڈاکٹر اقبال

یہ دنیا سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

(۱۱)۔۔حج کا ایک مقصد کاروبار کی عظمت کو بتانا ہے۔ جاہل عرب کاروبار کو خالص دنیوی عمل سمجھتے تھے اس لئے حج کے دوران اس کو حرام سمجھتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں تجارت کرنے سے عمل میں خلوص نہیں رہتا۔ اس لئے خدا نے فرمایا۔

"اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ تم (دوران حج) اپنے مالک کا فضل و کرم
تلاش کرو (یعنی) تجارت کرو"۔ (القرآن)

اس طرح ہمیں بتایا گیا کہ کاروبار کرنا عبادت کی ضد نہیں بلکہ عین عبادت

ہے۔ بشرطیکہ خدا کے احکامات کے دائرے میں رہ کر کی جائے۔
دورِ جاہلیت کے عرب اس بات کو بہت اچھا سمجھتے تھے کہ بغیر سفر خرچ کے سفر کریں اور پھر خود کو خدا پر متوکل سمجھتے تھے اور لوگوں سے بھیک مانگتے تھے۔ اس پر یہ آیت اتری۔

'فتزودوافان خیرالزادالتقوی'

اور زادِ راہ لے لو۔ البتہ بہترین زادِ سفر تقویٰ ہے۔ (قرآن)

یعنی خدا کی ناراضگی سے ڈرنا، بچنا اور فرائضِ الٰہی کا ادا کرنا اصل زادِ سفر ہے۔
(۱۲) حج کا ایک اور بڑا مقصد خدا کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے کی مشق اور قوت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ حج کا سفر اور مناسک سب تکلیف دہ ہوتے ہیں اس لئے حج کرنے سے جذبہ جہاد اور خدا کی راہ میں صعوبتیں برداشت کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اس لئے جب آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ سب عمال میں سب سے اعلیٰ عمل کون سا ہے، تو آپؐ نے فرمایا 'خدا اور رسول کو دل سے ماننا'۔ پوچھا گیا اس کے بعد سارے اعمال میں کون سا عمل سب سے بہتر ہے، فرمایا 'خدا کی راہ میں جہاد کرنا یعنی بھرپور کوششیں کرنا، زحمتیں اٹھانا'۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل افضل ترین ہے، فرمایا 'حج مبرور'۔
اس سے ثابت ہوا کہ ایمان کے بعد جہاد اور جہاد کے بعد حج مبرور کے برابر کوئی عمل نہیں۔ کیونکہ حج بھی اصل میں جہاد ہے اور برائیوں

سے رکنا سب سے بڑا جہاد ہے۔ اسی لئے حضور اکرمؐ نے فرمایا۔

"جو شخص حج کرے اور اس کے دوران لغو، بے ہودہ، گندی اور فحش باتیں نہ کرے، فسق و فجور یعنی برے کام نہ کرے تو وہ اُس دن جیسا ہو جاتا ہے جس دن وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا"۔ (الحدیث)

کیونکہ حج کے ذریعہ وہ اپنے اندر برائیوں سے بچنے کی تربیت پیدا کر لیتا ہے اور یہ اصلاح کے لئے اس کی آمادگی خدا کی رحمت کو جوش میں لاتی ہے اور اس کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیتی ہے۔

(۱۳)۔ پھر حج کے موقع پر دعا کرنے کا خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔ اس طرح حج کا ایک مقصد خدا کی رحمت کو طلب کرنا اور اس کے ثواب کی تمنا رکھنا ہے۔ کیونکہ حج کے زمانے میں خدا کے انوار کا پرتو بڑی شدت سے حاجیوں پر پڑتا ہے اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اس لئے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور حاجیوں کو خدا کی رحمت سے وافر حصہ نصیب ہوتا ہے۔

عرفات میں قیام کرنے کا راز ہی یہ ہے کہ ایک وقت اور ایک ہی جگہ میں مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع خدا کی رحمت کا سوالی بن کر خدا کی طرف راغب ہوتا ہے اور خضوع و خشوع کے ساتھ خدا سے سوال کرے گا تو خدا کی رحمتیں، برکتیں اور توفیقات ضرور نازل ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان عرفات کے دن سب سے زیادہ ذلیل و خوار ہوتا ہے پھر اس اجتماع میں مسلمانوں کی شان و شوکت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اجتماعی دعا کرنے کی

تربیت بھی ملتی ہے۔

(۱۴)۔ حج کا ایک مقصد خدا کے حکم پر لبیک کہنے کی عملی تربیت ہوتا ہے۔ تاکہ ہم زندگی بھر خدا کے احکامات پر لبیک کہنا اپنے لئے سب سے بڑا فخر سمجھیں اور اس طرح اپنی بندگی کے جوہر کو قوی سے قوی تر بناتے چلے جائیں جو انسان کی اصل معراج ہے۔ اسی لئے حضورِ اکرمؐ سے پوچھا گیا کہ کون سا حج بہترین ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "جس میں باآوازِ بلند تلبیہ اور تکبیر کہی جائے" (یعنی لبیک۔ لبیک۔ میں حاضرِ خدمت ہوں۔ میں حاضرِ خدمت ہوں)۔ زور زور سے خلوصِ دل سے کہا جائے۔ اس طرح حاجی کلمۂ حق کا اعلان بھی کرتا ہے اور اپنے اندر یہ جوش اور جذبہ بھی پیدا کرتا ہے کہ وہ خدا کے پیغام کو باآوازِ بلند دوسروں تک پہنچا سکے۔ اور اپنی بندگی کا اظہار اس طرح بھی کر سکے۔

(۱۵)۔ حج کا ایک مقصد اپنے دل و دماغ میں خدا کی عظمت اور برتری کے سامنے ذلت اور کمتری کے احساس کو بیدار کرنا ہوتا ہے جو بندگی کا اصل جوہر ہے۔ بقول میر انیس۔

عزت جسے دیتا ہے خدا دیتا ہے
وہ دل میں فروتنی کو جا دیتا ہے

کیونکہ حج کے زمانے میں احرام یعنی فقیرانہ لباس پہنا جاتا ہے۔ ہر قسم کی زینت اور خوشبوؤں کو چھوڑنا ہوتا ہے۔ خیموں میں رہنا اور خاک پر

اُٹھنا، بیٹھنا ہوتا ہے۔ اس طرح سالک اپنے اندر ترکِ زینت اور ادنیٰ ہونے کا احساس پیدا کرتا ہے گویا خدا کی عظمت کا احساس بیدار کر کے خدا کی عظمت کا خوف اور تعظیم پیدا کرنا ہوتا ہے جو تمام نیکیوں کی اصل ہے۔

(۱۶)۔۔اور اس طرح وہ اپنے نفس کو اپنی خواہشوں کے پورا کرنے میں مطلق العنان بننے سے روک دیتا ہے پھر نفس ہمارے اوپر حکمرانی نہیں کرسکتا بلکہ ہم اور ہماری عقل اور ہماری قوت فیصلہ ہماری خواہشات پر حکمرانی کرتی ہے۔ کیونکہ رمضان کا مقصد بھی یہی ہے شاید اسی لئے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ۔

"رمضان کا عمرہ حج کے برابر (ثواب رکھتا) ہے"۔ (الحدیث)

کیونکہ روزہ کا مقصد بھی برائیوں سے اجتناب کی صلاحیت پیدا کرتا ہے اور حج میں یہی مقصد پورا کیا جاتا ہے۔ اور کیونکہ جماع کرنا فی الحقیقت حیوانی خواہش میں منہمک ہوتا ہے اس لئے احرام کی حالت میں اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس لئے حضور اکرمؐ نے فرمایا۔

'محرم نہ تو نکاح کرے اور نہ نکاح کرائے۔

اور نہ نکاح کی بات چیت کرے'۔ (الحدیث)

(۱۷)۔۔حج کا ایک اور بڑا مقصد انسانوں کی خدمت کے جذبہ کو بیدار کرتا ہے۔ اس لئے حج کے دنوں کی ایک بڑی عبادت ہم سفروں کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کی خدمت کرنا ہے۔ حضرتِ امام زین العابدینؓ کے حالات

میں لکھا ہے کہ آپ حج کا سفر ان قافلوں کے ساتھ کرتے تھے جس میں لوگ ان کو پہچان نہ سکتے تھے تاکہ ان کی خدمت کر سکیں۔ ورنہ جاننے والے لوگ فرزندِ رسولؐ سے خدمت لینے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوتے تھے۔

ڈاکٹر محمد اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ۔

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے

میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

(۱۸)۔۔حج کے دوران رمی جمرات یعنی تین شیطانوں کو پتھر مارنے کا مقصد طاغوتی طاقتوں کے خلاف اعلانِ جہاد کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ جو مسلمانوں کی اصل طاقت ہے۔ مسلمان ہر اس طاقت کے خلاف ہوتا ہے جو خدا کے حکم سے روکنے والی ہو۔ بقول ڈاکٹر محمد اقبال۔

مومن تو فقط حکمِ الٰہی کا ہے پابند

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات

خدا کی اطاعت میں ہمیشہ شیطانی طاقتیں حائل ہوتی ہیں۔ ان سے تبرا یعنی علیحدگی کا اعلان کئے بغیر کوئی انسان خدا کا پرستار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے الااللہ سے پہلے لاالہ پڑھنا ضروری ہے۔ یعنی خدا کو ماننے سے پہلے غیر خدا سے برات اور علیحدگی ضروری ہے۔ یہ ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ خدا کو مانتے رہیں اور خدا مخالف طاقتوں کو بھی تسلیم کرتے رہیں۔ بقول شاعر

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ان دو ضدوں کا اجتماع ہرگز ممکن نہیں۔ مشرق و مغرب ایک ہو سکتے ہیں مگر خدا پر ایمان اور طاغوتی طاقتوں کے ساتھ موافقت ایک نہیں ہو سکتی۔

رمیِ جمرات یعنی تین شیطانوں کو مارنا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی سنت ہے اور یہ عمل ان کی سنت کو تازہ کرنے کے مترادف ہے۔

(۱۹) طواف کا عمل محبت کا انتہائی عمل ہے اور عجز و انکساری کا اعلیٰ ترین اظہار ہے۔ محبت میں پروانہ شمع کے گرد بے اختیار گھومنے لگتا ہے۔ طواف محبتِ الٰہی اور احترامِ الٰہی کے جذبے کو بیدار کرتا ہے۔ کیونکہ کسی کے چاروں طرف طواف کرنا محبت کی بے اختیاری کا اظہار ہے۔ بقول غالب۔

بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں
حالت اب اضطراب کی سی ہے

اور اس میں بلا کی عاجزی اور انکساری بھی ہے۔ اس لئے حدیث میں آتا ہے۔ 'جب فرشتوں نے حضرت آدمؑ کی عظمت کو پہچان لیا اور وہ امتحان میں کامیاب نہ ہوئے تو ان کو احساس ہوا کہ ہم نے خدا کی بارگاہ میں جسارت کی۔ ہمیں خدا کی بارگاہ میں ہرگز یہ نہ کہنا چاہیے تھا کہ 'تو آدم (کی اولاد) زمین پر آباد کر رہا ہے جو اس میں فساد کرے گی اور خون خرابہ کرے گی'۔ بھلا بندوں کو آقا کے کاموں پر اعتراض کرنے سے کیا کام۔ بندگی کا تقاضہ تو صرف اطاعت کرنا ہوتا ہے۔ اس شرمندگی کے احساس کی وجہ سے تمام ملائکہ بیت المعمور پر آکر بے ساختہ خانۂ خدا کا طواف کرنے لگے اور خدا

سے معافی مانگنے لگے۔ خدا کو ملائکہ کی یہ ادا بہت پسند آئی اور اس نے ملائکہ کو معاف کر دیا اور حضرت آدمؑ کو حکم دیا کہ تم بیت المعمور کے نیچے ایک میرا گھر زمین پر بناؤ تاکہ جو بندہ گناہگار ملائکہ کی طرح اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر آئے گا اور طواف کرے گا تو میں اس کے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔

نیز یہ طواف بیت اللہ کی تعظیم ہے اور بیت اللہ کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔

(۲۰)۔۔اور سعی کرنے کا فلسفہ یہ ہے کہ ہم خدا کی اس نعمت کو یاد کریں جو مادرِ اسماعیلؑ پر ہوئی۔ جب وہ بے چینی کے عالم میں اپنے بیٹے اسماعیلؑ کے لئے پانی کی تلاش کر رہی تھیں اور پانی نہ مل رہا تھا تو خدا نے حضرت اسماعیلؑ کے پیروں کے نیچے سے زمزم جاری کر دیا۔ سعی کے ذریعے بھی سعی و عمل کی تربیت دی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ خدا انہیں کی مراد پوری کرتا ہے جو کوشش کرتے ہیں۔ کوشش ہماری ہوتی ہے اور پورا خدا کرتا ہے مگر کوشش کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(۲۱)۔۔۔نیز سعی کے ذریعے ماں کی خدمت کی عظمت کا اظہار بھی ہے کہ ماں کی خدمت خدا کی نگاہ میں کتنی عظمت رکھتی ہے۔ کیونکہ بی بی ہاجرہؑ نے خدا کی راہ میں خدا کا گھر آباد کرنے کے لئے اپنے پیاسے بچے کے لئے سعی فرمائی تھی اس لئے یہ سعی حج کا رکن بن گئی۔

(۲۲)۔۔۔رمی جمرات میں سات کنکریاں اور سات طواف اور صفا مروہ

کے درمیان سات مرتبہ سعی کرنا بتاتا ہے کہ خدا کو طاق عدد پسند ہے
کیونکہ یہ شرک سے دوری ہے۔

(۲۳)۔۔ منیٰ میں قربانی دینا اپنے اندر خدا کی راہ میں جان دینے کا جذبہ
بیدار کرنے کے لئے ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

"تم نیکی کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس میں سے
کچھ خرچ نہ کرو جو تمہیں بہت پسند ہے"۔ (القرآن)

اسی لئے جب حضورِ اکرمؐ منیٰ میں قربانی کے مقام پر تشریف لائے تو آپؐ
نے ۶۳ جانور خود اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے اور باقی جانور حضرت علیؑ کو ذبح
کرنے کے لئے دیئے۔ اور اپنی قربانی میں حضرت علیؑ کو شریک کیا اور ہر
جانور سے ایک ایک بوٹی لینے کا حکم دیا اور پھر ساری بوٹیاں ایک ہانڈی میں
پکائی گئیں۔ حضورِ اکرمؐ نے اور حضرت علیؑ نے اس میں سے کچھ بوٹیاں
نوش فرمائیں اور کچھ شوربا پیا۔ یہ شکرِ نعمت بھی ہے کیونکہ اس وقت
حضورِ اکرمؐ کی عمر ۶۳ سال تھی تو شاید اسی لئے ۶۳ جانور ذبح فرمائے۔

مختلف ارکانِ حج کا فلسفہ

خلاصہ "کتاب الحج" ڈاکٹر علی شریعتی شہیدؒ

احرام اور میقات

میقات وہ مقام ہے، جہاں پر احرام باندھ کر عمرہ یا حج کی نیت کی جاتی ہے۔ یہاں سے حج کا سلسلہ شروع ہوتا ہے بقول۔ڈاکٹر علی شریعتی"۔

اس جگہ انسان اور انسانیت اپنے سارے پرانے کپڑے اتار دیتی ہے اور سفید چادر، جسے 'احرام' کہتے ہیں، پہن لیتی ہے۔اس لئے کہ لباس رجحانات درجہ بندی اور امتیازات میں مدد دیتا ہے اور اس طرح انسان میں تفریق قائم کر دیتا ہے اور اس تفریق کی وجہ سے اکثر امتیازی سلوک کیا جانے لگتا ہے۔ اور اس طرح انسانیت اور اس کے ایک ہونے کا تصور دفن ہو جاتا ہے۔ انسانیت کئی طبقوں میں بٹ جاتی ہے۔ آقا، غلام، ظالم، مظلوم، حاکم، محکوم، امیر، غریب، لوٹنے والے اور لٹنے والے طاقتور اور کمزور، بااثر اور بے اثر، قابلِ عزت اور نا قابلِ عزت، اعلیٰ طبقہ اور عوام، کالے، گورے اور عربی، عجمی یہ سب ختم ہو گئے۔

اس لئے خدا نے میقات پر یہ تمام جھوٹے سہارے اتروا دیئے۔ سفید کفن پہنا دیا جو ایک سا لباس ہو گا اور تمھارے سب ساتھیوں کا بھی۔ اب یکسانیت تمھارے ہر ہر عمل سے ظاہر ہو گی۔ سارے امتیازات کے مٹ اور

ڈھکوسلے ختم۔ اب تم ذرہ ذرہ بن کر ریگستان کا حصہ بن جاؤ۔ قطرہ قطرہ بن کر سمندر بن جاؤ۔ اب بھول جاؤ کہ تم کس نسل، کس رنگ، کس خاندان اور کتنے مالدار ہو۔ ہر نقاب اتار دو خواہ وہ بھیڑیے کی نقاب ہو یا چوہے کی۔ اب تم اپنی اصلی آدمی کی شکل میں آجاؤ۔ جیسا بن کر تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ سفید کپڑے کے دو ٹکڑوں سے سارا جسم ڈھانپوں وہ بھی بغیر کٹا سلا۔ گویا اب سارے ظاہری امتیازات ملیامیٹ ہو گئے۔ اب یہ سفر اللہ کی طرف شروع ہو گا۔ اس طرح کہ ہماری ساری خود غرضیاں، امتیازات اور انانیت دفن ہو چکے۔ اب میں میقات سے اپنی لاش لے کر چلا۔ اب یہاں سے مجھے نئی زندگی ملی اب یہ منظر قیامت کا سا منظر ہے۔ افق تک سفید سیلاب نظر آرہا ہے۔ ہر شخص کفن پہنے اپنے رب کی طرف بڑھا جارہا ہے۔ جسم میقات میں چھوٹ گیا اب صرف روح حرکت میں ہے۔ حقیقی وحدت عیاں ہے۔ یہ اللہ کی وحدانیت کا انسانی مرقع ہے۔ اب اگر خوف ہے تو صرف اللہ کا۔ امید ہے تو صرف اللہ سے۔ کشش ہے تو صرف اللہ کی طرف، سوال ہے تو صرف اللہ سے، سب کا رخ صرف اور صرف اللہ کی طرف ہے۔ ساری قومیں، قبیلے ختم۔ سب ایک گروہ بن گئے۔ سب کا رخ کعبے کی طرف ہے جو خدا کی نمائندگی کر رہا ہے۔

انفرادیت ختم ہو چکی۔ سب اجتماع بن گئے۔ ہر شخص موم کی طرح پگھل کر ایک انسان بن گیا۔ سارے 'میں' میقات میں دفن ہو چکے ہیں اور ہم سب

کے سب ہم بن گئے۔ ساری حیوانیت ختم ہو چکی۔ اب ہم سب انسان بن گئے۔ یہی حضرت ابراہیم کا مقصد تھا۔

"حقیقتاً ابراہیم خلوصِ دل سے خدا کے فرماں بردار تھے"۔ (القرآن)

گویا اب شرک کا معاشرہ توحید کا معاشرہ بن گیا۔ ایک ایسا معاشرہ جو ایک ہے اور متحرک ہے خدا کی طرف۔ اب سے پہلے ہم سب اپنی انسانیت کھو چکے تھے، اجنبی تھے، اپنی جہالتوں کی وجہ سے بٹے ہوئے تھے۔ اب ہم انسان کو انسان سمجھ رہے ہیں۔ یعنی وہی دے رہے ہیں جو خدا نے ہر شخص کو دی ہے۔ اب انسانوں کی دی ہوئی حیثیتیں ختم ہو چکیں۔

نیت

اب جب احرام باندھ لیا تو حج کی نیت کی۔ یعنی یہ نیت کی کہ ہم خدا سے قریب ہونے کے لئے اس کے گھر کا حج (ارادہ) کر رہے ہیں۔ گویا انسانوں کے گھروں کو چھوڑ کر خدا کے گھر کی طرف ذہنی اور جسمانی سفر کر رہے ہیں۔ اپنی ذات سے خدا کی ذات کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ نسلی امتیازات سے انسانی برابری اور اخوت کی طرف جا رہے ہیں۔ روزمرہ زندگی سے دائمی اور حقیقی زندگی کی طرف جا رہے ہیں۔ خود غرضی کی بے مقصد زندگی سے ذمہ دار زندگی کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ دنیاوی لباس اتار کر کفن پہن رہے ہیں۔ جس طرح کھجور کا درخت اپنے بیج سے نکلتا

ہے۔ اسی طرح تم اپنی چھوٹی سی ہستی سے نکل کر، پھل پھول کر بلند قامت ہو جاؤ گے۔ اب ذہن میں شعور اور خدا کی لگن پیدا کرو۔ یہ روشنی تمہارے دل و دماغ اور روح تک کو روشن کر دے گی۔ اب اپنی ذات کو بھول جاؤ۔ اب تک تمہاری زندگی کی سمت مال و دولت، جھوٹے فخر اور امتیازات تھے۔ اب ان گندگیوں کو کاندھوں سے اتار پھینکو۔ اللہ اور اس کے بندوں سے صحیح تعلق قائم کرو۔ نئی جہت اور نئی زندگی کا رخ اختیار کرو۔

احرام باندھتے وقت دو رکعت نماز پڑھو۔ گویا خود کو خدا کے سامنے پیش کر دو۔ گویا اس بات کا اعلان کرو کہ میں کسی نمرود اور فرعون کو نہیں مانتا۔ میں خدا کے سوا کسی کا غلام نہیں۔ بقول اقبال۔

ما سوا اللہ را مسلماں بندہ نیست
پیشِ فرعونی سرش افگندہ نیست

یعنی مسلمان خدا کے سوا کسی کا غلام نہیں۔ کسی فرعون کے سامنے اس کا سر نہیں جھکتا۔ وہ ہر فرعون پر لعنت بھیجتا ہے۔

پھر یہ سوچو کہ اے خدا میں تیرے سامنے ابراہیم جیسا بننے کی کوشش کرنے کے لئے کھڑا ہوں۔ تیرے بندے کی حیثیت سے۔ حرص و ہوا کے غلام کی حیثیت سے نہیں۔ اسی لباس میں کہ جس میں روز قیامت تیرے سامنے کھڑا ہوں گا۔ پھر کہو کہ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے صرف تو ہی لائقِ عبادت ہے۔ اے میرے واحد مددگار ہمیں

ظالموں، غاصبوں کے راستے پر چلنے سے بچا۔ ہم کو نیکی، شعورِ حق، حقیقت، حسن و کمال اور محبت کا راستہ دکھا۔ یعنی ابراہیم و اسماعیلؑ کا راستہ۔ صاحبانِ نعمت کا راستہ۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کا راستہ، ان کا راستہ نہ دکھا جو تیرے غیض و غضب کے شکار بنے اور گمراہ ہوئے اب آج کا ہر رکوع اور سجدہ ان تمام سجدوں کی معافی کے لئے ہے جو تم قوت اور جبروت کے درباروں میں بجالایا کرتے تھے۔ میقات کی یہ ۲ رکعت نماز اللہ سے تمہارا پختہ وعدہ ہے کہ آج سے خدا کے سوا کسی کے سامنے سر اطاعت نہ جھکاؤں گا۔

اب سفید کپڑوں میں تمہاری نئی زندگی شروع ہو گئی جیسے مرنے کے بعد نئی زندگی ملے گی۔ اب ہر وقت تم میں یہ احساس بیدار رہے گا کہ تم خدا کے سامنے مصروفِ عمل ہو۔ کسی وقت بھی خدا سے پوشیدہ نہیں۔ آج سے تم آزاد بھی ہو اور اپنے ہر عمل کے ذمہ دار بھی۔

محرمات احرام

احرام پہننے کے بعد درج ذیل باتیں حرام ہو جاتی ہیں۔

(۱) آئینے میں اپنا چہرہ نہ دیکھو۔ یعنی عارضی طور پر خود کو بھول جاؤ۔ اپنی انا کو دفن کر دو۔

(۲) عطر نہ لگاؤ۔ یعنی اب محبت کی خوشبو سونگھو۔ ظاہری امتیازات بھول جاؤ۔

(۳) لوگوں پر حکم نہ چلاؤ بلکہ ان کی خدمت کرو۔ یعنی اخوت کا

مظاہرہ کرو اور انسان بن جاؤ۔

(۴) کسی کیڑے مکوڑے کو بھی نہ مارو۔ یعنی کچھ دن ہی سہی حضرت عیسیٰ جیسی بے ضرر زندگی گزارو اور زندگی کی قدر کرنا سیکھو۔

(۵) پودوں کو نہ توڑو۔ یعنی فطرت کی طرف رحمدلی کا جذبہ پیدا کرو۔ شقی القلبی کو دفن کردو۔

(۶) شکار نہ کرو۔ یعنی ہر جاندار پر رحم کرنا سیکھو۔

(۷) عورت کے پاس نہ جاؤ۔ یعنی حیوانی کو دباؤ اور حقیقی محبت کو اجاگر کرو۔ جانور نہ بنو۔

(۸) نہ شادی کرو نہ شادی کی تقریب میں شریک ہو۔ یعنی عیش و عشرت کی زندگی سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

(۹) بناؤ سنگھار نہ کرو۔ یعنی جیسے ہو ویسے ہی خود کو ظاہر کرو۔

(۱۰) بے ایمانی، جھگڑے، گالم گلوچ اور طنزیہ انداز اختیار نہ کرو۔ یعنی ایک شریف آدمی بننے کی کوشش کرو۔

(۱۱) اپنا احرام نہ سیو۔ یعنی تمام ظاہری امتیازات کی تمام چھوٹی بڑی نشانیاں بھول جاؤ۔

(۱۲) اسلحے لے کر نہ چلو۔ یعنی کسی کو اپنے زور کے بل پر دبانے کی کوشش نہ کرو۔

(۱۳) سایہ میں نہ چلو۔ یعنی عارضی سائے تلاش کرنے کے بجائے

خدا کی رحمتوں کے سائے تلاش کرو۔

(۱۴) مرد سر نہ ڈھکیں۔ یعنی انکساری پیدا کریں۔

(۱۵) عورت چہرہ نہ ڈھکے یعنی جیسی ہے ویسی خود کو دکھائے۔ تصنع اور ملاوٹ چھوڑ دے۔

(۱۶) موزے جوتے نہ پہنو۔ یعنی فطری زندگی کی طرف پلٹو۔

(۱۷) زیور نہ پہنو۔ یعنی ملاوٹ اور امتیازات چھوڑ دو۔

(۱۸) سر کے بال نہ منڈاؤ۔ یعنی اپنے ظاہر کے جیسے اپنے باطن کو بناؤ، سنوارو۔

(۱۹) ناخن نہ تراشو۔ یعنی مرد بھی فطری زندگی کو اپنائیں۔

(۲۰) خون نہ بہاؤ۔ یعنی انسانی خون کی قدر و قیمت پہچانو۔

اب تم خدا کو پکارنے کے قابل ہو گئے۔ اس لئے اب کہو

'لبیک اللھم لبیک۔ ان الحمد والنعمته لک والملک، لا شریک لک، لبیک'

یعنی حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، ساری تعریفیں، خوبیاں، کمالات اور نعمتیں تیری ہیں۔ ملک، حکومت اور اقتدار بھی تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

گویا اب تم نے دنیا کی ہر مافوق طاقت کو رد کر دیا۔ ہر سپر طاقت کے دعویدار پر لعنت بھیج دی۔ اب ہر شخص اللہ کو پکار رہا ہے۔

تم کعبہ کی طرف بڑھ رہے ہو۔ جیسے جیسے کعبہ قریب آتا جارہا ہے تم خدا سے قریب ہوتے جارہے ہو۔ تمہارے دل میں دیدارِ کعبہ کی خواہش کروٹیں لے رہی ہیں۔ تمہارے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جارہی ہے۔ خدا کی عظمت کا احساس تمہارے رگ وشہ میں سما رہا ہے۔ تمہاری نگاہ میں اب صرف اور صرف اللہ ہے۔ وہی ہے جو موجود ہے باقی سب جھاگ ہیں۔ سائے ہیں۔ حقیقت صرف وہی ہے۔ باقی ساری چیزیں غیر حقیقی ہیں۔ خدا سب سے بڑی حقیقت ہے۔

اب تم حرم کے حدود میں داخل ہو گئے۔ گویا دارالامان میں داخل ہو گئے اب لبیک کی آواز ختم ہر طرف خاموشی ہی خاموشی ہے۔ یہاں میزبان اللہ ہے کیونکہ اب تم خدا کے گھر میں ہو۔ ہر شخص کا دل خدا کی عظمت اور محبت کے ساتھ دھڑک رہا ہے۔ عاجزی اور انکساری سے ہر سر جھکا ہوا ہے۔ یہی انکساری تمہاری بلندی اور معراج ہے۔

کعبہ تمہاری نگاہوں کے سامنے آگیا۔ یہ وہی کعبہ تو ہے جس کی طرف منہ کر کے تم نماز پڑھتے رہے ہو۔ یہ وہی ہے جس کی طرف مرتے ہوئے مسلمان کا چہرہ موڑ دیا جاتا ہے۔ وہی جس کو خدا نے اپنا گھر کہا اور جس کی محبت میں خدا کے رسول کا دل دھڑکتا تھا۔

کعبہ

گہرے رنگ کے کھردرے پتھروں کا سادگی کے ساتھ بنایا ہوا ایک چوکور

کمرہ جو سفید گارے سے پتھروں کو ایک دوسرے پر تلے اوپر رکھ کر جمادیا گیا ہے، بس اسی کو کعبہ کہتے ہیں۔ اب تم تعجب سے اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کو دیکھ رہے ہو۔ ارے یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ تو ایک خالی کمرہ ہے۔ مگر یہی کمرہ ایمان کا مرکز اور محبت الٰہی کا محور ہے۔ حالانکہ یہ نہ تو کوئی عظیم الشان محل ہے نہ کوئی بہت بڑا مزار ہے جس میں کوئی عظیم روحانی رہنما آرام کر رہا ہو۔ یہ نہ کوئی آرٹ کا مرقع ہے نہ سونے چاندی سے سجی ہوئی آرٹ گیلری ہے۔ اس لئے اب یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جس کی طرف ذہن منتقل ہو سکے۔ بس اللہ ہی اللہ ہے۔

اب آپ سمجھے کہ کعبہ کا خالی ہونا بھی کتنے معنی رکھتا ہے۔ خدا نے اسی گھر کے لئے فرمایا:

"حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلا گھر جو تمام انسانیت کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ گھر برکت والا ہے اور تمام عالمین کے لئے ہدایت ہے" (قرآن)۔

اس گھر کو بیت عتیق بھی کہتے ہیں۔ عتیق کے معنی آزاد ہونا ہے۔ کیونکہ یہ گھر ہر سلطنت اور ہر حکومت سے آزاد ہے۔ خدا کے سوا کوئی اس کا مالک نہیں۔ اس کا حاکم خدا ہے اور تمام انسان اس کے شہری ہیں۔ اسی لئے یہاں آکر ہر مسلمان پوری نماز پڑھتا ہے قصر نہیں کرتا، اس لئے کہ مکہ ہر انسان کا وطن ہے۔

یہ بیتِ عتیق آزادی کا گھر اس لئے بھی ہے کہ یہاں آکر تم گناہوں سے توبہ کرو گے تو جہنم سے آزاد ہو جاؤ گے۔ یہاں تم خدا کے مہمان ہو۔ انسانیت خدا کا سب سے چہیتا خاندان ہے۔ اس لئے یہاں اپنی انا، اپنی ذات، اپنی انفرادیت کا لباس اتار دو۔ اب تم خدائی رنگ میں ہو۔

یہ کعبہ اس انسان نے تعمیر کیا جو ہر خدائی کے دعویدار جھوٹے خدا کا باغی تھا۔ جو یہاں کی ہر چیز سے منہ موڑ کر صرف اللہ کا ہو کر رہ گیا تھا۔

سوال یہ ہے کہ اس عمارت میں کوئی ڈیزائن کیوں نہیں ؟۔

اتنا سادہ اور بے رنگ کیوں ہے ؟ اس لئے کہ اللہ جسم و شکل نہیں رکھتا۔ نہ اس کا کوئی رنگ ہے اور نہ کوئی اس جیسا ہے۔ اور مکعب اس لئے ہے کہ اس کی کوئی خاص سمت نہیں۔ کیونکہ خدا ہر طرف ہے۔ خدا نے فرمایا:

"مشرق اور مغرب اللہ کے ہیں۔ اس لئے تم جس طرف رخ کرلو گے خدا کا رخ ادھر ہی ہو گا"۔ (قرآن)

مکعب ہونے کی وجہ کعبہ ہر سمت ہونے کے باوجود کسی بھی سمت کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔

کعبے کے مغربی حصے میں ایک نیم دائرے کی شکل کی چھوٹی سی دیوار ہے جسے حجر اسماعیلؑ کہتے ہیں۔ حجر کے معنی دامن کے ہیں۔ کیونکہ یہ دیوار دامن سے مشابہت رکھتی ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت اسماعیلؑ کی والدہ بے وقعت کنیز ہاجرۃ کا گھر تھا۔ اور یہیں اس کی

قبر بھی ہے۔ کعبہ کی دیوار ان کی قبر کی طرف نکلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا گھر، حجر اسماعیلؑ کی طرف مت کیے ہوئے ہے۔ ہاجرہؑ کے گھر کا طواف بھی ضروری ہے۔ یہ بھی کعبہ کا حصہ ہے۔ یہ ہے خدا کی قدر دانی۔

اس کنیزؑ نے خدا کے گھر کی اور خدا والے ابراہیمؑ واسماعیلؑ کی خدمت کی تو خدا نے اسے کیسی عزت عطا فرمائی کہ اب قیامت تک ہر نبیؑ ہر ولی اور ہر آنے والا خدا کے گھر کے ساتھ ساتھ اس گھر کا بھی طواف کرے گا۔

خدا نے اپنی ساری مخلوق میں ایک کنیز حبش جو بظاہر پست تھی اس کو اپنے گھر میں جگہ دی۔ معلوم ہوا کہ خدا حسب نسب کو نہیں دیکھتا۔ نیت کی سچائی، خدمت اور عمل کو دیکھتا ہے۔ بہت سے حج کے ارکان ہاجرہؑ کی یاد ہیں۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا:

"جو ہاجرہؑ کے نقشِ قدم پر چلا وہی حقیقی مہاجر ہے" الحدیث

یعنی ہجرت وہ عمل ہے جو ہاجرہؑ سے شروع ہوا۔ وحشی گروہ سے تہذیب کی طرف۔ کفر سے اسلام کی طرف۔ خدا سے خدا کی طرف۔ انسان دشمنی سے انسانی خدمت کی طرف۔

ایک سیاہ فام کنیز جو مادی اعتبار سے بظاہر نہایت حقیر ہے اگر خدا کی ہو جائے تو وہی سب سے زیادہ عزت دار بن جاتی ہے۔

طواف

کعبہ کے چاروں طرف انسانوں کا دریا گھوم رہا ہے۔ جیسے آفتاب مرکز میں ہو اور ستارے چاروں طرف گھوم رہے ہوں۔ مرکز یعنی کعبہ اللہ کی ابدیت اور مرکزیت کا مظہر ہے اور دائرے میں حرکت اللہ کی مخلوق کا ارتقائی سفر ہے۔

ابدیت + حرکت + نظم وضبط + طواف

ہر جزو اپنے کل کے گرد طواف کرتا ہے۔ ہم طواف کرتے ہوئے پوری کائنات سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سمجھ لیتے ہے کہ زندگی کا مرکز اور محور اللہ کی ذات ہے۔

پھر یہ ایک گروپ کی گردش ہے۔ یہاں فرد کا امتیاز نہیں۔ کالے گورے، امیر غریب، مرد عورت کا بھی امتیاز نہیں۔ کیوں کہ سب ایک کل کے جزو ہیں۔ ہر فرد ایک گروہ میں تبدیل ہو گیا۔ سارے "میں" مل کر ہم ہو گئے۔ ملت وجود میں آگئی۔ جو اللہ سے قریب ہونے کی متمنی ہے۔ کعبہ سے دور لوگ اپنے نام، قوم، نسل، قبیلے، وطن، زبان، رنگ، مال و دولت سے پہچانے جاتے ہیں مگر کعبہ کے پاس آکر یہ امتیازات ختم ہو جاتے ہیں۔ وحدت ہماری پہچان بن جاتی ہے۔ اب یہ لوگ ساری انسانیت کے نمائندے ہو کر انفرادیت سے اجتماعیت میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

اب یہاں تم اپنا غرور اور اپنے امتیازات اور اپنی انا کو فنا کر دو۔ دل کو وسیع

کرو۔ دوسروں پر رحم کرو۔ امت کے خادم بنو۔ کیوں کہ اللہ کا راستہ انسانیت کا راستہ ہے۔ اسی لیے اس راستے کو انفرادی طور پر نہیں اجتماعی طریقے سے طے کیا جاتا ہے۔

انسان اگر خدا اور خدا والوں سے الگ تھلگ ہے تو شبنم کے قطرے کی طرح ہے جو صبح کو فنا ہو جائے گا۔ اگر انسان اس دریا کا حصہ بن گیا تو اللہ کے سمندر سے وابستہ ہو گیا اب کبھی فنا نہ ہوگا۔ تو بھی دریا کا حصہ بن جا۔ ملت میں گم ہو جا۔ یہی دریا کائنات کا دھارا ہے جو ہم آہنگی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ تو بھی آگے بڑھ اور امت کا حصہ بن جا۔ وہ بھی اللہ کی خوشی کے لیے۔ نہ اپنے لیے نہ مادی فوائد کے لئے۔

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

حجر اسود

طواف حجر اسود کو چومنے سے شروع ہوتا ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت آدمؑ جنت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ سب سے پہلے اپنے داہنے ہاتھ سے حجر اسود یعنی کالے پتھر کو چھو دیا اس کی طرف اشارہ کرو اور پھر لوگوں کے سمندر میں گم ہو جاؤ۔ یہ پتھر خدا کے داہنے ہاتھ کا مظہر ہے۔ گویا تم نے خدا کا داہنا ہاتھ تھام لیا۔ آج بھی لوگ معاہدہ کر کے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ مصافحہ معاہدہ کا استحکام ہوتا ہے۔ آج تم اللہ سے مصافحہ کر کے اپنی بندگی کے عہد کو مضبوط کر رہے ہو۔ اب تم اللہ کے طرفدار بن گئے۔ اب اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھوں پر آ گیا۔

"اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے"۔ (قرآن)

طواف کے دوران جیسے جیسے تم کعبہ کے قریب ہوگے تو تمہیں محسوس ہوگا کہ تم ایک چشمہ ہو اور دریا سے مل رہے ہو۔

تم اللہ سے ملنے آئے تھے مگر خدا تمہیں لوگوں میں مدغم ہونے کو کہہ رہا ہے۔ یہی اس کا طریقہ کار ہے۔ جب بھی وہ تمہیں اپنے پاس بلاتا ہے، وہ تمہارا رخ تمہارے بھائیوں کی طرف موڑ دیتا ہے۔ کیوں کہ جو راستہ اللہ کی طرف جاتا ہے وہ انسانوں ہی کے درمیان سے جاتا ہے۔ انسانوں کی خدمت ہی خدا کا راستہ ہے۔ اگر تم اجتماع سے الگ ہو کر کسی اور طرف چل نکلو اور سب کے ساتھ اسی سمت میں نہ نکلو جس طرف سب گھوم رہے ہیں تو تمہارا طواف نہ ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ خدا پرستی میں لوگوں کا ساتھ دو۔ دل میں خدا کا خیال ہو مگر قدم انسانوں سے ملا کر چلو۔ طواف کرتے ہوئے دھکے کھاؤ تو اپنے وجود کو حقیر سمجھو۔ مگر دوسروں کا لحاظ رکھو۔ یہ ہے انسان دوستی کا عملی سبق۔

مقامِ ابراہیمؑ

کعبہ کے سات چکر لگانے کے بعد مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھو۔ مقامِ ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان ہیں۔ اسی پتھر پر کھڑے ہو کر انہوں نے کعبہ تعمیر کیا تھا اور حجرِ اسود کو نصب فرمایا تھا۔ جہاں پہلے ابراہیمؑ کھڑے تھے آج تم کھڑے ہو۔ اب یہاں سر زمین پر رکھ دو یعنی اپنی انا اور سرکشی کو اپنے

بیروں سے کچل دو۔ اور ابراہیمؑ کا احسان مانو۔ جس نے توحید کی رسم قائم کی وہ مرد مجاہد جس کے دل میں انسانیت سے بے پناہ محبت تھی مگر اس کے ہاتھ میں کلہاڑی تھی خدا مخالف طاقتوں کو کچلنے کے لئے۔ ابراہیمؑ وہ پہلا مرد مجاہد جس نے بت پرستی، شرک اور طاغوت وقت سے بھرپور جنگ کی۔ اس کی جنگ ظلم، جہالت اور استحصال کے خلاف تھی۔ تم بھی ابراہیمؑ کی طرح ظلم اور جہالت کے خلاف اٹھ کھڑے ہو۔ ہر شخص جو ابراہیمؑ کی طرح جہاد کرے گا خدا اس کی آتش نمرود کو سرد کر دے گا۔ نہ تم جلو گے نہ راکھ بنو گے۔ دوسروں کو آگ سے بچانے کے لئے آگ میں کود پڑنا ابراہیمؑ کا کارنامہ ہے۔ یہی راہ شہادت کی طرف جاتی ہے۔ اسی کو رسم شبیری کہتے ہیں۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ رسم خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

تیر و سنان و خنجر و شمشیرم آرزو است
با من میا کہ مسلک شبیرم آرزو است

(علامہ اقبال)

مقام ابراہیمؑ جو خدا سے قرب کا مقام ہے، کھڑے ہو کر

(۱) ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کے احسان کو مانو۔

(۲) اس کے پیغامِ توحید کو مانو۔

(۳) ان کی زندگیوں کو اپنانے کا عہد کرو۔

(۴) اپنے اندر خدا کی معرفت اور محبت کا کعبہ تعمیر کرو۔

(۵) خدا کے لئے قربانی کا جذبہ بیدار کرو۔

(۶) انسانوں کی خدمت کو سب سے بڑی عبادت سمجھو۔

(۷) عدل کے لئے ظلم سہنے کی جراءت پیدا کرو۔

(یہاں سے واپس جا کر اپنی زمین کو امن کی جگہ بناؤ)۔

سعی

مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا پر جاؤ اور مروہ کی طرف دوڑو۔ سات چکر لگاؤ۔ یہ سعی ہے۔ سعی ایک تلاش ہے۔ ایک مقصد کی طرف ارادی اور اختیاری حرکت ہے۔ حرکت کے لئے عجلت اور جوش درکار ہے۔ طواف کے دوران تم ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے قریب تھے۔ سعی میں تم ہاجرہؓ کی سنت اور نقشِ قدم پر چل رہے ہو۔ یہاں انسانیت اور روحانیت دونوں حرکت میں ہیں۔ ہاجرہؓ کی طرح ہر شخص یہاں ایمان اور سعی کا پیکر ہے۔ انسانی کوشش کتنی ضروری ہے کہ ہاجرہؓ بیابان میں اپنے بچے کے لئے پانی تلاش کرتی دوڑ رہی ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھیں۔ صرف دعا نہیں کرتیں۔ اللہ پر توکل کے بعد اپنی بساط بھر کوشش بھی کر رہی ہیں۔

پریشان ہیں مگر پرامید ہیں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں۔ پانی کی تلاش ہے۔ یہ انسان کا فطرت سے تعلق ہے۔ اسی دنیا میں جنت کی تلاش ہے۔ یہ سعی ایک جسمانی مشقت ہے۔ یعنی اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے کھانے پینے کی ضرورتوں کے لئے بھاگ دوڑ ہاجرہؑ کی سنت ہے۔ خدا کو یہ دوڑ دھوپ بے حد پسند ہے۔ اگر یہ کوشش خدا کی اطاعت کے دائرے میں رہ کر کرو گے تو جس طرح ہاجرہؑ کو گوہر مراد زم زم کی شکل میں ملا، تمہیں بھی گوہر مراد جنت کی شکل میں ملے گا۔ تمہاری خشک زندگی کے ریگستان میں بھی خدا کی رحمت کا چشمہ بہہ نکلے گا۔ خدا کی رحمت سے خود بھی سیراب ہو اور دوسروں کو بھی سیراب کرو۔

عرفات

۸ ذی الحجہ کو احرام پہنے ہوئے مکے سے مشرق کی طرف میدان عرفات کے لئے حاجی روانہ ہو جاتے ہیں۔ گویا یہ حضرتِ آدمؑ کی یادگار ہے کہ وہ جنت سے زمین پر اترے۔ اب وہیں قیام کرو۔ یہ پندرہ میل لمبا ایک درہ ہے جو مکے کی وادی سے جا ملتا ہے۔ اس پندرہ میل میں عرفات، مشعر الحرام اور منیٰ کے مقامات ہیں۔ یہاں سب کے سب حاجی قافلوں کی شکل میں چلتے، اترتے، ٹھہرتے اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ گویا یہ منزلیں ہیں۔ اللہ کی طرف بڑھنے کے درمیان آنے والی ہر جگہ پر رکتے ہیں اور بڑھ

جاتے ہیں۔ گویا یہ سمجھانا مقصود ہے کہ یہاں تمہاری کوئی منزل نہیں۔ یہ سب نشاناتِ منزل ہیں۔ ہر چیز عارضی ہے۔ ہر حال بدل رہا ہے۔ ہر چیز فنا ہو رہی ہے۔ صرف ایک چیز مستقل ہے وہ حرکت اور ارتقاء ہے۔ خدا نے فرمایا:

"ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے خدا کی ذات کے"۔

"ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہمیں اللہ ہی کی طرف جانا ہے" (القرآن)

حج ایک مسلسل حرکت ہے یہ ایک ایسی حرکت ہے جو اپنے مقصود کے قرب کی تلاش میں جاری رہتی ہے۔ یہ اللہ کے قرب کی جستجو ہے۔

اللہ کی طرف پلٹنے میں تین اسٹیج ہیں (۱) عرفات (۲) مشعر (۳) منیٰ۔

عرفات کے معنی علم و سائنس کے ذریعے خدا کی معرفت حاصل کرنا۔ یہی انسان کے ارتقاء کی پہلی منزل ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا

"اول الدین معرفتہ" دین کی پہلی منزل خدا کی معرفت ہے۔

پھر 'مشعر' کے معنی خدا کی عظمت، رحمت، نعمت، حکمت اور کمال و جمال کا شعور و ادراک حاصل کرنا ہے۔ جو علم اور سائنس کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ اور منیٰ کے معنی تمنا، محبت اور یقین کے ہیں۔ جو شعور اور ادراک کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی آخری منزل ہے۔ حضرت امام رضاؑ نے فرمایا:

"انسان کو یقین سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی"۔

ڈاکٹر اقبال نے کہا:

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا

یقین کا منطقی نتیجہ قربانی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ ان تمام منزلوں کے نمائندے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے قرآن کے بیان کے مطابق ملکوتِ سماوات وارض کا مطالعہ فرمایا اور خدا کی معرفت حاصل کی۔ اسی معرفت کے نتیجہ میں ان کو خدا کی عظمت ورحمت اور جمال وکمال کا وہ شعور وادراک حاصل ہوا پھر خدا پر یقین اور خدا سے محبت کے درجہ پر فائز ہوئے۔ یہی ان کی جستجو تھی۔ انہوں نے خدا سے یہی مانگا تھا کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ یہ 'اطمینانِ قلب' یقین کا دوسرا نام ہے۔ اسی یقین کے نتیجہ میں وہ محبتِ الٰہی کی اس منزل پر پہنچے کہ ساتھیں میں سب سے بڑا امتحان منیٰ میں دیا۔ اس طرح کے خدا کے حکم پر اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کے گلے پر اپنے ہاتھ سے چھری پھیری۔ اور اس طرح محبت کے امتحان میں پوری کامیابی حاصل کی۔

تاریخی اعتبار سے عرفات وہ مقام ہے جہاں آدمؑ نے خدا کو پہچانا اور دنیا کی نئی زندگی کی ابتداء کی۔ جنت کی زندگی آرام، خوشیوں اور آسانیوں کی زندگی تھی۔ مگر دنیا کی زندگی لالچ اور مشقتوں کی زندگی ہے۔ دنیا میں باشعور اور ذمہ دار زندگی گزارنی پڑے گی۔ اس زندگی سے پریشان ہو کر آدمؑ نے میدانِ عرفات میں سب سے پہلے خدا کی عظمت کو پہچانا اور خدا

سے اپنی کوتاہی کی معافی مانگی۔ پھر مشعر الحرام میں آکر علم شعور کی زبان میں خدا سے فریاد کی۔ پھر منیٰ میں آکر خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کی تمنا اور محبت کی زندگی کا آغاز کیا۔ اس طرح انہوں نے دنیا کی زندگی کو ابدی کامیابی کا بہترین ذریعہ بنا دیا۔

غرض عرفات خدا شناسی اور خدا شناسی کی منزل، خدا کی عظمت اور اپنی کوتاہیوں کی پستیوں کو پہچاننے کا نام ہے۔ سائنسی نقطۂ نگاہ سے بھی انسان کی تاریخ علم کے وجود سے شروع ہوئی۔ علم ہی انسان کی عظمت کا راز ہے۔ علم سے حقیقی معنی میں مراد حقیقت کا علم ہے۔ اور کائنات کی سب سے بڑی حقیقت خدا کی ذات و صفات ہیں اور اس کے بعد انسان کا وجود ہے۔ شاید اسی لئے عرفات میں قیام دن کو آفتاب کی روشنی میں ہوتا ہے۔ کیونکہ روشنی علم و عرفان کی علامت ہے۔ روشنی ہی میں علم حاصل ہوتا ہے۔ خود علم اصل روشنی ہے جو دل و دماغ کو منور کر دیتی ہے۔

علم کے بعد شعور کی منزل ہے۔ اسی شعور پر انسان کا ارتقاء منحصر ہے۔ اسلام عقل و شعور کا مذہب ہے۔ اسی لئے حج کو عرفات سے شروع کیا گیا۔ پھر مشعر یعنی شعور پر لایا گیا۔ اس کے بعد منیٰ یعنی محبت اور عقیدت کی منزل آئی۔ وہ ایک اندھا مذہب ہوتا اگر حج کو منیٰ یعنی محبت، عقیدت اور جذباتیت سے شروع کیا جاتا۔ اور اگر حج عرفات ہی پر ختم ہو جاتا تو ہو محض ہماری بے روح بے مقصد زندگی ہوتی جس میں نہ شعور ہوتا نہ محبت۔ ہمیں علم و آگہی کے ذریعے منیٰ یعنی محبت الٰہی کی منزل تک پہنچنا ہے۔ اللہ کی رضا مندی اور قرب کی تمنا کرنی ہے۔ پہلے خدا کو

پہچانو پھر اس کا شعور بیدار کرو پھر خدا سے محبت کرو۔ ہم زندگی میں سب سے پہلے حقائق کو علم سے پہچانتے ہیں۔ اور اس طرح شعور و ادراکِ حقائق کی منزل پر فائز ہوتے ہیں۔ پھر اسی شعور و ادراک کی وجہ سے اللہ اور اللہ کی مخلوق سے محبت کرنا سیکھتے ہیں۔

اقبال نے علم کی زبان سے یہ مکالمہ نظم فرمایا:

علم کی انتہا ہے بیتابی

اور پھر محبت نے کہا

اس مرض کی مگر دوا ہوں میں

حج میں ہم عرفات میں علم و حکمت کے حصول کے لئے بڑھتے ہیں۔ ہمارا عرفات میں بڑھنا علم و حکمت کے حصول کے لئے ٹھہرنے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور پھر مشعر الحرام میں خدا کی عظمت و رحمت کا شعور حاصل کرتے ہیں۔ اور آخر میں منیٰ آ کر محبتِ الٰہی، قربانی اور رواداری کی روح بیدار کرتے ہیں۔

تمام انسان خود اپنے ارادے، اختیار اور فیصلے سے یہ سفر اختیار کرتے ہیں۔

عرفات میں ہر نسل کے لوگ ایک نسل کی مانند ایک دوسرے کے ساتھ پڑے ہوتے ہیں۔ یہاں نہ کوئی بڑا ہے نہ کوئی چھوٹا، دولت، امارت وغیرہ کے یہاں کوئی معنی نہیں۔ گویا عرفات میدانِ قیامت کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ اس لئے یہاں انسان کی بنائی ہوئی خوبصورتیاں، بدصورتیاں نظر آتی

ہیں۔

میدانِ عرفات کے درمیان ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جسے جبلِ رحمت کہتے ہیں۔ جس پر آدم وحوا نے توبہ کی تھی اور اسی جبلِ رحمت پر جنابِ رسالت مآبؐ نے اپنا آخری خطبہ حج کے دوران دیا تھا۔ اس پہاڑ پر ایک سفید ستون ہے جو جبلِ رحمت کی نشانی ہے۔ جو شاید خدائے واحد کی رحمت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

مشعر

اب سورج غروب ہوا اب سارے کے سارے عرفات سے مشعر کی طرف روانہ ہو گئے۔ اندھیرا ہونے کے بعد ایک آدمی بھی یہاں دکھائی نہ دے گا۔ گویا مجھ کو بتایا گیا کہ ابنِ آدم دنیا میں تیرا قیام بہت مختصر ہے۔ علم و آگہی حاصل کر اور آگے بڑھ۔ موج رک گئی تو فنا ہو گئی۔ تو موج بن بن کر ابھر تارہ اور آگے بڑھتا رہ۔ خدا نے فرمایا:

"اور پھر جب تم عرفات سے چلو تو مشعر الحرام کے قریب اللہ کو خوب یاد کرو۔ سی طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمھیں بتایا ہے اور تمھاری ہدایت کی ہے۔ (کیوں کہ) تم اس سے پہلے گمراہوں میں تھے۔" (القرآن)

مغرب کے وقت عرفات سے مشعر کی طرف تیزی سے روانہ ہونے والے حاجیوں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کل کا دن قریب آرہا ہے۔

مجاہدوں کے ہاتھ میں کنکریاں ہیں اور زبان پر دعائیں ہیں۔ صبح کی اذان کی آواز آئی تو سارے توحید کے پرستار ایک ساتھ اپنے جد واحد آدمؑ کی طرح خدائے واحد کے سامنے جھک گئے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ اور نہ کوئی بندہ نواز

بندۂ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

منیٰ

حج کا سب سے قیمتی لمحہ آپہنچا۔ عید قرباں آپہنچی۔ توحید کی معراج آپہنچی۔ خدا سے محبت لیے ہوئے اور خدا دشمنوں سے نفرت لئے ہوئے۔

بقول قرآن:

"کافروں پر غضبناک اور آپس میں رحمدل"۔

آج ابلیس موحدین کا نشانہ ہے۔ ابلیس آج میدان ہار گیا۔ کیوں کہ ابراہیمؑ نے ابلیس کی ایک نہ سنی۔ خدا کی محبت میں اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔ اس لئے آج عید ہے۔ کیوں کہ ابراہیمؑ نے علم و شعور کے ذریعہ ابلیس کو شکست دے دی تم بھی شیطان کو شکست دو اور ابراہیمؑ کی طرح خدائی محبت میں اپنی

قربانی پیش کرو۔بقول اقبال۔

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے

رمئی جمرات

تین شیطان یکے بعد دیگرے ایک دوسرے سے ۱۰۰ میٹر پر کھڑے ہیں۔ لو اللہ کی فوج پہنچ گئی۔ سب اسلحے سے لیس ہیں۔ شیطان کے دھوکے اور ڈھکوسلے ٹھکرادو۔ خدا کے مقابلے پر اس کی ایک نہ سنو۔ اس کو مار کر دفع کرو۔ اور خدا کی راہ میں قربانی دو اور پھر اپنی فتح کا جشن مناؤ۔ کیوں کہ تم نے اپنے سب سے بڑے دشمن شیطان کو رد کر دیا۔ احرام اتار دو۔ اب جو چاہے کپڑے پہنو۔ شکرانے میں سر کے بال ترشواؤ۔ عطر لگاؤ۔ تم نے جنگ جیت لی۔ شیطان کو ہرادیا۔ اب تم ابراہیمؑ جیسے ہو گئے۔ اب تم اللہ کی خاطر اپنے اسماعیلؑ کو قربان کر سکتے ہو۔

قربانی

تیسرے شیطان کو مارنے کے بعد فوراً قربانی دو۔ یہ ابراہیمؑ کی منزل ہے۔ تمہارا اسماعیلؑ کون ہے۔ جسے تم کو قربان کرنا ہے۔ وہ تمہاری دنیا اور اپنی اولاد سے محبت ہے۔ عزت اور مرتبہ سے محبت ہے۔ اپنی خود غرضیاں

قربان کرو۔ جو چیز تمھیں حق سے روکتی ہے اس کو ذبح کر ڈالو۔

ابراہیمؑ کو اپنے چہیتے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم ملا تو کانپ اٹھے۔ کیوں کہ آج وہ جہادِ اکبر کی منزل پر تھے۔ آج ان کا مقابلہ نمرود، شداد یابت پرستوں سے نہ تھا۔ بلکہ آج مقابلہ خود اپنے نفس سے تھا۔ وہ داخلی جنگ لڑ رہے تھے۔ اپنی اولاد کی محبت سے جنگ لڑ رہے تھے جو ان کو سب سے زیادہ عزیز تھی۔ ان کے لئے اب سوال تھا کہ اسمٰعیلؑ کو اختیار کریں یا خدا کو؟۔ اللہ کی مرضی کو ترجیح دیں یا اپنی محبت کو؟۔ مصلحتوں پر چلیں یا حقائق کو مانیں؟۔ زندگی کی لذتوں سے ہم کنار ہوں یا اطاعت کی مشقت اور ذمہ داری کو برداشت کریں؟۔ چین، آرام، سکون اور لذت حاصل کریں یا یقین اور جدوجہد کا راستہ اختیار کریں؟۔ اپنے ذاتی مفادات کے تقاضے پورے کریں یا شعور اور ادراک کے تقاضوں کو ترجیح دیں؟۔ اپنے مفادات کی نوکری کریں یا ایمان کی خدمت کریں؟۔ باپ بن کر رہیں یا توحید کے علمبردار بن کر رہیں؟۔

ابراہیمؑ نے اب تک جاہلوں، مشرکوں، ظالموں اور کافروں سے جنگ کی تھی۔ ان پر فتح حاصل کی تھی۔ شک اور شبہ نے کہیں ان کو رکنے نہ دیا تھا۔ مگر ابراہیمؑ کو ابھی تکمیل کے لئے کچھ اور بھی کرنا ضروری ہے۔ پیغامبری میں تم کامل ہوئے مگر اطاعت میں تم ابھی کامل نہیں ہوئے۔ اب تم ماسوائے اللہ کی محبت کے تمام بندھن توڑ دو۔ اپنی سب سے چہیتی چیز کو خدا کے حکم پر

قربان کر دو۔ یہ قربانی دے کر اب تم اللہ کے دوست بن گئے۔ تمام انسانوں کے امام یعنی نمونۂ عمل بن گئے۔ موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمدؐ کے آنے کے لئے شاہراہ تعمیر کرنے والے بن گئے۔ انسان کے علم و شعور و کمال اور خدا کی محبت کے Symbol بن گئے۔ اب تم خدا کے مکمل فرماں بردار بن گئے۔

تم بھی جانور کو قربان کرتے ہوئے خدا سے یہ عہد کرو کہ آج اس جانور کو قربان کر رہا ہوں، کل تیرا حکم آیا تو اپنی اولاد، اپنی جان پر بھی اسی طرح چھری پھیر دوں گا جیسے دنبہ کے گلے پر چھری پھیر رہا ہوں۔

اس طرح تم اپنے نفس اور اپنے مفادات کی قید سے آزاد ہو گئے۔ مردِ حر ہو گئے۔ اب تم عید کی تکبیریں کہو۔ بقول اقبال:

شکوۂ عید کا منکر نہیں ہوں میں لیکن
قبولِ حق ہیں فقط مردِ حر کی تکبیریں

ابراہیمؑ کے سامنے بھی صرف دو ہی راستے تھے۔ یا اپنے دل کی پکار سنیں یا اسماعیلؑ کو اللہ کے حکم پر قربان کر دیں۔ ہمارا بھی یہی حال ہے۔ ہم حق و انصاف کی باتیں تو خوب کرتے ہیں مگر جب ہمارے مفادات حق و انصاف کے تقاضوں سے ٹکراتے ہیں تو حق و انصاف کا دلدادہ مشکلوں میں پھنس جاتا ہے۔ اس وقت ہمیں ایک بڑی ذمہ داری پوری کرنی ہوتی ہے۔ وہی ہمارے امتحان کا وقت ہوتا ہے۔ اللہ کا حکم تو یہ آتا ہے کہ ذاتی مفادات کو رخصت کر دو اور میرے قریب ہو جاؤ۔ یہی قربانی کے معنی ہیں۔ مگر

مفادات تمہیں روکے رکھتے ہیں۔ آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ اس کی وجہ تمہارے ایمان ویقین کی کمزوری ہے۔ اب تمہیں اپنی خواہشات کو قربان کرنا ہوگا۔ وہ خواہشات جو خدا کی خواہش سے ٹکرا رہی ہوں۔ ان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

ابراہیمؑ بھی آج سخت امتحان دے رہے ہیں۔ ایک طرف اولاد کی محبت اور دوسری طرف خدا کا حکم۔ شیطان ورغلا رہا ہے۔ مگر ابراہیمؑ شیطان کی مکاریوں میں نہیں آتے۔ شیطان پھر بھی کوششوں پر کوششیں کر رہا ہے۔ یہی زندگی کا نقشہ ہے۔

شیطان ابراہیمؑ کی اس محبت کے جوش مارتے ہوئے سمندر کو دیکھ رہا ہے۔ جو ابراہیمؑ کے دل میں اولاد کے لئے موجزن ہے۔ اس لئے وہ بار بار بہکانے کی کوشش کر رہا ہے۔ شبہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اولاد کی محبت کو ہوا دے رہا ہے۔ کیوں کہ شیطان انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اسی دشمنی میں وہ خدا کے حکم کے مقابلے پر ہمیں ہمارے مفادات اور ساری محبتوں کو ہوا دیتا ہے۔ بہلا دے دیتا ہے۔ تاویلیں سمجھاتا ہے۔ تسلیاں دیتا ہے۔ اور اس طرح ہمیں ہمارے فرائض ادا کرنے سے روکتا ہے۔ تاکہ ہم سچائی کو حاصل نہ کر سکیں۔ اسی لئے خدا نے فرمایا:

"تمہارے مال اور تمہاری اولاد ہی تمہارے امتحان ہیں"۔ (القرآن)

"تم نیکی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز میں سے کچھ اللہ کی راہ میں قربان نہ کردو جس سے تم محبت کرتے ہو"۔(القرآن)

ابراہیمؑ کی کہانی انسان کے کمال تک پہنچنے کی کہانی ہے۔وہ کمال جہاں پہنچ کر انسان اپنی ساری خودغرضیاں اور حیوانی خواہشات پر قابو پا کر ان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔مردِ حُر بن جاتا ہے۔ابراہیمؑ کی کہانی ایسے عزم و ارادے کی کہانی ہے جو انسان کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں رکاوٹ کو دور کرنا سکھاتی ہے۔ابراہیمؑ کی طرح تم بھی اپنے اسماعیلؑ یعنی ماسوا سے محبتوں کو خدا کی محبت پر قربان کر دو۔تمہارا اسماعیلؑ وہ ہے جو تمہیں اتنا محبوب ہو جتنا ابراہیمؑ کو اسماعیلؑ محبوب تھے

تم غوروفکر کر کے اپنے اسماعیل کو تلاش کرو۔وہی محبت تمہارا اسماعیل ہے جو تمہیں خدا کی محبت کے تقاضے پورے کرنے سے روکتی ہے۔اگر تم کو اللہ کی تلاش ہے تو اپنے اسماعیل کو منیٰ میں ذبح کر ڈالو۔

خدا نے دنبہ بھیج کر یہ سبق دیا کہ اب انسان قربان نہیں کیا جائے گا۔ابراہیمؑ کی طرح دنبہ کو قربان کیا جاتا ہے انسان کو نہیں۔ابراہیمؑ کا خدا خون کا دلدادہ نہیں۔وہ رحمان اور رحیم ہے۔دوسرے سب خدا آدم خور ہیں۔ خدا بس یہ چاہتا ہے کہ ہم سب سے بڑھ کر اس ذات سے محبت کریں جو ہر نعمت عطا کرنے والی ہے۔اس لئے کہ یہی ہماری تکمیل ہے اس سے ہم خدا کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔یہی ہماری حقیقی کامیابی ہے۔

اسی مصنف کے قلم سے

۱..... قرآن مبین: قرآن مجید کا آسان ترین واضح اردو ترجمہ
۲..... خلاصۃ التفاسیر: مختلف مکاتب فکر کی تفاسیر کا خلاصہ با تفسیر اہلبیتؑ (۳۰ جلد)
۳..... اصول کافی کا منتخب آسان ترجمہ (اردو، انگریزی)
۴..... روح قرآن: قرآن مجید کے موضوعات کا خلاصہ (اردو، انگریزی)
۵..... روح اور موت کی حقیقت
۶..... کلام شاہ بھٹائی: اردو ترجمہ کا انتخاب و ترتیب
۷..... قرآن مجید کا لفظی انگریزی ترجمہ
۸..... شیعہ عقائد و اعمال کا تعارف سنی کتابوں سے (اتحاد بین المسلمین کی ایک عملی کوشش)
۹..... قرآن مجید کے (۳۰) اہم ترین سوروں کی تفسیر
۱۰..... قرآن مجید کے سو (۱۰۰) موضوعات کی تفسیر موضوعی
۱۱..... اثبات و معرفت خدا (جدید علوم کی روشنی میں)
۱۲..... ائمہ اہلبیتؑ کی معرفت اہل سنت کی کتابوں سے
۱۳..... حضرت امام مہدیؑ کی معرفت اور ہماری ذمہ داریاں
۱۴..... انتخاب صواعق محرقہ (ولایت علی ابن ابی طالب)
۱۵..... اصول دین (تفسیر موضوعی)
۱۶..... صحیفۂ کاملۂ سجادیہ (زبور آل محمدؐ)

اکیڈمی آف قرآنک سٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ
B-285، بلاک 13، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ فون: 6364519